U2578 4-12-09

Title - BAAGH SHAAD.

Creator - Kishen Parshad Shaad

Publisher - Matba Mehboobul Quloob.

Date - 1308

Pages - 149

Subjects - Urdu Shayari - Dawaween;
Dawaween - Kishen Parshad
Shaad,

بفضل کردگار بے ہمال و کرم کریم متعال

دیوان جناب سمو ریاست پناہ سعادت ہمراہ راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ المسمیٰ بہ

باغ شاد ۱۳

باہتمام تمام محمد رفیع الدین فقیر مدرسی فاضل اور تعلیم یافتہ بہری ضلع پٹنی علاقہ دار پیشکار سرکار

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بفضل گرو رب بے ہمال و کرم بیمثال

دیوان جناب سمو قباب حکومت بنیاد و معدلت نہاد راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ المسمیٰ

باغ شاد

١٣٠٩

باہتمام تمام محمد رفیع الدین فریدی قاضی زادہ متعلقہ پاتھری ضلع پربھنی علاقہ سرکار عالی

در مطبع محبوب القلوب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین تو بندہ ہون اوسی یک حبا مقدور کا
دو جہان فرمان ہے جس ناظر و منظور کا

جان و دل سے ہون مین قربان اوس شہ مغرور کا
چھپا رہا ہے دو جہان مین جلوہ جسکے نور کا

طور پر موسی نے دیکھا جلوہ جس کے نور کا
مین تو عاشق ہون اوسی معشوق رشک حور کا

نور تھا یا چاند تھا یا ذرہ یا خورشید تھا
حضرت موسیٰ کہو کیا تھا یہہ جلوہ طور کا

پیتے ہی آنکھون مین میرے اور کیفیت ہوئی
جب دیا ساقی نے یک جرعہ مئے انگور کا

ساقی و صہبا و ساغر کا رہ رندان ہی مدام
سر پہ بارِ شرع رکھنا کام ہی مزدور کا

نحن اقرب کہدیا قران مین حق نے صاف صاف
ہرگز اندیشہ نکر تا حضرتِ دل دور کا

چاندنی راتون مین وصلِ مہوش کا لطف ہے
منہ نہ دکھلا اب خداوندا شبِ دیجور کا

جسنے ہاتون ہاتہہ دل کو لیگیا ہی چھینکر
جان وایمان سے فدا ہون اوس مغرور کا

ہین جو مقبول خدا اونکا بیان کیونکہ ہو
دیکھہ لو حق کس طرح سی ذکر ہی منصور کا

پڑگئے ہین ہجر سے ناسور سینے مین میرے
وصل اوس دلبر کا ہی مرہم میرے ناسور کا

راگ سی تو محو ہو کر جان تن مین آگہسی
کیون نہ خوش معلوم ہو نغمہ مجہی طنبور کا

جب سی قاصد نے سنایا اونکے آنیکی خبر
اور ہی عالم ہوا ہے اس دل رنجور کا

شاد تیری عالم دنیا مین ہو کیونکر نہ قدر
نام ہے محبوب تیرے شاہ ذی مقدور کا

دم وصف محمد مین نکل جائے تو اچھا
یہہ تن ہی اوسی فکر مین گلجائے تو اچھا

امید شب و روز یہی ہے میرے یارب
دل مکر سے شیطان کے سنبہل جائے تو اچھا

مولے کی کرم سے ہی یہی آرزو میری
جو آئے بلا مجہہ سے وہ ٹلجائے تو اچھا

گر غور سے دیکھو تو یہی خواہش دل ہے
یکبار دوئی دل سے نکلجائے تو اچھا

ہے دل سے دعا **شاد** کی نسبت یہ یارب
دم وصف محمد مین نکلجائے تو اچھا

ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوث اعظم کا
جدہر دیکھون نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا

تصور جم گیا آئینہ دل مین میرے جب سے
نظر ہر چیز مین آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا

عجب ہے شان حضرت کی کہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا
سراپا نقشۂ وحدت ہی نقشۂ غوث اعظم کا

خدا اور مصطفےٰ کی دید اوس کو کیون نہو حاصل
تصور سے جو دیکھے روئے والا غوث اعظم کا

خیالِ روئے والا میں ہوا ہوں محو کچھ ایسا
سراپا بنگیا ہے میرا نقشہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے سب اولیا دنیں زمانے کی
کسی نے بھی نہیں پایا ہی رتبہ غوث اعظم کا

تمنا ہے زیارت شاد کو دلمیں ہے مدت سی
دکہا دے یا الٰہی اوس کو روضہ غوث اعظم کا

نکتہ یہہ پیر نے مجھے ایسا بتا دیا
پایا خدا کو مین نے خودی کو مٹا دیا

بوسہ نے تیرے لب کا مجھے یہہ مزا دیا
ہونٹون کو میرے قند بکر رچکھا دیا

مرشد نے جب کہ مجھہ کو پیالہ پلا دیا
خمی نہ طہور کا رستہ بتا دیا

اعجاز اوس نے پانون کا اپنی دکہا دیا
ٹھوکر سے قم کما تھہ ہی مرد جلا دیا

پردہ جو چشم مست سے اپنی اٹھا دیا
مستانہ یک زمانے کو اوسنے بنا دیا

کچھ عاشقان زلف کی حالت نہ پوچھیے
ناحق کے درد و رنج مین دلکو پہنسا دیا

گردن پہ عاشقون کی یہہ خنجر ستم
ابرو جو ناز و غمزہ سے اوسنے ہلا دیا

دل جو بتون کو میں نے دیا کیا برا کیا
بیٹھے بٹھائے خاک مین خود کو ملا دیا

تاثیر کچھ نہ پوچھیے اسس سوز آہ کی
یک پل مین میری جان و جگر کو جلا دیا

وعدہ کبھی کیا کبھی انکار وصل کا
مجکو ہنسا دیا کبھی اوس نے رولا دیا

مطلب کا مجھکو لکھنے دیا ایک بھی نہ حرف
باتون مین اوس نے بات کو میری بہلا دیا

صیّاد نے کتر کے پرون کو بہار مین
بلبل کو آشیان چمن سے اڑا دیا

بیٹھے بٹھائے ہنسنے سر زلف یار مین
اوس مرغ دل کو دام بلا مین پھنسا دیا

دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا
پھر بھی تو پوچھئے کوئی عاشق کو کیا دیا

آہون کا میرے پوچھئے صاحب کچھ اثر
ہالہ کا گرد ماہ کے حلقہ بنا دیا

شوخی ہے غمزہ عشوہ ادا بھی ہی ناز بھی
سب کچھ بتون کے پاس ہی اللہ کا دیا

ملتا ہے رنج وغم مجھے سرکار عشق سے
اللہ نے اچھی جا میری لگی جا دیا

جلوہ بھی شکل یار کا آجائے گا نظر
اس دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا دیا

چوسر کی بازی ہار کے نردون کو شل دل
اوس نے بکھر کے غصہ سے یکجا ملا دیا

رنج وغم ومصیبت و درد والم مجھے
جو کچھ یہ میرے پاس ہے سب آپکا دیا

ہو جائے شکر شاد خدا کی جناب مین
بگڑے ہوئے جو باتون کو میرے بنا دیا

دل ہی دیکھا تو خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
کفر و ایمان سے جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیدۂ دل سے جو کونین کو دیکھا ہم نے
یار کا نور ضیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیر و کعبہ مین نہ دیکھا نہ کلیسا مین تجھے
دل کے پردہ مین چھپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

بر سر دار جو آیا تہا انا الحق کہکر
مین ہی منصور بنا تہا مجھے معلوم نہ تہا

فضل مرشد سے یہہ معلوم ہوا اب ای شاد
مین خدا سے نہ جدا تہا مجھے معلوم نہ تہا

مجھے پیر نے رمز بتا ہی دیا
میرے دل سے دوئی کو اٹھا ہی دیا

تیرے آتش عشق نے کام کیا
دل و جان و جگر کو جلا ہی دیا

وہ جو بزم مین مے کا تہا جام بہرا
مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا

غم ہجر مین جو جو بلائین سہے
تیرے وصل نے دل سے بہلا ہی دیا

لب لعل سے بوسہ دیا جو مجھے
مے عشق سے اپنے چکہا ہی دیا

قدم اپنا بصورت نقش قدم
تیرے کوچہ مین ہم نے جما ہی دیا

کیون نہ شاد ہمیشہ یہہ شاد رہے
دل یار سے دل کو ملا ہی دیا

تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا
میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا

مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا
میری ما و منی کو مٹا ہی دیا

مجھے اپنی خودی سے فنا کرکے
اس نے یار کا جلوہ دکہا ہی دیا

سوز ہجر سے دل جو جلا تہا میرا — آبِ وصل نے اوس کو بجہا ہی دیا

اپنی ہستی کو شاد نے دور کیا
آپ اپنے کو حق مین ملا ہی دیا

بہلا کیجے یا برا کیجے گا — ولیکن نہ دل سے جدا کیجے گا

مین راضی ہون ہر دم رضا پر تمہارے — تمنا کیجے یا گلا کیجے گا

شب ہجر مین آپ سے یہہ دعا ہی — نہ ملنے مین ہرگز دغا کیجو گا

غریبون کا دل توڑیے گا نہ ہرگز — جو جی چاہے سب کچہہ کیا کیجے گا

خدا نے دیا ہے تمہین تاج شاہی — غریبون کو کچہہ تو دیا کیجے گا

کہو شیخ سے شیشۂ دل یہ بہر کر — شراب محبت پیا کیجے گا

رہے شاد قایم یہہ شاہ زمانہ
یہہ ہر وقت دل سے دعا کیجیو گا

بعد مدت ہوا وصال اوس کا — واہ کیا خوب ہے جمال اوس کا

تیغ ابرو سے کر دیا مجروح — کیا کہون مین دلا کمال اوس کا

کی نظر دل کے آئینہ مین جب — رنگ کو حاصل ہوا جمال اوس کا

گرچہ زہری ہے مار زلفِ سیاہ — مو بمو شانہ سے ہے وبال اوس کا

رہے خرم ہمیشہ شاد وکن
شاد کہے یہی خیال اوس کا

دم مین خزان دکہاتا ہی عالم بہار کا
اوس گل کی یاد مین ہیہ کہلین آنکہین انتظار کا
سرگشتہ یہہ بگولہ نہین دشت شوق مین
کہتے ہین جس کو خلق خدا راہ جارہ ده
دہوکا ہے اس کی کاکل مشکین کو دیکہکر
لینے ہی آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو

کیا اعتبار زندگی مستعار کا
نرگس سے پوچہو حال میرے انتظار کا
ہہ خاک اپنی دہونڈتی ہی پتا شہسوار کا
وہ سدہ وہ تو روئے منور ہی یار کا
پایا ہی گلعذار نے جوبن ایہہ بار کا
وارس لوگر ہے آپکے باعث یہہ پیار کا

اے شاد شاد وخرم شادان رہیگا تو
تجہکو وسیلہ ہی تیرے پروردگار کا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا
جدائی کی آتش مین جو جل رہا ہون
کبھی آکے مل ہم سے اے جان جانان
اگر تو ملے گا نہ مجہہ سے پیارے
یہہ درد محبت کبھی تو کہلے گا

تو رنج والم دل سے جاتا رہے گا
مجھے اور کب تک جلاتا رہے گا
یہہ کب تک تو خود کو چہپاتا رہیگا
مرا جی نکل تن سے جاتا رہے گا
کہان تک اسے تو چہپاتا رہے گا

کبھی تو کرم کر تو اے جان جانان
کہان تک تو مجھ کو ستاتا رہے گا

پلا کر مجھے بادہ عشق ساقی
یہہ محفل مین کب تک گھماتا رہے گا

محبت کی آتش بہڑکتی رہیگی
مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا

کرے گی اثر کچھ نہ رند و نکو زاہد
نصیحت کہان تک سناتا رہے گا

کبھی تو ہنسادے ہمین ای فلک تو
یونہین کیا ہمیشہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھ اے تنا داد کی نظر تو
وہی دادرس کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ مہ تابان ہوتا
مین بھی اوس شوخ پہ سو جان سے قربان ہوتا

جوش پہ گریہ مرا دیدہ گریان ہوتا
دیکھتے آپ کہ پہر نوح کا طوفان ہوتا

رونق بزم جو وہ رشک سلیمان ہوتا
مین نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خواہان ہوتا

اے بت تم مین اگر جلوہ ایمان ہوتا
دل و جان سے بخدا مین بہی مسلمان ہوتا

مصحف رخ کو اگر یاد مین کرتا اوس کے
نام میرا اے صنم حافظ قران ہوتا

ہوتا افشا نہ عزیز و نیہ زلیخا کا جرم
چاک اگر یوسف مصر کا نہ دامان ہوتا

قاصد دلبر مہ رو سے ملا دیتے اگر
مجھ پہ اے حضرت خضر آپکا احسان ہوتا

یوسف دل اگر اے رشک زلیخا جہکتا
چاہ کنعان یہہ تیرا چاہ زنخدان ہوتا

وحشت دل پهر اگر جوش جنون دکهلاتا
پرزے پرزے میرا پهرتا نہ گریبان ہوتا

رخ روشن سے جو وہ ماہ اٹها دیتا نقاب
شرم سے ابر میں خورشید بهی پنہان ہوتا

گر خط سبز پہ عکس آنکهون کا اوسکے پڑتا
پهر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا

رخ سے آنچل جو اٹهاتا وہ سکندر طلعت
صورت آئینہ خورشید بهی حیران ہوتا

بے ثباتی چمن دہر کی گر یاد آتی
مثل سنبل ورق گل بهی پریشان ہوتا

عشق میں زلف پریشان کے پهنسا رہتا دل
عمر بهر کے لئے کاش اپنا نہ زندان ہوتا

گوشۂ چرخ ستمگار سے بجلی گرتی
وہ اگر غنچہ دہن باغ میں خندان ہوتا

مے الفت سے اگر قطرۂ حل ملجاتا
غیرت چشمہ لب چشمۂ حیوان ہوتا

دولت حسن پہ رہزن کا نہ چهاپا پڑتا
زنگی خال جو رخ پر تیرے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ میں جلوہ ہے اوسی کا اے شاد
راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنہان ہوتا

کیا خوب لطف ہے جو ہو موسم شباب کا
دلبر ہو بر میں ہاتهہ میں ساغر شراب کا

ساقی دے پهر کے ایک پیالہ شراب کا
فصل بہار میں ہو یہ موسم شباب کا

ان کو شب وصال بہانہ ہے خواب کا
عالم ہے میرے دل میں نیا پیچ و تاب کا

مد نظر میں ہے رخ پر نور مصطفے
ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

حسرت بہی ہی فراق بہی ہی انتظار بہی
احوال کیا کہون دل پر اضطراب کا

بہشت پناہ جس کے رسول امین رہین
کیا خوف اوس کو گور کے رنج و عذابکا

سیماب کی طرح نہین اوس کو کہین قرار
خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا

ساقی دے جام مے کہ ہی کوی نگار خلد
فردوس مین حلال ہے پینا شرابکا

رکہا ہے باغبان نے پر عندلیب زار
مے کے عیوض چمن مین کٹورہ گلابکا

نام علی ہو ورد زبان جس کے رات دن
پہر خوف اوس کو کچہہ نہین روز حسابکا

اس وقت کوئی غیر نہین ہی شب وصال
باقی کہان ہے وصل مین موقع حجابکا

وہ ولولہ نہین وہ طبیعت نہین رہی
پیری مین یاد آیا ہے عالم شبابکا

اے شاد دو جہان مین فضل کریم
مجہکو وسیلہ بس ہی رسالتماب کا

عشق نے جب دل مین گہر پیدا کیا
درد نے اپنا اثر پیدا کیا

عشق نے جس دم اثر پیدا کیا
درد او ہر تہا سو ادہر پیدا کیا

یا نبی حق نے شفاعت کیلئے
آپ کو خیر البشر پیدا کیا

لوح دل سے جب مٹا حرف دوئی
دل نے یکتائی مین گہر پیدا کیا

کہو دیا سب عشق مین ناموس و ننگ
جس کو مین نے عمر بہر پیدا کیا

وہ سوال وصل پر ادہکر سے چلے
رنج ناحق چہیڑ کر پیدا کیا

آتش فرقت بہی کیسی آگ ہے
داغ دل سوز جگر پیدا کیا

آرزوئین دل کی بر آنے لگین
اب دعا نے کچہہ اثر پیدا کیا

بیٹہے بہٹہلاتی اوسی دل دیکہو شاد
ہم نے عشق فتنہ گر پیدا کیا

ہوگیا کس لئے مشتاق زمانہ تیرا
سہل کیا خلق نے سمجہا نظر آنا تیرا

مجکو ہستی ہی مین دشوار تہا پانا تیرا
مٹ گیا مین تو ملا مجکو ٹہکانا تیرا

نجد آشفتہ ہی سارا زمانہ تیرا
موجب فخر ہوا دہر مین آنا تیرا

اے میرے ختم رسل رتبہ والا زہنا
بجز اللہ کے کسی نے بہی نجانا تیرا

شافع روز جزا ساقی حوض کوثر
خیر مقدم یہہ جہان مین ہوا آنا تیرا

ہوگیا تصفیۂ بخشش امت رب سے
کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا

تیرے باعث سی کیا ارض و سما کو پیدا
ہوگیا حق کو جو منظور دکہانا تیرا

چشم خلقت سی گرا دہر مین مردود ہوا
جس کسی نے بخدا کہنا نہ مانا تیرا

جب کیا خود کو فنا ذات مین تیری ہم نے
تب کہین ہم کو ملا یار ٹہکانا تیرا

کیا تجہے یاد ہی ایجان وہ ہنگام وصال
منتین کرنا میرا منہہ کو چہپانا تیرا

سر کو پہر خم پئے تسلیم و رضا کر دینگو
پہلے ہم دیکھہ تو لین تیغ لگانا تیرا

پیش قدمی کے لئے مین ہی نکل آونگا
گر اٹہہ جائے میرے گور پہ آنا تیرا

دوست دشمن پہ نظر رہتی ہی یکسان تیری
کیون نہ بیگانہ بہی ہو جائے یگانہ تیرا

سخن اقربا کا کہلا راز تو جب جانگئے
کہ ہر شہ رگ سے ہی نزدیک ٹہکانا تیرا

جان یکروز جنون تن سے نکالی اینگی
دیکھہ اچہا نہین ہر روز ستانا تیرا

لعل خوشرنگ کو کر دیتا ہی گویا بدرنگ
لب پہ کیسا ہی یہہ مستی کا یانا تیرا

اے موذن وہ میرے پہلو سے اٹہجائیگا
دیکھہ اچہا نہین یہہ شور مچانا تیرا

تو سلامت رہو ای جذبۂ عشق دلبر
جا بجا دہر مین رہتا ہی فسانہ تیرا

کیا مجہے یاد نہین اوبت کافر وہ دن
قتل عشاق پہ بیڑے کا اوٹہانا تیرا

تیر مژگان سے لگا شوق سے دلبر میرے
ہے یہی ترک ستمگار نشانا تیرا

جستجو نے تیرے بہکایا عبث دیر و حرم
تہا میرے دل ہی مین ایجان ٹہکانا تیرا

فضل اوسکا ہی تو پہر کچہہ بہی نہوگا ای دل
دشمن جان ہو اگر سارا زمانہ تیرا

کام یہہ تجہکو سزاوار ہی ای بندہ نواز
جرم کرنا میرا اور ناز اوٹہانا تیرا

صد و سی سال سلامت رہو اے شاہ دکن
عدل و انصاف مین یکتا ہی زمانہ تیرا

ہے دعا شاد کی دل سے یہی ہر وقت مدام
رہے تا حشر شہا جشن شہانہ تیرا

نظرِ لطف کشادہ ہی جو اے شاہ جہان ‏ ‏ ‏ شاد کیا بلکہ ثنا خوان ہے زمانا تیرا

حضرتِ احمد مختار کے صدقے سے شاد
بخدا خلدِ برین ہو گا ٹھکانا تیرا

دل دیکھی جس گھڑی سے ہین عاشق ترا ہوا ‏ ‏ ‏ خویش و بیگانہ دوست سبھے جدا ہوا

اے عالم آشنا جو ترا آشنا ہوا ‏ ‏ ‏ غرقِ محیط وحدت کثرت نما ہوا

دریاے عشق مین جو ترا آشنا ہوا ‏ ‏ ‏ گویا سوار کشتی بحرِ فنا ہوا

سوداے زلف یار مین جو مبتلا ہوا ‏ ‏ ‏ قید خودی سے چھوٹ کے بند بلا ہوا

اوس بحرِ حسن سے جو کوئی آشنا ہوا ‏ ‏ ‏ ہردم غریق ورطۂ بحرِ فنا ہوا

دل مبتلاے الفت زلف رسا ہوا ‏ ‏ ‏ بیٹھے بٹھاے قیدی دام بلا ہوا

وہ بحرِ حسن جب ہوا مجھہ سے کنارہ کش ‏ ‏ ‏ ہر آشنا مزاج بہی نا آشنا ہوا

عاشق کے قتل ہو نہیں نادم کسلئے ‏ ‏ ‏ اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا

پھری نظر جو مجھ سے کہان آپ جا بسے ‏ ‏ ‏ سایہ کی طرح ساتھ پھر یہ دل لگا ہوا

آنیکا مجھہ سے وعدہ کیا تھا جو آپ نے ‏ ‏ ‏ آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا

بوسہ جو مین نے مانگا تو جھنجلا کے یون کہا ‏ ‏ ‏ ہوا و منہ کو آپ کا یہ حوصلہ ہوا

فقر و فنا کا راز کہون کیا مین تجھ سے شاد

بیٹا خود یکو جس نے وہ بیشک خدا ہوا

جفاؤن کو سہکر ستم گر بنایا
عدو اپنا تجہہ کو مقرر بنایا

تیرا کون تہا پیشتر اس سے عاشق
میرے عشق نے حور پیکر بنایا

ہین دون سرو طوبی تشبیہہ کیونکر
تجہے حق نے رشک صنوبر بنایا

کیا دعوئے خون کسی نے ہی تجہہ سے
یہہ کس کے لئے تو نے محضر بنایا

طلسمات قدرت مین حیران ہون یارب
کہ انسان کے پتلے کو کیون کر بنایا

عنایت جو پیر مغان کی ہے مجہہ پر
میری خاک کا اس نے ساغر بنایا

ہوا اسکو کہکر تیری فرقت مین کانٹا
تیرے عشق نے مجہکو لاغر بنایا

ہمیشہ سے پہلے رہے حضرت دل
محبت نے آخر کو مضطر بنایا

غزل شاد ذرا اوس کو جسدم سنائی
رقیبون نے منہ خشک جلکر بنایا

ڈر کے اوڑ جاتا ہی مثل ہوش دم نخچیر کا
آ کے پیکان ٹہرتا ہے دلمین جسدم تیر کا

فرقت و رنج و الم سے دل ہی مضطر رات دن
پوچہتے ہو حال کیا اس عاشق دلگیر کا

مست مے اے محتسب روز ازل ہی سے ہین ہم
کب ہٹے لکہا کسی سے خامہ تقدیر کا

آنکہہ مین سرمہ لگائے ہین وہ بہر قتل
رنگ نیلا ہو رہا ہے جوہر شمشیر کا

اندنون ہو کیون نہ ٹہنڈی گرمی بازار مصر
غیرت یوسف ہی یک نقشہ تیرے تصویر کا

جب سے ای وحشت ہوا ہون مبتلا دام زلف
مرغ دل شیدا بنا ہی حلقہ زنجیر کا

آسمانو نپر میری آہ رسا کا ہے عبور
عرش پر جہنڈا اچڑہا ہی نالہ شبگیر کا

نے فقط دیر و حرم مین اسکے جلوہ کی ہی دہوم
سب خدائی مین ہی شہرہ اس بت بے پیر کا

خون رلواتا ہی مجہکو حسرت پابوس مین
طایر رنگ حنا ہی پر بنا ہی تیر کا

ہون شہ ملک دکن کی آستان بوسی پہ شاد
مین نہین خواہان ہون ہرگز منصب جاگیر کا

ہین تیرے حامی محمد شاد گہبراتا ہی کیون
آج کل ہی اوج پر نیر تیری تقدیر کا

دل مین جب عشق خدا پیدا ہوا
سوز حب مصطفے پیدا ہوا

غیر کی اب اسمین گنجایش کہان
دل مین عشق دلربا پیدا ہوا

ہوش عارض دیکہکر اوڑنے لگے
پہر غشی کا عارضا پیدا ہوا

بوسہ لعل لب جان بخش سے
آب حیوان کا مزا پیدا ہوا

کیا بچین سودا زلف یار سے
دل مین عشق اژدہا پیدا ہوا

اُف رے اس بت کی تصور کا اثر
دل مین اوس مہ لقا پیدا ہوا

ذات مین اوس کے ہوا حسین فنا
مین ہوا پنہان خدا پیدا ہوا

جب تصدق یار کے سر پر ہوا
چھڑ بھی بن کر ہما پیدا ہوا

خاک مین مل کر کیا حاصل نشان
جب سما مین نقشِ پا پیدا ہوا

کفر کو چھوڑا رہ اسلام لی
جب سے عشقِ مصطفےٰ پیدا ہوا

شاد کعبہ سے مدینہ جائین گے
عشق احمد رہنما پیدا ہوا

غزل در تہنیت و مدح عارف اللہ رہبر راہِ یقین حامی دین متین شاہ محمود میان صاحب دام کرامتہ

آج کی شب وہ حبیب شاہ دین پیدا ہوا
بندۂ مقبولِ رب العالمین پیدا ہوا

جسپہ آئینہ ہے حیران وہ حسین پیدا ہوا
رشک یوسف ماہ طلعت مہ جبین پیدا ہوا

واقفِ اسرار اربابِ یقین پیدا ہوا
آج محمودِ دو عالم قطبِ دین پیدا ہوا

ہو مبارک تم کو ای وابستگان بزم خاص
آج خاصانِ خدا کا ہمنشین پیدا ہوا

ساکنین عرش کہتے ہین نہایت فخر سے
آج کی شب صاحبِ عرش برین پیدا ہوا

خانۂ دل کیون نہو آباد میرا دوستو
اس مکان کا وہ مکین دلنشین پیدا ہوا

ہوگیا سارا جہان انکا مسخر اور مطیع
جب وہ محمودِ زمان قطب زمین پیدا ہوا

طالبان راہ مولیٰ کو سنا دو یہہ خبر
آج کی شب رہبر راہ یقین پیدا ہوا

نازنینانِ جہان کو جس سے ہی رازونیاز — وہ حسینانِ جہان کا نازنین پیدا ہوا
کافر و ملحد جو تھے سارے مسلمان ہو گئے — جب کہ دنیا مین وہ شاہِ مسلمین پیدا ہوا

خوفِ عصیان سے نڈر ایشاد بخشا جائیگا
تیری بخشش کیلئے وہ شاہِ دین پیدا ہوا

دل یہہ کہتا ہے منگاؤن آج دلبر کا جواب — دیکھیے آتا ہے کیا اپنے مقدر کا جواب
آیت لولاک لایا رب نے جسکی شان مین — کوئی پیغمبر نہین ایسے پیمبر کا جواب
حسن مین دلبر مرا ہے مہر و مہ سے بیشتر — کوئی کب دنیا مین ہوگا ایسے دلبر کا جواب
مین کراماً کاتبین سے نامہ لونگا حشر مین — گم کیا ہے پیک نے میرے ستمگر کا جواب

غوثِ اعظم کا وسیلہ تجھکو ہے محشر مین شاد
کس کا کیا مقدور پوچھے تیرے دفتر کا جواب

ہم سے تم نے نہ کچھ کہا مطلب — آپ سے ہمکو لکھئے کیا مطلب
یا الٰہی طفیل مولے سے — بر لائے تو یہہ سب میرا مطلب
شاہ ملکِ دکن رہین آباد — بس یہی دل سے ہے میرا مطلب
ایک دن بر مین آتو اسے دلبر — پھر لکھونگا یہہ سب کھلا مطلب
رکھے سلامت خدا امیر سے جد کو — یہی ہر دم سے مدعا مطلب

راز دل کا بیان کرون مین کیا ‏— جانتا ہے میرا خدا مطلب
شاد کو بس طفیل حضرت سے ‏— نحن اقرب کا مل گیا مطلب
کوچہ یار مین جو جا پہونچا ‏— ابتدا انتہا کھلا مطلب

من عرف سے جو شاد شاد ہوا
دمبدم ہے انا انا مطلب

بخت جاگے آگیا میرا سفر سے آفتاب ‏— جلوہ گر ہے رخنۂ دیوار و در سے آفتاب
صبح کو نکلا تھا گرچہ کر و فر سے آفتاب ‏— ہو گیا ہے منفعل اوس عشوہ گر سے آفتاب
آسمان پر گر گرے برق نگاہ تند یار ‏— ابر مین رہتا چھپ کر اوسکے ڈر سے آفتاب
اپنے رخ سے گر نقاب اولٹے وہ چہرہ وش ‏— گر پڑے بیتاب ہو کر چرخ پر سے آفتاب
طرۂ الماس ان کے سر پہ جب آیا نظر ‏— ہو گیا وہم کہ جیسے نکلا ہے سر سے آفتاب
دیکھتا ہے رشک سے جب وہ تیری تصویر کو ‏— نور برساتا ہے اپنے چشم تر سے آفتاب

ہیبت شاہ دکن کا شاد یہ شہرہ ہے آج
کیون نہ نکلے کانپتا جیب سحر سے آفتاب

مے و ساقی و گلعذار عجب ‏— آج ہے موسم بہار عجب
چشم مخمور و قامت اوس گل کا ‏— نرگس و سرو جویبار عجب

چشم بد دور طرفہ حسن و جمال — ہے یہہ دلدار طرحدار عجب

کرتے ہین شور بلبل و قمری — دیکھہ گلشن مین ہے بہار عجب

بس تیرے دل کو فضل مرشد سے — من عزت کا ہوا ابہار عجب

صاف خالی کئے ہین خم خانے — مین ہون دنیا مین میگسار عجب

اوس کے مژگان کی ہی کھٹک شب و روز — گڑ دیا چبہتا ہے دل مین خار عجب

وصف محبوب شاہ کیا کیجئے — ہی جہان مین یہہ شہریار عجب

شاد تمکین کی استعانت سے
ہین رقم شعر ابدار عجب

اس کی محفل مین نہ کیا کیا حظ اٹھائے عندلیب — شمع پر پروانہ سا بنکر جو آئے عندلیب

ہاتھہ سے کیون دے خزان پر آخر پیدار کو — روئے گل گلشن مین آکر دیکھہ جائے عندلیب

گل کی صورت دیکھکر محو حقیقت ہو گئی — ہر طرف سی تھی انا گل کی صدا آئے عندلیب

وہ تو بے خود ہو گئے اوس لالہ رو کو دیکھکر — نالہ زن گلشن مین ہم ہی بیٹھے بجائے عندلیب

پہر چمن مین ہے مستی مستانہ آئی ہی بہار — ہے الا یا ایہا الساقی ندائے عندلیب

ہون مدام آسے شاد شادان خسرو ملک دکن
ہی گلستان مین بہی ہر دم دعائے عندلیب

بار غم فراق سے ہو تو نپہ جان ہے اب
مجھ مین بستم اٹھانیکی طاقت کہان ہے اب

چھوٹے عنایتون کا کرین کیسے امتحان
قاتل سے غیر قتل بہلا کیا گمان ہے اب

کرتے ہو وعدہ وصل کا لیکن وفا نہین
یہہ انتظار ہی اجل ناگہان ہے اب

روئے صنم پہ برقع شامی کا کہینچنا
گویا کہ شمس ابر شفق مین نہان ہے اب

فکر دوئی مٹا سکے تو اب چشم دل تو کہول
جلوہ خدا کا ہر رگ و پے مین عیان ہے اب

ہنستی ہو سن سکے آپ ہمارا یہہ حال غم
آہ و فغان سے کام ہمین آسان ہے اب

قائم شہ دکن رہین آکستاو تا ابد
خلق خدا کو جسکے کرم سے امن و امان ہے اب

کچھ بہلا منہ سے تو فرمائے آپ
اس قدر ہم سے نہ شرمائے آپ

آتے ہین تو ابھی آجائے آپ
یا نہین تو ہمین بلوائے آپ

عشق مین ہم ہین ازل سے شیدا
طعن اب ہم پہ نہ فرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب
رحم پر کچھ بھی تو آجائے آپ

غیر پر اتنی عنایت ہے تمہین
ہمپر اس طور نہ گرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے ای میری جان
اسقدر ہمکو نہ ترسائے آپ

چہرہ پر آپکے وحشت ہے نمود
اپنے دل کو ذرا بہلائے آپ

اُف تلک بھی نہ زبان سے نکلے
گر سیرے پڑ رہے ہی اٹھاوے آپ

عاشقون سے نہین پہونچے گا ضرر
دل مین اپنے تو نہ گھبراوے آپ

مانگا یک بوسہ جو بیٹھے تو کہا
دیکھو منہ کی نہ کہین کہاوے آپ

ہوتے ہو دیکھتے ہی چین بہ جبین
اس قدر ہم سے نہ کڑواوے آپ

رہے قایم شہ والا یارب
یہہ دعا شیخ جی فرماوے آپ

شاد اگر چاہتے ہو قربت اونکے
سخن اقرب کو بیان پاوے آپ

رہتا ہی روز و شب مجھے از بس خیال دوست
یارب نصیب ہو مجھے ہر دم وصال دوست

مسجد سے کچھ غرض نہ کلیسا سے کام ہے
آنکھون مین جلوہ گر ہے ہمارے جمال دوست

قران سے کام ہے مجھے مطلب نہ بید سے
ہی کان مین بھرا ہوا میرے مقال دوست

کامل ہوئی نگاہ جو مرشد کی شاد پر
فی الفور دل مین بس ہی گیا پہر جمال دوست

بادۂ الفت سے تیرے مین سبھی سرشار مست
شیخ مست و رند مست و کافر و دیندار مست

چشم اوس بت کی جو دیکھی ہو گئے سب یکبار مست
صاحب تسبیح مست و صاحب زنار مست

جب کیا دعوے انا الحق کا ہوا عشق مین
ہو گیا منصور بیخود ہو کے فوق دار مست

زاہد اپنی زہد و تقوی مین پڑے سو کہا کرین
ہمتو اپنے یار کے ہین دید مین سرشار مست

عکس تیرے روئے رنگین کا پڑا جب سے ہو و
شاخ مست و برگ مست و غنچہ و گلزار مست

بادہ گلگون سے کب ہوتا ہی رندونکو سرور
وہ پلا ساقی مے وحدت کہ ہون یکبار مست

غیر کی ہستی سے ہمکو کچھہ غرض ہرگز نہین
شاد اُس کے عشق مین ہا جاودان ہیبار مست

روٹھا ہی مجھہ سے وہ بت غنچہ دہن عبث
مجھہ پہ خفا ہے وہ سیر اگل پیرہن عبث

ہی عندلیب فکر ہوا سے چمن عبث
اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عبث

حمد خدا و نعت رسول کریم کا
کیا کرسکین بیان لب و کام و دہن عبث

مین نے تو دوستونہ کسیکا برا کیا
دشمن مرے ہوے ہین یہہ اہل وطن عبث

پہنکوا دو یون ہی عاشق بیکس کی نعش کو
ہے خواہش و تجسس گور و کفن عبث

تا کی امید زیست کہ مرنا ہی ایکدن
ہوگی یہہ سب مدافقت روح و تن عبث

یک دن بہار باغ جہان تا خزان کی ہاتہہ
ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عبث

شیرین کا تجہہ سے وصل تو آخر نہو سکا
محنت یہہ تیری ساری گئی کوہکن عبث

سجدہ جو بت کو کرتا ہے ہرگز روا نہین
کیون پہوڑتا ہی سرکو تو اے برہمن عبث

جامہ وری نہ خلعت سرکار عشق ہی
ایدل نہ چاک ہو یہہ تیرا پیرہن عبث

ناداں و بیوقوف سمجھ لو تو اونکو شاد
جو لوگ کہتے ہیں کہ ہے فکر سخن عبث

آفتاب آیا ہمارے گھر میں آج — نور پھیلا جس سے سارے گھر میں آج
یار آیا ہے خوشی سے بر میں آج — کیوں نہ جلسہ ہو ہمارے گھر میں آج
جلوہ اوس کا چھا گیا ہے چوطرف — ہے تجلی دیکھو کیا اختر میں آج
گم ہوا ہے نامہ اوس کا یا نصیب — ڈھونڈتا ہوں صبح سے دفتر میں آج
مل گیا ہے یار بھی اغیار میں — شور و غل ہے اس قدر لشکر میں آج
جس طرف دیکھو اوسیکا ہے ظہور — اوس کا ہی جلوہ ہے بحر و بر میں آج
لطف سے ساقی نے اک مدت کے بعد — بادہ رنگیں بھرا ساغر میں آج
طرۂ مقیش ان کے سر پہ ہے — جانا میں نکلا ہے سورج سر میں آج
کون سے دلبر کا آیا ہے خیال — جان و دل ہیں میرے جو چکر میں آج

وصل کی شادی ہے دل میں شاد کر
شادیانے بج رہے ہیں گھر میں آج

میرے گھر کو جو وہ آیا ہے تو آیا دم صبح — مگر افسوس کہ مجھکو نہ جگایا دم صبح
لے خبر جلد کہ بیمار کی حالت ہے بری — [illegible] زندہ جو ہی رہیگا تو ہے تا دم صبح

ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر
آنکھیں بھی ہوتی ہیں سو تو نکلی تو وا دم صبح

شب فرقت میں تیری یاد میں ایسا رویا
سو جہان گہر میں ہوا اشک کا دریا دم صبح

کس بلا کی ہے تیری وعدہ خلافی ای یار
منتظر آنیکا بیٹھا میں رہا تا دم صبح

جام ہاتھ سے اوس کے جو پیا میں شب وصل
رات سے نشہ کا عالم تھا دو بالا دم صبح

اسکے جانا تھا کسی حال جو اپنے گھر کو
بد مزاجی کا کیا اوس نے بہانا دم صبح

میرے نالون نے عجب دہوم مچائی شب ہجر
سارے عالم میں پڑا ایک تہ و بالا دم صبح

منعم جان سے اس عیش دو روزہ کو تو شاد
پھر نہ تو ہی نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

ہے میرا سوز جگر شمع شبستان کیطرح
داغ دل سے روشن ہون کیونکر چراغان کیطرح

ہار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو
راتدن رویا کیا میں ابر نیسان کیطرح

داغ ایسے کہا ہم نے لالہ رو کے عشق میں
ہوگیا گلزار سینہ بھی گلستان کیطرح

جسطرف دیکہون نظر آتی ہے صورت آپکی
محو حیرت ہوگیا ہون میں ہی حیران کیطرح

تیغ کو جاناں کے پیدا ہوا شوق وصال
وہ لپٹتی ہیں گلے سے میرے قربان کیطرح

ایک بھی امید اس سے بر نہ آئی واحسرت
آ[illegible] رہگئین سب ارمان کیطرح

بس ہوا شام ہجران کا اشتیاق ہوا
ہوگئی خاطر پریشان زلف جانان کیطرح

مصحف رخ کی تلاوت کر رہا ہون رات دن / دیکھتا ہون روئے جانان کو مین قرآن کیطرح

اس کی محفل مین ہزارون آئے اور اٹھکر چلے / مین ہی جلتا رہگیا شمع شبستان کیطرح

ایک آنسو بھی نہین تھمتا الٰہی خیر ہو / اشک آفت ڈہا رہے ہین موج طوفان کیطرح

اوج پر اے شاد تیرا نیر اقبال ہے
کیون نہ چمکیگا بھلا مہر درخشان کیطرح

خاص ہین اسرار حق اسرار شیخ / معنی قرآن ہے سب گفتار شیخ

عاقبت کا کچھ تو سودا کیجیے / حضرت دل گرم ہی بازار شیخ

صورت حق کی حقیقت کہل گئی / جب میسر ہو گیا دیدار شیخ

دل کی دل کو کیون نہین ہوتی خبر / ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ

کیون نہ پل مین لامکان پر ہو گذر / اوج پر ہے رتبۂ رفتار شیخ

ہے تصور جب سے دل مین شیخ کا / بن گیا ہون صورت دیوار شیخ

زاہدون کو چاہیے خلد برین
شاد کو بس سایہ دیوار شیخ

ہے شان الٰہی جو شان محمد / دو عالم ہین مداح خوان محمد

یہی سمجھے ہین عاشقان محمد / خدا کا مکان ہے مکان محمد

ہماری زبان کو کہان ہی یہہ قدرت
کرین ہم جو ہر دم بیان محمدؐ

یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے
مرا سر ہو اور آستان محمدؐ

کسی کی ہوئی ہی نہ ہوگی کسی کی
ہوئی جسطرح عز و شان محمدؐ

حقیقت سے آنکھون سے دیکھا تو سمجھا
ہے عرش علیٰ آستان محمدؐ

وہ مردود ہین اور دشمن خدا کے
جہان مین جو ہین دشمنان محمدؐ

وہ سبطین پیارے وہ خاتون جنت
حقیقت مین ہین جسم جان محمدؐ

وہی بخشے جائین گے روز قیامت
رہین گے جو زیر نشان محمدؐ

نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا غم ہے
یہہ بے خوف ہین عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شاہ کیونکر نہوگی
کہ دل سے ہے تو مدح خوان محمدؐ

قاتل کو جسگھڑی ہوا میرا گلو پسند
خنجر نے کہدیا ہی مجھے ہے گلو پسند

کرتا ہی غیرت کو جو اپنی مین تو پسند
ہو کس طرح سے یار کو تیری یہہ خو پسند

آیا جو میری آنکھہ کو وہ خوبرو پسند
دل نے کہا پکار کے مجھکو ہی تو پسند

بیمار عشق طالب درمان درد ہی
عاشق کو وصل یار کی ہی آرزو پسند

مایل ہی تیری ناز و ادا پر یہہ دل مرا
کیونکر نہ عندلیب کو ہو رنگ و بو پسند

عشق صنم مین رو ز جھکا تا ہون خم کی خم
ساقی وہ مست ہون کہ ہی جام و سبو پسند

ہنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے
کرتا ہون آب تیغ کو بہر وضو پسند

جنت کا وصف کوئی صنم چھوڑ کر نہ کر
واعظ تیری نہین ہہ مجھے گفتگو پسند

مجنون مین یاد لیلی محمل نشین مین ہم
ناقہ کو کاروان کی ہے جستجو پسند

جب تک خودی تھی مجھہ مین تو مین خود پسند تھا
بیٹھا خود یکو مین نے جب آیا ہی تو پسند

غیرون نے شاد و مضطر بنایا اندنون
کیونکر مزاج یار نہو پھر عدو پسند

گردن مین ہو رشتہ دار تعویذ
ہے اس کے گلے کا ہار تعویذ

ہے نقش لکھا ہوا یہہ حسب کا
لٹ مین نہین نقش دار تعویذ

چوٹی کے لٹک رہا ہے لٹ مین
یا گنج پہ ہے یہہ مار تعویذ

بوبکر و علی عمر و عثمان
میرے ہین یہہ چار یار تعویذ

ہوتی نہین زلف کی بلا دور
باندہین وہ اگر ہزار تعویذ

پی لین پیے ہول دل تو بس ہے
دھوکر وہ میرا مزار تعویذ

کیون اس سے نہ چشم بد کو روکے
ہے رخ کے لئے حصار تعویذ

بڑھ جائے ہماری قوت دل
باندہے جو وہ ذی وقار تعویذ

کیونکر نہ کروں میں رشک استاد
اس بت سے ہے ہمکنار تعویذ

ہوا جو عشق میں میں مبتلائے درد جگر
ہوئی نہ حیف کسی سے دوائے درد جگر

تڑپ تڑپکے بصد اضطراب و بیتابی
تمام رات کہا دل نے ہائے درد جگر

چھپائے سے کہیں چھپتی ہی بوئے مشک ختن
الٰہی کوئی کہاں تک چھپائے درد جگر

تڑپ تڑپکے جان جو نکلی ہوا یہی ثابت
کہ جان کہوتا ہی بس انتہائے درد جگر

رضا جو تیری ہو جانان میں اسپہ ہم راضی
ہی اختیار ترا جو بڑہائے درد جگر

لڑائی آنکھ تھی کس فتنہ گر سے کہہ استاد
جو ہو گیا تجھے بیٹھے بٹھائے درد جگر

عدو کی چشم میں کھٹکا خس کوئے بتان ہو کر
کیا کار توانائی یہہ میں نے ناتوان ہو کر

رہی ہو عالم اجسام میں جان جہان ہو کر
کدہر آئے جناب شاہد صاحب زمان کہاں ہو کر

حوادث سے بچا لے سینۂ پر داغ کو یارب
چمن پھولا پھلا جانے نہ تاراج خزان ہو کر

بروز حشر ای ہیبت تیرے دیوانوں کی وحشت سے
اڑیگا دامن صحرائے محشر دھجیان ہو کر

چڑہایا خاکساری نے عروج اوج پہ مجھکو
رہا آنکھوں میں گردون کے غبار کہکشان ہو کر

میرے گھر آتے آتے وہ رقیبوں کے چلی گھر کو
گئی بچا وری میری نصیب دشمنان ہو کر

ٹھکانا یار کا ہر جا ہے لیکن مل نہیں سکتا
مکان بھی ہوگیا نظرون سے غایب لامکان ہوکر

حرم سے پھر نکل کر جا رہا ہوں سو بتخانہ
مرید مغ بنے ہو شیخ کیون پیر مغان ہوکر

لگے ہو گالیان دینے جو میٹھی میٹھی باتون مین
یہہ کیسی بدکلامی آمیان شیرین زبان ہوکر

میری طرز محبت کو عداوت غیر لکھتے ہین
کہین بگڑے نہ وہ اپنی گمان مین بدگمان ہوکر

اشاران سے مژگان کے رقیبون جو ہوتے ہین
جگر مین عاشقون کے چبھ رہے ہین برچھیان ہوکر

خود دیکھو ہم نے کہہ دیا جب ہوا حاصل وصال اسکا
نشان یار پایا شاد نے جب بے نشان ہوکر

سن کے وصف کاکل پیچان دراز
ہوگئی ہے عمر خضر ایجان دراز

سرو سے تشبیہہ کیون کر دیجئے
ہے کئی درجہ قد جانان دراز

عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کرون
قصۂ طول شب ہجران دراز

رشتۂ طول امل کوتاہ ہے
کر نہ تو دست ستم ایجان دراز

تنگئی میدان دنیا دیکھہ کر
پاؤن مرقد مین کرے انسان دراز

ہے الٰہی جب تلک طول امل
ہووے عمر حضرت سلطان دراز

شاد دنیا کی ہوس کیونکر مٹے
ہے یہہ مثل مدت زندان دراز

رکھیون نہ کیون مین دلکو بغل مین دبا کے پاس
جانا ہی مجھکو شاد بت بیوفا کے پاس

ہم آشنا کے ہجر غم و رنج کیون نہون
دعوت ہوا ونکو روز ہر ایک آشنا کے پاس

ظلم و ستم کو اوس بت کافر نہ بہول جا
انصاف ہوگا حشر مین اکدن خدا کے پاس

پہونچا جو اوس کے در پہ تو دل نے کہا مجھے
مدت کے بعد پہونچے ہین نا آشنا کے پاس

پہلو مین دل کے کیون نہو تصویر یار کی
بتخانہ جانیئے حرم کبریا کے پاس

زخمی ہزارون جنبش مژگان سے ہوگئے
کیا کیا سنان و تیر ہین تیری ادا کے پاس

پابوس تک جو ہم کو نہین اسکے دسترس
بیٹھے ہین سر لگائے ہوئے نقش پا کے پاس

پرپیچ راستہ ہی بلا کا ہے سامنا
ایدل سنبھل کے جا کے زلف رسا کے پاس

شاہِ دکن ہمیشہ رہین شاد با مراد
میری یہی دعا ہی ہمیشہ خدا کے پاس

زاہد کو جسطرح سے ہی اوقات کی تلاش
رندون کو ساقیا ہی خرابات کی تلاش

کیون دل کو ہو نہ اپنے کیسو کی آرزو
دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش

شہ رگ سے بھی قریب ہی قرآن مین کہہ چکا
نادان ہی چارسو جو کرے ذات کی تلاش

دل کو بلائے زلف کی ہی لو لگی ہوی
عاشق کو ہی مصیبت و آفات کی تلاش

عقدے کھلیں گے کیسے جو مشکل کشا نہو
دل سے ہے مجھکو قبلہ حاجات کی تلاش

آئینہ آگے رکھتے ہی صورت نظر پڑی
ہم نے صفات یار سے کی ذاتکی تلاش

مسجد مین میکشی کا ہے زاہد تجھے خیال
گھر مین خدا کے بھی ہے خراباتکی تلاش

ہے بےنیاز سب سے غنی اوسکی ذات ہے
ہرگز نہین ہے اوسکو کسی باتکی تلاش

خواہش یہی ہے شاد کی دیدار ہو نصیب
مجھکو نہین ہے کشف و کرامات کی تلاش

بڑھ گئی زلف سیہ فام کی حرص
مرغ دل کو ہے ترے دام کی حرص

آرزو دید کی ہے آنکھون کو
میرے کانون کو ہے پیغام کی حرص

نشۂ عشق سے ہون مست شراب
ساقیا مجھکو نہین جام کی حرص

عشق مین کھو دئے ننگ و ناموس
نہین رندون کو کبھی نام کی حرص

چین و آرام جو کھو بیٹھے ہین ہم
عاشقون کو ہے کب آرام کی حرص

چکھہ چکے عشق بتان کا تو مزہ
اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص

اوس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب
کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص

عشق ہے خام بتون کا ایدل
تو نہ کر اب طمع خام کی حرص

وصل کی شب مین کہون گا اوس سے
دل مین ہے بوسۂ دشنام کی حرص

جب نہین بنتی ہے کچھ صورت وصل
کیا کرین نفس کے کام کی حرص

ایسے بدنام ہوئے الفت مین
ننگ کی کچھہ رہی نام کی حرص

دیکہکے چہرے کا تیرے گجرا
بلبلون کو ہوئی گلدام کی حرص

عشق مین تیرے ہوئے خانہ بدوش
رہی ہمکو نہ در و بام کی حرص

قبر میکش سے یہہ آتی ہی صدا
باقی ابتک ہے مے و جام کی حرص

ہند سے شام کو پہنچا تو ہوئی
مجھکو بھی زلف سیہ فام کی حرص

کعبۃ اللہ کو جو پہونچے ای شاد
دل نے کی جامۂ احرام کی حرص

جو لامکان ہے اوسی کچھہ نہین مکان سے غرض
زمین سے اوسکو غرض ہے نہ آسمان سے غرض

حرم مین دیر مین بتخانہ مین کلیسا مین
جدہر وہ یار ملے ہے ہمین وہان سے غرض

اگر ہے دونون جہان مین تو تجھسے مطلب
نہ یان ہے ہمکو غرض ہے نہ کچھہ وہان سے غرض

ہوئے ہین مستعد قتل ہم رضا پہ تری
ہے سر کٹانے سے مطلب نہ امتحان سے غرض

فراق گل سے چمن مین ہے نغمہ زن بلبل
نہ آشیان سے غرض نہ باغبان سے غرض

مین در پہ دوسرے جاؤنگا کسطرح اے شاد
مجھے تو شاہ دکن کے ہے آستان سے غرض

لکھتا ہون مین روز روز اوسکو بار بار خط
لکھتا نہین جواب مین وہ گلعذار خط

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر
اوس گل کو مین نے لکھے ہین بلبل ہزار خط

اللہ رے اشتیاق کبوتر ملا جو ایک
ہر ایک پر سے باندہ دئی چار چار خط

پہونچا نہ یار تک نہ تو واپس ہوا مجھے
ہے ہے یہ کیا ہوا میرے پروردگار خط

دیکھا پیام وصل تو مین نے از بہر شوق
آنکھون پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط

پٹّی پڑہائی ہے جو رقیبون نے کچھ اوسے
پڑہتا نہین کبھی وہ مرا زینہار خط

شاید کہ طول ہو سے پڑہتا نہین وہ شاہ
اب سے لکھین گے اوسکو بہت اختصار خط

مغز پھر دم تو یون نہ کہا واعظ
ہان میرا ذرا اُلٹ واعظ

شام تک بیٹھ کر سر منبر
صبح سے بک رہا ہے کیا واعظ

وعظ کس کو ترا کرے گا اثر
چپ بھی رہ کر خدا خدا واعظ

زندہ ہین ہم نہ کر مذمت مے
پھر نہ ایسی کبھی سنا واعظ

کچھ تو پی ہو گی آج اس نے شراب
جو کہ اتنا بہک گیا واعظ

عیب جیبنی نکر تو رندون کی
عفو کر دے گا سب خدا واعظ

دختر رز کے ہجر مین بیمار
اس مرض کی تو کر دوا واعظ

آج انکار ہم سے کرتا ہے
مے جو دس روز پی گیا واعظ

شاد کرتا ہے پند رندون کو
لوگ سمجھے ہین جسے گیا واعظ

ہین جو دلمین یہہ میرے ارمان جمع
حسرت عشق کے ہین سامان جمع

ہو اگر خاطر پریشان جمع
کیجیے حال زلف پیچان جمع

آرزو خواہش اور شوق امید
میرے دلمین ہین سب یہہ مہمان جمع

غمزہ و عشوہ اور ناز و ادا
سب میری جان کی ہین خواہان جمع

خال مشکین نہین ہین چہرے پر
ہین در حسن کے یہہ دربان جمع

اس سے پڑتا ہی تفرقہ دل مین
مال کیون کرتے ہین یہہ انسان جمع

دونو رخسار و خط سے خالق نے
کئے دو جلد مین ہین قران جمع

ایک تو وہ تیرے اشارون کا
دلمین رکہتا ہون مثل پیکان جمع

مرحبا جلد آ تو جوش جنون
تاکہ ہو جائین جیب و دامان جمع

آج زخمون کو کیون مزا نہ ملے
کیئے اون نے کئی نمکدان جمع

طبع کی گر یون ہی روانی ہے
کیون نہو جاے اپنا دیوان جمع

داد کیونکر نہ دین سخن کی شاد
اچھے اچھے ہین یان سخندان جمع

گلہ نہین جو نہو گور مین ضیائے چراغ
ہجوم داغ جگر سے ہین بجائے چراغ

کسی رقیب نے اونکو پڑہائی ہے پٹی
نہ آئے قبر پہ میری نہ وہ جلائے چراغ

حوادثات مین ایسی گذر رہی ہے عمر
ہوا اٹھے زور سے جسطرح جھلملائے چراغ

نقاب منہہ پہ جو ڈالے ہو فائدہ کیا ہے
چھپے نہ پردہ فانوس سے ضیائے چراغ

مرے جو ہم سر قشقہ و عشق ابرو مین
بتون نے مسجد و درگاہ مین جلائے چراغ

ہمین تو چہرہ روشن دکھا کے خلوت مین
وفور شرم سے اوس شوخ نے بجھائے چراغ

خدا بچائے ہمیشہ عدو کے ٹہوکون سے
کوئی خزان مخالف سے کیا چھپائے چراغ

نہین ہے خوف اندہیرے کا گور کی ہرگز
طلوع مہر رسالت جو ہو بجائے چراغ

مجھے تو شمع رسالت کا عشق ہے استاد
نہین ہون صورت پروانہ آشنائے چراغ

فضل رب سے گو سراپا افضل و اعلی دماغ
راز احمد پا سکون جسمین کہان استاد داغ

آنکھ بھر حوران جنت کو نہین جو دیکھتا
بندہ رب العلی کا عرش پہ ہے کیا دماغ

شاہ بندہ اوکا حقیقت مین بہرون کیونکر نہ دم
فیض بخشی سے او نہین ہو گئے اعلی دماغ

میر محبوب علی شاہ دکن کا ہے مطیع
کیون نہووے عرش پر اے شاہ اب تیرا دماغ

عارضی یہ رنگت ہے دو دن مین پلٹ جائیگا
حسن پہ ایمان تمہین لازم نہین استاد داغ

چھوڑ دی یاد الٰہی کو بتوں کی دھیان میں
زاہدا کاہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ

وصل کی شب ہو گلے آکر لپٹ جا بیدریغ
کر نہ میرے ساتھ اتنا ای بت رعنا دماغ

جان و دل کو صرف کرتا ہوں خدا کی راہ میں
حاتم طائی سے بڑھکر کیوں نہو میرا دماغ

تھے کوئی وہ دن کہ ہمدم تہا جواب آتا نہیں
اے بت کافر ملائی پر تمہیں اتنا دماغ

روک لے اپنی زبان پند و نصیحت سے گذر
ناصحا بک بک سے تیری پک گیا میرا دماغ

شاہ کے الطاف سے حاصل ہے تخت سروری
ہو گیا تاج اطاعت سے میرا بالا دماغ

شاعری آسان نہیں ہے جو مشقت ہاتھ ائے
شعر کیا لکھوں کہاں سے لاؤں میں اتنا دماغ

او ہو خاکی بس یہی اپنے خاکساری چاہئے
ہیہات تکبر الاماں اے شاد یہ تیرا دماغ

بیان بتوں سے الٰہی کر نہیں کیا اوصاف
مزاج میں نہیں ان ظالموں کے کچھ انصاف

ترا وہ حسن خداداد ہے صنم بخدا
کوئی نظیر نہیں جسکا قاف سے تا قاف

نہ ہوں ظلم و جفاؤں کو اب بت بیدین
بروز حشر ترا میرا ہوئیگا انصاف

خطا ہوئی جو لیا میں نے بوسہ گیسو
کرو خدا کے لئے جان من قصور معاف

حسین و شوخ و جفاجو و جانستان عیار
کہاں تلک اب بت رعنا کروں تیرا اوصاف

خدا ہے قادر مطلق ہے عادل و منصف
پسند کیوں نہو خالق کو عدل اور انصاف

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی استاد
سیاہ آئینۂ دل ہوا دوئی سے صاف

غمزۂ ناوک قضا ہے عشق
عاشقوں کے لئے بلا ہے عشق

آفت جان و فتنۂ محشر
پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہے عشق

اثر عشق سے ہو بے بہرہ
کیا بتاؤں تمہیں کہ کیا ہے عشق

جیسے پتھر میں ہے شرر پنہاں
پردہ دل میں آچھپا ہے عشق

کس مزہ کو ہیں اوسپہ دوں ترجیح
نعمت زیست کا مزا ہے عشق

ایک سے ایک بڑھکے ہیں ظالم
دلربا تو تو جان ربا ہے عشق

خوف طوفان غم نہیں اس کو
جس سفینہ کا ناخدا ہے عشق

بوالہوس کو نہیں ہے قدر اوس کی
عارفوں کو خدا نما ہے عشق

تو نے مانا نہ اے دل ظالم
کیوں نہ کہتے تھے ہم برا ہے عشق

ہم ہیں اوس میں رہیگا کیوں نہ خلاف
باوفا ہم تو بے وفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہیں استاد
سچ تو یوں ہے کہ لا دوا ہے عشق

ہنگامۂ زلف میں دونوں جمالی الفلک
تیری کشتی دیکھ لی چکر میں آئی الفلک

عشق میں جو کچھ مصیبت ہم پہ آئی ای فلک
ہنس ہنس کے وہ سب سر پہ اوٹھائی افلک

دن پھرین کیا گردش قسمت سے اپنی عمر بھر
انتظار وصل ہی مین موت آئی ای فلک

تا کجا ضبط فغان فرقت مین ہم کرتے رہین
عرش تک نالون کی اب ہوگی رسائی ای فلک

کھینچکر وہ تیغ آتا ہے مگر پھر امان
تیری سفا کی کی دیتا ہون دہائی ای فلک

جامۂ ازرق کا تیرے حال سب پر کھل گیا
رات دن پھرتا ہے کیون کرتا گدائی ای فلک

مل گئے مٹی مین ہم جب بھی نہین نکلا غبار
تیرے دل مین خاک ہے ہمسے صفائی ای فلک

اب تو نوبت آگئی ہے وہ کہ دنیا سے اوٹھین
تا بکے ہم سے اوٹھے درد جدائی ای فلک

شاد کو کیونکر کرین گے وعدۂ وصلت سے شاد
روتے روتے ہجر مین جان لب پہ آئی ای فلک

عاشقون کے لیئے جفا کب تک
یہہ رہیگا ستم ترا کب تک

کچھ ترے جور کا ٹھکانا ہے
صبر آخر کرون دلا کب تک

سچ تو کہدے رہیگا خوابیدہ
اے میرے بخت نارسا کب تک

اے فلک خاک مین ملائے گا
پیس کر ہمکو سرمہ سا کب تک

یا الٰہی رہیگا غیرون پہ
ملتفت شوخ بے وفا کب تک

پھیر دے جلد تیغ گردن پر
ہمکو تو آزمائے گا کب تک

آ لپٹ جا گلے سے ایجانان   ہو شب وصل یہہ حیا کب تک
چاہیئے دور ساغر مے ناب   دور تسبیح زاہدا کب تک

ہوگی مقبول شاد تیری دعا
بر نہ آئیگی مدعا کب تک

اسقدر لایا فراق یار رنگ ؛   اب سکے پھاگن میں رہا بیکار رنگ
زاہدا آنکھیں تیری کیوں سرخ ہیں   لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ
ہے خفا شاید کسی پر آج وہ   اس لئے بدلا ہے روئے یار رنگ
کی یہہ بیرنگی فراق یار نے   میں ہوں اوس سے جسکے ہیں ہزار رنگ
سرخ ہے ہر جشن ہے ہولی کا آج   زاہدا جلدی سے تو دستار رنگ
کیا زمانہ کی کہوں نیرنگیاں ؛   بدلے گرگٹ کی طرح سو بار رنگ

کھیلو ہولی خوب تم دل بھر کر شاد
آج لایا ہے مرا دلدار رنگ

یہہ مردہ نہیں ہے جلانے کے قابل   ہے خاک قدم میں ملانیکے قابل
عجب آتش عشق میں ہے تجلی   یہہ آتش نہیں ہے بجھانیکے قابل
سدا آفت ہجر میں یا رب ہے   یہہ آفت نہیں ہے بھلانیکے قابل

خدا نے دیا ہے جسے تاج شاہی
وہ گردن نہین ہی جھکانیکے قابل

جو ہین صاف سینہ بلوان سے صاحب
یہہ سینہ نہین ہی ملانیکے قابل

یہہ گل جو کھلائی ہین دلبر فلک نے
یہہ گلشن نہین ہی دکھانیکے قابل

عجب تیغ قاتل سے ہے ابرو تمہاری
یہہ ہر دم نہین ہی ہلانیکے قابل

جو پایا تمہین شاد نے آج دلبن
تو شادی ہوی شادیانیکے قابل

دیر و کعبہ مین کہان جاتے ہین ہم
آپ ہی کو آپ مین پاتی ہین ہم

راز مولے ہی عجب راز خفی
جس سے کہنے کو بھی شرماتی ہین ہم

داغ سی سینہ گلستان ہو گیا
عشق مین اوس گل کے گل کہاتے ہین ہم

دیکھتے ہین دلبن جب صورت تیری
ہو کے چپ خاموش رہجاتے ہین ہم

افضل مرشد سے خدا کی یاد مین
شاد اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

راہ کعبہ چھوڑ کر جاتے ہین میخانہ کو ہم
توڑ کر ظرف وضو لیتے ہین پیمانہ کو ہم

اپنے دل سی مذہب شیخ و برہمن چھوڑ کر
ایک روش پر دیکھتے ہین خویش و بیگانہ کو ہم

زندگی مین وصل تیرا غیر ممکن ہی اگر
بعد مردن گر طلے راضی ہین مرجانے کو ہم

دل ہمارا تنگ آیا ہجر سے تیرے صنم
کیا کریں جائیں کدہر اب اسکو بہلانیکو ہم

روز وصل یار میں آنیکو ہے فصل بہار
شاد آباد اب کرینگے دلکو ویرانے کو ہم

دل سے اپنے اوس پری رو پر فدا ہوتے ہیں ہم
مر ہی جاتے ہیں تو اوس سے کب جدا ہوتے ہیں ہم

زہد و تقوے کبر و کینہ بغض و الفت چہوڑ تن
چہوڑ کر سب تن سے اپنے بے ریا ہوتے ہیں ہم

راز مولی جبکہ پایا ہم نے اپنے پیر سے
چہوڑ کر دل سے خودی کو خود خدا ہوتے ہیں ہم

حسن اونکا ہم نے دیکہا جہرہ مہ سے بیشتر
شمع رو پر مثل پروانہ فدا ہوتے ہیں ہم

فضل رب سے عمر بہر ای شاد دنیا کی کٹر
ایکدم میں نیکنام و دوسرا ہوتے ہیں ہم

جب اکیلے گہر میں گہراتے ہیں ہم
سر کو دروازے سے ٹکراتے ہیں ہم

زلف میں پہر دل کو اولجہاتے ہیں ہم
سر پہ پہر کالی بلا لاتے ہیں ہم

چین یکدم زیست میں ملتا نہیں
ایسے جینے سے تو مر جاتے ہیں ہم

کیا کہیں لالہ رخوں کے عشق میں
کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہیں ہم

گر وصال دلربا دشوار رہے
جان سے اپنے گذر جاتے ہیں ہم

گہر کو اپنے گر چہیں بلوا سے یار
سر سے آنکہوں کے چلے جاتے ہیں ہم

کچھہ تو عزت کا ہمارے رکہہ خیال
دو جہان مین تیرے کہلاتے ہین ہم

یہہ دل نادان سمجھتا ہی نہین
سو طرح سے اس کو سمجھاتے ہین ہم

شوق مین تعویذ زلف یار کے
عرضئین قبر و نیمہ بند ہوتے ہین ہم

جب وہ گہر آتے ہین کہتے ہین یہی
رات تہوڑی رہ گئی جاتے ہین ہم

روتے ہین ہم گاہ ہنستے ہین کبھی
ہر طرح سے دل کو بہلاتے ہین ہم

کانپتے ہین حاملان عرش بھی
بیخودی مین جبکہ چلاتے ہین ہم

اسقدر نفرت ہی دل کو غیر سے
اپنے سایہ سے بھی گہبراتے ہین ہم

یاد آتا ہی خیال زلف جب
مثل کاکل دل مین بل کہاتے ہین ہم

شاد جب ملتے ہین اون سے وصل مین
شوق سے ہر دم لپٹ جاتے ہین ہم

بندے ضعیف ہین تیرا ہی نیاز ہم
کیونکر اوٹھا سکینگے ترا بار ناز ہم

عجب و غرور و ناز سے کیا کام ہی ہمین
تیرے نیاز مند ہین آپسے بے نیاز ہم

اوچھے نہین جو صورت منصور اچھل پڑین
حق بھی کسی سے کہہ نہین سکتے ہین راز ہم

گم ہو گئے ہین اپنی حقیقت مین اسقدر
کیا جانے کیا ہے معنے لفظ مجاز ہم

ہی سب کو شغل بادہ و ساغر زاہد سے تن
دنیا مین ساقیا رہین کیا پاکباز ہم

کی اپنی عمر نے شب وصلت پہ کو تھی — کچھ کہہ سکے نہ قصۂ زلف دراز ہم

ذلت سے دو جہان کے ہے بچنا ہمیں محال — جب تک نہ دل سے دور کریں حرص و آز ہم

عابد ہیں آپ اور ہیں معبود آپ ہی — کہہ دو جناب کسکی پڑہیں پھر نماز ہم

ہم ٹالتے نہیں کبھی اے بت ترا کہا — مشہور ہو گئے ہیں عبث حیلہ ساز ہم

جانبازی ہمنے کی ہوئے اغیار سرفراز — سمجھو فریبی آپ ہیں یا داؤ باز ہم

اے شاد مانگتی ہیں مرادیں جو ملیں ہیں — پڑہتے ہیں اوٹھ کے صبح کی جبدم نماز ہم

خود کو کرتے ہیں فنا نام دوئی مٹاتے ہیں — ہم تصور میں تیرے اور مزا پاتے ہیں

خیر کچھ جسم کی ہیں ہمیں سے باقی ملجائے — جام دل لیکے سوئے میکدہ پھر جاتے ہیں

بزم جاناں میں چلے آئیں وہ بھی پیچھے — کہدو یوں ناصح مشفق سے کہ ہم آتے ہیں

جاتی ہیں جان و جگر سے سوئے ملک عدم — ہاتھ جب رکھکے کمر پر وہ چلے جاتے ہیں

آشنا دیدۂ دل سے وہ یگانہ ہے کہ اب — غیر نظروں میں مری دیکھ نہیں آتے ہیں

ہم تو سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں ازل سے پر بات — حضرت خضر پھر اب کیا ہمیں سمجھاتے ہیں

شاد دلشاد رہو گھر میں کہ ہم وحشت سے — دل کے بہلانیکو اب سوئے چمن جاتے ہیں

کہین کیا فلک کے ستاۓ ہوۓ ہین
مصیبت مین ہم آزماۓ ہوۓ ہین

نہ گیسو تیرے پیچ کہاۓ ہوۓ ہین
یہہ کالے نیا رنگ لاۓ ہوۓ ہین

جو تیری حقیقت کو پاۓ ہوۓ ہین
وہ ہستی کو اپنے مٹاۓ ہوۓ ہین

رولانا سمجہکر مجھے اے ستمگر
یہہ نالے میرے عرش ڈہاۓ ہوۓ ہین

نہ کچھہ حال ہم دردمندون کا پوچھو
ہزارون ہی صدمہ اٹھاۓ ہوۓ ہین

معطر سر رخ سے نکلین گے آنسو
یہہ پہولون مین موتی بساۓ ہوۓ ہین

نہ دیکھا کرو اون غضب کی نظر سے
بہت چوٹ ہم دل پہ کہاۓ ہوۓ ہین

شب ہجر گریان نہین دیدہ تر
یہہ چشمے میرے جوش کہاۓ ہوۓ ہین

نہ کیون ابر مین ہو نہان مہر تابان
وہ عارض پہ کاکل جہکاۓ ہوۓ ہین

دکہاؤن مین کیا اپنے داغون کو شاہ
یہہ پرکالے آتش لگاۓ ہوۓ ہین

اے عشق تو نے ہمپہ ستم کیا کیا نہین
وہ کونسا ہے رنج جو ہمپر ہوا نہین

رنج و غم و مصیبت و درد و الم بہت
ہمنے تمہارے عشق مین کیا کچھ سہا نہین

روز شمار مین ہی نہو جسکا کچھ شمار
جور و جفا کی تیری فلک انتہا نہین

تشبیہہ تیرے زلف کو ناگن سے کیون نہ دون
کاٹا ہی جس کو اوسنے وہ ہرگز جیا نہین

تم کو علاج کی ہی عبث فکر اے مسیح
جز وصل اس مریض کی کوئی دوا نہین

ظاہر ہے ذرہ ذرہ مین وہ مثل آفتاب
واعظ بتا دے مجھکو کہ کسجا خدا نہین

جز ذات حق ہی سبکو فنا اے جناب خضر
دنیا مین کوئی آ کے ہمیشہ رہا نہین

جنکو غرور سال تہا وہ اب کہان رہے
روئے زمین پہ ملتا کسیکا پتا نہین

کرتے شب وصال ہو کیون حیلہ بازیان
عاشق کے ساتہہ کرتا کوئی یون دغا نہین

منت سے پاؤن آپ کے پڑتہا ہون بار بار
کیا لائق قبول میری التجا نہین

وہ کونسا ہے دن نہین چلتا جو مکر غیر
کس روز مجہپہ وہ بت کافر خفا نہین

ناحق ہین دور دور ہم سے یہ شیخ و برہمن
شہہ رگ سے ہے قریب وہ ہم سے جدا نہین

دکہلا رہے ہو غیرون کو بھی جلوہ ظہور
بے پردہ ایسے ہو کہ تمہین کچہہ حیا نہین

ہین سنگدل یہ ایسے کہ کرتے نہین ہین رحم
پیدا بتون کی ذات مین گویا وفا نہین

کسطرح شکل یار تجہے آئیگی نظر
دی دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا نہین

قسمت مین جسکے جو ہے وہی پیش آئیگا
اے چرخ پیر تجہہ سے ہمارا گلا نہین

نفرت ہے کس لئے تجہے زاہد شراب سے
کیا مرشدون کا تو نے پیالہ پیا نہین

ہو خاتمہ بخیر مرادین بر آئین سب
اسکے سوا شاد کا کچہہ مدعا نہین

طلسمات قدرت کا گلزار ہون مین
کہین شکل گل ہون کہین خار ہون مین

مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا
مین ہی دلربا اور دلدار ہون مین

کبھی جا کے مسجد مین کرتا ہون سجدہ
کبھی بت کدہ کا پرستار ہون مین

مین رہتا تھا آزاد وحدت کے اندر
یہہ کثرت مین آکر گرفتار ہون مین

یہہ کثرت مین آکے آشاد بندہ کہایا
حقیقت مین حق ہون وسردار ہون مین

مین تجھہ سے نہ مہر و وفا چاہتا ہون
کسی طور تیری رضا چاہتا ہون

مجھے اب میری جان قسم ہی خدا کی
دل اپنا مین تجھکو دیا چاہتا ہون

کرونگا مین ہرگز نہ خواہش ارم کی
جدہر تو ملیگا ملا چاہتا ہون

ہے خواہش میری تیرے ہاتھو سے ساقی
ترا آبخورا پیا چاہتا ہون

تصور ترا مجھکو رہتا ہے ہر دم
ترے زلف مین پھر پھنسا چاہتا ہون

ز روے ترحم اگر مجھکو دیوے
پھر اک بوسۂ لب لیا چاہتا ہون

قسم ہے خدا کی میری جان مین تیرا
دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہون

اب آشاد دل سے دوئی کو مٹا کر
خدا خود مین آپ ہی ہوا چاہتا ہون

بیشتر ہم ان کی اطاعت مین وفا کرتے ہین
حیف صد حیف کہ وہ ہمپہ جفا کرتے ہین

وہ کرین ہمسے وفا یا کہ کرین جور و جفا
ہمتو ہر حال مین جان اپنے فدا کرتے ہین

نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہمکو
وہ جو کرتے ہین بہمہ حال بجا کرتے ہین

آپ ہی دیکھتے ہین اپنا تماشہ ذرات
دل کے آئینہ کو یون اپنے صفا کرتے ہین

غیریت کا جو اٹھا دیتے ہین آنکھون سے خیال
اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتے ہین

رحم فرماوین کہ وہ ہمپہ کرین جور و ستم
سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتے ہین

دیدہ دل سے اوٹھاتے ہین دوئی کا پردہ
پہلے مرنے کے جو اپنے کو فنا کرتے ہین

شاد کچھ یاد تمنا سے نہین مطلب اپنا
روز و شب ہمتو بدل یاد خدا کرتے ہین

کسی کے آستانہ پر رہی ایسے جبین برسون
مٹایا ہے نہ قسمت کا لکھا یون ہمنشین برسون

مٹایا تھا عدو کے سامنے اسکو تصور نے
اسی اک بات پر روٹھا رہا وہ نازنین برسون

سمجھ یا سچ گذارین عمر کی گردش کے ہم کیونکر
بہلا آرام سے بیٹھے ہین عاشق بھی کہین برسون

خفا تم ہو ہوا یان چپ شکن امید کا دامن
رہیگی اب یہ آنکھون مین میری چین جبین برسون

سبب پوچھا تھا مینے کیون عدو پر مہربانی ہے
ذرا سی بات پر مجھسے رہا وہ خشمگین برسون

جہینون منتظر وعدہ وفائی کے رہے ہم بھی
کبھی نکلا نہ منہہ سے آپکے ہان پر نہین برسون

لب شیرین کو چوسا تھا کبھی اپنی تصور مین
اسی پر بے مزہ سمجھا کئی ہم انگبین برسون

تمہاری کوچہ کی ہمنی جبینون خاک چھانی ہے
رہی ہے سجدہ گاہِ شوق اپنی یہہ زمین برسون

یہہ محبوب علیشاہ دکن با حشمت و عظمت
بحق مصطفےٰ یا رب رہین مسند نشین برسون

ستارہ اوج پر اقبال کا اُنکے رہا دائم
رہی با شوکت و حشمت جہانِ زیر نگین برسون

دل سے تیرے لخلخہ جاتا نہین
ہون غشی مین ہوش تک آتا نہین

بام پر وہ ماہ کب آتا نہین
رشک سے کب مہر شرماتا نہین

ہجر مین ظالم ترے بیتاب ہون
کیا کرون دم بھی نکلجاتا نہین

وصل کی امید و بحر ہجر مین
کیا مین اپنے دل کو بہلاتا نہین

کیا مزے کی جائے ہے ملک عدم
جو گیا وان سے پلٹ آتا نہین

جب سے تیری یاد مین مشغول ہون
غیر کا کچھ بھی خیال آتا نہین

سیکڑون وعدے نپہ قسمین ہوچکین
پھر یہہ کہتا ہے قسم کھاتا نہین

ڈھیٹ ایسا ہوگیا ہون عشق مین
صدمہ فرقت سے گھبراتا نہین

تیری ہستی مین فنا ہون اسقدر
خود کو اپنے مین کبھی پاتا نہین

پڑ گئی ہے بے حجابی کسقدر
غیر سے بھی آنکھ جھپکاتا نہین

جان دونگا تجھہ پہ مثل کوہ کن
کب ترے دل مین خیال آتا نہین

تشر ہوتا نہین کس دن مزاج
زلف وہ کس روز الجھاتا نہین

کیا نظر سے اوس کے مین بھی گر گیا
استخوان تک جو ہما کھاتا نہین

عشق مین تو کھو دیا ہون عقل ہوش
کیا کرون اب کچھہ کہا جاتا نہین

کس طرح خط کو مین لکھون قاصدا
ناتوانی سے ہلا جاتا نہین

بیقراری کا خدا ہووے بھلا
ہجر مین دم بھر بھی چین آتا نہین

سالہا ان رہتا ہون غم مین مبتلا
کوئی آ کر مجھکو سمجھاتا نہین

پند سے تیرے نہوگا کچھہ اثر
ناصحا کیون اس سے باز آتا نہین

ساقی کوثر مجھے اک جام دو
تشنہ لب ہون قرار آتا نہین

جو نفس ہے ذکر مین مشغول ہے
کوئی دم خالی مرا جاتا نہین

آبرو کو کھو دیا ہے عشق مین
اب کسی سے شاد شرماتا نہین

ہر گھڑی طرز عتاب اچھی نہین
یہہ ردکا دٹ ایجناب اچھی نہین

شوق جمع مال ہے بے فائدہ
فکر کارنا صواب اچھی نہین

اے فلک کب تک جفا دنکا ہجوم
یہہ بنا انقلاب اچھی نہین

پہلے ہی کیون زلف کا عاشق ہوا — اے دل اب یہہ پیچ وتاب اچھی نہین

کہتے تھے ساقی سے میکش بزم مین — آج کی بالکل شراب اچھی نہین

ایک بوسہ مین نے مانگا تو کہا — بات یہہ خانہ خراب اچھی نہین

سخت جان ہون کٹ سکیگا کیا گلا — آپ کے خنجر کی آب اچھی نہین

عالم رویا مین بہی روتے ہین ہم — آج کل تعبیر خواب اچھی نہین

پل مین ڈہل جاتی ہے سایہ کیطرح — گرمی حسن شباب اچھی نہین

وصل کی شب مین نے چھیڑا تو کہا — یہہ تیری طرز شتاب اچھی نہین

چکھہ لے ایدل جام وحدت کا مزا — پینی کثرت سے شراب اچھی نہین

آگئی پیری اوٹھو غفلت سے شاد

صبح دم نیند ای جناب اچھی نہین

کیون پڑا ہے عاشقی کے دہیان مین — اک نہ اک دن آئیگا طوفان مین

پیچ وتاب دل کی حالت مو بمو — زلف کہتی ہے تمہارے کان مین

جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا — اور کیا دون کچہہ نہین امکان مین

عاشقی کتنی مزے کی بات ہے — جزو اعظم ہے یہی انسان مین

عشق ہے کشتی کا میرے ناخدا — اس لئے بیخوف ہون طوفان مین

بوسہ مانگا تو کہا جہنجلا کے یون
کچھہ سلیقہ چاہئے انسان مین

عشق تیرا ہی کہین رہے پر اجتناب
فائدہ اس کے ہین نقصان مین

کی مسیحائی پیام وصل نے
آگئی جان پہر تن بیجان مین

عشق احمد مصطفےٰ دلمین ہو شاد
دم نکلجاوے اسی ارمان مین

مجکو آنیکا حکم عام نہین
غیر کو کچھہ بھی روک تھام نہین

مین ہون گمنام کوئی نام نہین
لامکان کے سوا مقام نہین

دیدیا دل کو مین نے مفت تجھے
ہے یہہ بے مول کوئی دام نہین

سونی کیسی ہے ساقیا مجلس
بزم مین آج دور جام نہین

یا الٰہی کدہر گیا قاصد
آیا اب تک کوئی پیام نہین

اب تو ہمراز غیر ہونے لگے
آپ سے ہمکو کوئی کام نہین

کہہ اوٹھے یون سوال وصل پہ وہ
منہ کو تیرے ذری لگام نہین

کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
بات کا ان کے کچھہ قیام نہین

مین ہون بندہ تو تو ہے بندہ نواز
اس مین یارب کوئی کلام نہین

وصل کا ان سے آج ہے اقرار
ہائے جلدی سے ہوتی شام نہین

اوس کی جہوٹی شراب دی ساقی
ایسی مے پینا بہی حرام نہین

ایسے بگڑے ہین مجہہ سے وہ آستاد
راہ مین بہی کبہی سلام نہین

دل بہلنے کی کوئی راہ نکالون تو کہون
پہر جو مچلا ہی اسے آج منالون تو کہون

زاہدا اوس بت بیدین کو بلالون تو کہون
پہلے بہسلا کے اوسے رام بنالون تو کہون

یار کے حسن سے یوسف کو مین کیا دون تشبیہ
میرے پہلو مین اوسے پہلے بٹہالون تو کہون

وصل کی رات مین دلکو ہو تسلی کیسی
پہلے دلبر کو گلے سے مین لگالون تو کہون

دوستو پوچہتے ہو قصۂ بیتابئ دل
پہر ذرا اسی مین پہلے سنبہالون تو کہون

جو وہ جانے لگے ہین غیر کے گہر چہپ چہپ کر
ابہی دو چار گواہون کو بلالون تو کہون

جو گذرتی ہی میرے دلپہ کہون کیا آستاد
حال اپنا مین اوسے پہلے سناؤن تو کہون

اتنا غیر سے کرتے ہو جتیون بیٹھے ہین
تنی ہی تیغ ابرو قتل پہ وہ بنکر بیٹھے ہین

قیامت یون بپا کی ہی انہون نے آج محفل مین
میرے پہلو سے اٹہکر متصل دشمن کے بیٹھے ہین

کہینچی ہے تیغ ابرو نے ہمارا سر یہان خم ہے
کہڑے ہین سامنے ہم جہک کے گر وہ تنکر بیٹھے ہین

کسی دن شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی
بنا کر صبح سے زلفون کو وہ بن ٹہن کے بیٹھے ہین

بہلا دیکھین تو محفل آجکی کیا رنگ لائیگی
زرا دہینگ چھینی کا سر محفل نکالا ہے
نہ گلہائے کہین خونِ شہیدِ ناز کا دہبا
تکبر کا نتیجہ آخر انجام انفعالی ہے

وہ خنجر ہاتہہ مین لیکر ہہو کا ہنگی بیٹھی ہین
نقاب رخ اٹھا کر آڑ مین چلمن کیے بیٹھی ہین
بوقتِ دفن کیون وہ شخص مدفن کے بیٹھی ہین
وہ ننگی کیطرح جہک جائین گے جو ننگی بیٹھی ہین

مے و ساقی و ساغر یار و باغ فرحت افزا ہے
فقط ہم شاد جب منتظر سا دیکھے بیٹھی ہین

دل مین ہے تیری آرزو مجھکو
اب میسر دست آرزو ہے یہی
دیر و کعبہ مین ڈہونڈہتا ہون تجھے
تب ہجران مین الفتِ گیسو
بوسہ مانگا تو بولا ہو کے خفا
مین گنہگار ہون غفور رحیم
وصل کی شب مین ٹال کے باتین
چشم و حدت سے دیکھتا ہون جدھر
دیکھا ہر رنگ مین تیرا جلوہ

کیون نہین چاہتا ہے تو مجھکو
رکھہ تو قدمون کے روبرو مجھکو
رہتی ہے تیری جستجو مجھکو
لئے پھرتی ہے کو بکو مجھکو
کیون عبث چھیڑتا ہے تو مجھکو
بہر حسنین بخش تو مجھکو
نہین بھاتی یہہ گفتگو مجھکو
نظر آتا ہے تو ہی تو مجھکو
آئی ہر گل سے تیری بو مجھکو

زاہد احسن یار کا جلوہ
نظر آتا ہے چار سو مجھکو

ہو میرا خاتمہ بخیر اے شاد
کچھہ نہین اور آرزو مجھکو

عشق مین تیرے جان و تن صدقہ کیا جو ہو سو ہو
آفت و رنج و درد و غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو

تقوی و زہد چھوڑ کے توبہ سے منہ کو موڑ کے
ہاتھہ سے اوس کے جام مے پی لیا جو ہو سو ہو

فکر دوئی سے چھوٹ کر اپنی خودی سے توٹ کر
بادہ عشق ساقیا مینے پیا جو ہو سو ہو

سہکے ہزارون رنج و غم کھا کے سینکڑون ستم
شاد بتون کو مینے دل دے ہی دیا جو ہو سو ہو

مجھسے اے جان کوئی کام تو لو
مین بجا لاتا ہون سلام تو لو

شاد کمتر ہے بندۂ بے دام
مفت آتا ہے یہہ غلام تو لو

ساتھہ غیرون کے میکشی ہو مدام
ہاتھہ سے میرے کوئی جام تو لو

ہے اطاعت گزار مجھہ سا کون
سامنے میرے اوس کا نام تو لو

وعدہ وصل سے مکرتے ہو
سر پہ اللہ کا کلام تو لو

مجھکو ہونے لگی غشی تو کہے
بوئے گیسوئے مشک فام تو لو

اس کی جہوٹی شراب ہے زاہد
تم نہ سمجھو اگر حرام تو لو

زلف کے پیچ سے نجات نکل ۔۔ واسطے مرغ دل کے دام تو لو

قتل کرتا ہے رشک دیکھے مجھے ۔۔ غیر سے اوس کا انتقام تو لو

پوچھتے گر ہو حال فرقت شاد ۔۔ ہاتھ سے دل کو پہلے تھام تو لو

دلبر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ ۔۔ آیا ہے مسیحا اوسے بیمار دکھاؤ

خنجر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ ۔۔ عاشق کو فقط ابروے خمدار دکھاؤ

مشتاق ہوں انچل کو ذرا منہ سے اٹھا کر ۔۔ للہ ذرا حسن طرحدار دکھاؤ

اے حضرت دل خانہ گرو نکو جلا کر ۔۔ زور کشش آہ شرربار دکھاؤ

آجاؤ نہ ترساؤ خدا کیلئے مجھکو ۔۔ مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھاؤ

کیا پوچھتے ہو حال مرے جوش جنونکا ۔۔ صحرا مجھے بھاتا ہے نہ گلزار دکھاؤ

مقتل میں جو آئے ہو کرو قتل کسیکو ۔۔ للہ مرے ابرو سے خمدار دکھاؤ

منہ دیکھ کے الفت تو سبھی ہم سے کرینگے ۔۔ مجھ سا کوئی عاشق بھی وفادار دکھاؤ

ہردم مرے آنکھوں کا تقاضا ہی ہے شاد ۔۔ اب کعبہ خدا جلوہ دیدار دکھاؤ

رابطہ اعدا سے بڑھایا نہ کرو ۔۔ گھر کو اغیار کے جایا نہ کرو

زلف پر ہاتھ پہیرا یا نکرو
مار کو سات کہلایا نہ کرو ۞

غیر کی یاد دلایا نہ کرو ۞
دل عاشق کو جلایا نہ کرو

منتظر ہین نہ کہین لگ جاے
رخ سے انچل کو اٹہایا نہ کرو

پیچ سے مرغ دل عاشق کو
دام گیسو مین پہنسایا نہ کرو

غیر اگر تم کو گلوری دیوے
لو اسی پر کہین کہایا نہ کرو

بند انگیا کے ذرا تنگ کسو
چڑیا محرم کی اڑایا نہ کرو

وصل کی شب مین جو چہیڑا تو کہے
ہر گہڑی مجہہ کو ستایا نہ کرو

صاف کہدو جو ہو کچہہ مطلب کی
بات مین بات اڑایا نہ کرو

کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا
دانت یون ہمپہ چبایا نہ کرو

وصل کی شب مین جو کہنا ہو کہو
راز مطلب کو چہپایا نہ کرو

جہوٹے قصے نہ بناو ایجان
مجہکو باتون مین اڑایا نہ کرو

زلف دکہلا کر نہ سودائی کو
دل کو دیوانہ بنایا نہ کرو

عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے
تیر پہ تیر لگایا نہ کرو

شاد سے دل کو چرا کر صاحب
آنکہین غیرون سے لڑایا نکرو

جھگڑا مریض کو ہے مسیحا قضا کے ساتھ
تھوڑا سا زہر دیجیے ملا کر دوا کے ساتھ

قاتل کریگا کیا مرا شمشیر لا کے ساتھ
دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا کے ساتھ

آتا ہے سوے گور غریبان جو وہ مسیح
مردے بھی جی اوٹھتے ہین آواز پا کے ساتھ

جان بازون پہ ہے نہین تجھکو اعتبار
شاید پڑا ہے کام کسی بیوفا کے ساتھ

مایل ہو کیون نہ یہ تن کاہیدہ سوے یار
نسبت ہے کاہ کو کشش کہربا کے ساتھ

محرم کی چڑیا جان کے کرتی کے جالین
باندہا ہے مرغ دل کو بھی بند قبا کے ساتھ

ہنستی ہے سجدہ آتے ہین آنکھین نکالکر
ہے تجربہ بھی ملی ہو جو رد جفا کے ساتھ

خواہان فضل کیون نہ خدا سے رہون مدام
پالا پڑا ہے ایک بت بیوفا کے ساتھ

رہتا ہون جب سے محو سر زلف یار مین
ہر دم مقابلہ ہے مجھے اژدہا کے ساتھ

کشتی ہماری رہتی ہے گرداب غم مین غرق
ہون جب سے آشنا بت نا آشنا کے ساتھ

یارب جہان مین شاہ دکن خوش رہین مدام
ہے ورد روز و رات دن بھی میرا دعا کے ساتھ

ای شاد مشکلین ہین سارے بر آئینگی
ہوگا ہمارا حشر جو مشکلکشا کے ساتھ

نظر کر تو ہر اک شے مین نہان اللہ ہی اللہ ہے
شجر مین سنگ مین جلوہ کنان اللہ ہی اللہ

نہین آتا نظر ہرگز جو ہے دلمین دوئی تیرے
اوٹھا کر پردہ دیکھو تو عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف
یہان اللہ ہی اللہ ہے وہان اللہ ہی اللہ ہے

کرون کیا مین اب اے زاہد کہ اپنا جی ہوتا ہے
لسان دل سے جاری ہے زبان اللہ ہی اللہ ہے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
جہان دیکھو نظر مین اب عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی لیلیٰ وہی مجنون وہی فرہاد و شیرین ہے
یقین سمجھو ہر اک جانب عیان اللہ ہی اللہ ہے

بظاہر دیکھتا ہون شاد کثرت خلق کی لیکن
نظر میری وہان پہ ہے جہان اللہ ہی اللہ ہے

کہون کس جا پہ اک جا تو نہان ہے
تیرا جلوہ سبھی مین عیان ہے

جو بیچ مد نظر مین آسمان ہے
ہمارے آہ سوزان کا دھوان ہے

پتا اوسکا مین کیا دکھلاؤن تم کو
مقام اوسکا مقام لامکان ہے

رہا کرتا ہون بیخود جستجو مین
ذرا اے بیوفا کہہ تو کہان ہے

تو قادر ہے توئی عالم ہے تیری
حکومت مین زمین و آسمان ہے

شب وصلت وہ فرماتے ہین ہنسکر
وہ اب آہ و فغان تیری کہان ہے

نہ کر زاہد تو رندون کو ملامت
غفور اسم خدا ہے مہربان ہے

بنے کیون یاد دندان مین نہ موتی
مرے آنکھون سے جو آنسو روان ہے

کدھر ہے وہ اک مدت سے میری جان
نہ نامہ ہے نہ قاصد درمیان ہے

دوئی آشنا جب دل سے ہوئی دور
وجود یار و اغیار ایکسان ہے

جو لوگ اپنے دل سے دوئی کو مٹائیں گے
ہر شان میں خدائی کے جلوہ کو پائیں گے

پہلو میں اپنے یار کو ہر دم سلائیں گے
پھر کیوں نہ دل میں شاد بھی شادی منائیں گے

لاکھوں ہم اپنی جان پہ ایذا اٹھائیں گے
پر تیرے عشق سے نہ کبھی باز آئیں گے

سنتے ہیں لیکے تیغ وہ مقتل میں آئیں گے
اے ضبط ہم بھی آج تجھے آزمائیں گے

بار غم فراق جو دلبر اوٹھائیں گے
آخر وہ لذت شب وصلت بھی پائیں گے

دیر و حرم نہ کعبہ کلیسا کو جائیں گے
اپنے صنم کو آپ ہی اپنے میں پائیں گے

پہونچا انکی چال سے ملک عدم میں ہی
ٹھوکر سے کیوں نہ فتنۂ محشر جگائیں گے

واعظ سے کہہ دے کوئی نہیں جلد [illegible]
ہم اپنے کوئے یار میں مسکن بنائیں گے

آنکھ سیاہ مست ناوک فگن ادہر
عشاق تجھکو دیکھ کے قربان جائیں گے

دل اپنے پہ ملیں گے تیر اندر جبین
تقدیر کے لکھے کو ہم اپنے مٹائیں گے

[illegible] جو میں مانگا تو جھنجھلا کے یوں کہا
جو تمکو منہ چڑائیں گے وہ منہ کی کھائیں گے

پھر کیوں نہ جناب نوح کو طوفان کا خوف
ہم اپنے چشم تر سے جو آنسو بہائیں گے

اب بھی نہ اپنے منہ سے کبھی [illegible] آئیگا
گر دونہ گرد الاک ہی تجھکو جلائیں گے

اے آسمان نہ جان کہ اسمین نہین اثر
سوز درون کا انکو نہین کرتی اعتبار

نالہ ہمارے عرش کی دیوار ڈہائین گی
پہلوے ہم بھی چیر کے دلکو کہائین گے

ہوشیار تو غلام جو پیران پیر کا
فضل خدا سی کل تیرے مقصد بر آئین گے

ایک جام گلرنگ پلادے ساقی
نشہ عشق کا مستانہ بنادے ساقی

جام بہر کے میرے منہ سی لگادے ساقی
لذت شربت دیدار چکہادے ساقی

ایک جام مے توحید پلادے ساقی
صورت نقش دوئی دل سے مٹادے ساقی

نشہ بادہ الفت سے جو خالی ہے دماغ
بہر کے ایک جام مئے ہوش ربادے ساقی

مفتی و شیخ نہین ہون جو کرون مین انکار
مے تو پی جاؤن اگر مجھکو پلادے ساقی

میکشی غیر سے ہو مین رہون محروم وصال
یون سر بزم مجھے تو نہ دغا دے ساقی

دختر رز سے چڑا رہتا ہے زاہد شہر
دور رندون سے رہے اوسکو جتادے ساقی

خم کے خم جو پیون ہو نہ سیری حاصل
طاقت میکشی مجھکو جو خدا دے ساقی

دخت رز نے میرے تن مین تو لگادی آگ
برف پلوا کے میری آگ بجہادے ساقی

لمنڈ و سوڈا کلارٹ کی نہین ہے خواہش
اک برانڈی کا مجھے جام تو لادے ساقی

جانکر منفعت غیر بقول حافظ
ایک دو جرعہ مے خاک پہ ڈہادے ساقی

در پہ میخوار دل افگار پڑے ہیں صدہا
آج للہ تو میخانہ لٹا دے ساقی

مرض عشق شب و روز ہی افزونی پر
ہم مریضوں کو بھی اک جام شفا دے ساقی

دے کے اک جام ہی ہوش ربا پھر خود
تشنۂ عشق سے محفل کو لٹا دے ساقی

زہد و تقوے سے ہوا جاتا ہے پھر زنگ آلود
میرے اس آئینۂ دل کو جلا دے ساقی

حشر میں ساقی کوثر سے کہونگا آشاد
ایک چلو مے وحدت کا پلا دے ساقی

یاد ہے جیسی میرے دل میں بکثرت تیری
مجھے ہر شے میں نظر آتی ہے صورت تیری

اسقدر دل میں ہے کندہ میری الفت تیری
بعد مردن بھی رہیگی مجھے حسرت تیری

صورت نقش جہان سب ہی مٹینگی اکبار
پر مٹائے سے مٹیگی نہ محبت تیری

میں تیرے عشق سے ایجان نہ کبھی باز آؤن
گر کوئی لاکھ کرے مجھسے شکایت تیری

جان کو اپنی سنبھالوں کہ تجھے ای دل زار
کروں میں اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری

ملے دشنام مجھے غیر کو خلعت ہو عطا
تکا کب تک رہوں میں بیٹھکے صورت تیری

کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم
یار دو روزہ ہی دنیا میں اقامت تیری

چھیڑنا اور طلب بوسہ پہ جھنجلانا تیرا
یاد آتی ہے مجھے دیکھکے صورت تیری

رہ میں جب مجھسے وہ ملتے ہیں بدلکر تیور
کھتے ہیں کون ہے تو کیا ہے حقیقت تیری

شب فرقت میرا دل غم سے لوٹ چلاتا ہی … جب کہ پھر جاتی ہے آنکھوں شباہت تیری

پندگوئی پہ رکھ آئے اعظ ناداں نہ خیال … کام کب آئیگی رندوں کو نصیحت تیری

خوش ہیں غیر جفا میں رہوں کب تک جب کہا … سن کے فرماتے ہیں میں کیا کروں قسمت تیری

یار و غمخوار میرے آہ و فغاں کو سنکر … پوچھتے ہیں کہو کب جائے گی وحشت تیری

وصل کی شب جو ستایا تو کہے جھنجلا کر … ارے کمبخت نہیں جاتی یہ عادت تیری

حق سے مایوس ہو رکھ تو بھروسا انشا
فضل سے اوس کے نکل آئیگی حسرت تیری

پھولے ہیں باغ دہر میں ہر آن نئے نئے … بلبل نئے نئے گل خنداں نئے نئے

وحشت میں ہیں جو موت کے ساماں نئے نئے … دکھلا رہے ہیں غول بیاباں نئے نئے

کیونکر تھکے نہ دشت جنوں حال ضعف سے … دامن نئے ہیں ہیں گریباں نئے نئے

ساقی بھی مے بھی جام بھی دلبر بھی باغ بھی … بزم صنم میں روز ہیں ساماں نئے نئے

سوز و گداز و آہ و فغاں ہجر یار میں … ہر دم ہیں جوش پر غم پنہاں نئے نئے

شادی سے گاہ گاہ غمی گہ خوشی و رنج … دکھلا رہے ہیں رنگ وہ دوراں نئے نئے

کسطرح دوستان قدیمی کی ہو گی قدر … پیدا ہیں روز یار کے خواہاں نئے نئے

روز جنوں سے دامن دل چاک چاک ہے … تب تک سلا دن روز گریباں نئے نئے

روئینگی ہجر یار مین جب ہم چیا تو ح / اوٹھینگی روز اشک سے طوفان نئے نئے

پابندی مذاہب دینی سے دور ہون / ہین دہر مین گروہ مسلمان نئے نئے

میری سخن کی قدر نہ کیون کر ہو ہر جگہ / واقف ہین مجھ سے سارے سخندان نئے نئے

ملک عدم ہے حاجت اسباب سے بری / آتے ہین طفل یان تن عریان نئے نئے

مین بھی مثال غول کہن ہجر مین ترے / کرتا ہون دور دشت بیابان نئے نئے

جب سے ان انکو صید غزالان کا شوق ہے / جنگل ہوئے ہین نیستان نئے نئے

الجہا رہے ہین جب وہ کاکل شب وصال / دل بھی ہین عاشقون کے پریشان نئے نئے

جوہر کہان مین شاد طبیعت کا کیون ہم / شاعر ہوئے ہین سخندان نئے نئے

دلا تو نے رہائی مین خبرداری بہت سی کی / نہ نکلا پیچ زلفون سے ہشیاری بہت سی کی

میرا دل لیکے ظالم نے دل آزاری بہت سی کی / وفاداری کے بدلے مین جفاکاری بہت سی کی

تجھے کیا لاکھ سمجھایا منا ون اے دل نادان / شب وصلت مین مجھ سے تو نے عیاری بہت سی کی

پیو یا یاد ہی ندان مین ہمیشہ تا رمرتی کا / شب فرقت مین اشکون نے گہرباری بہت سی کی

نہ دیکھی آنکھ ساقی نے اس محفل کی کیفیت / اگرچہ عمر بھر رندون نے مئے خواری بہت سی کی

مثال نرگس شہلا ترے بیمار ہی مین / نہ سو یا رات بھر انکھون نے بیداری بہت سی کی

رسول اللہ بخشائینگے تجہکو شاد محشر مین
اگرچہ عمر بہر تونے گنہگاری بہت سی کی

قباد بیتے اک پیالی تمہاری — رہے پاس میرے نشانی تمہاری

کرون جستجو یار جانی تمہاری — ملے ایک بھی گر نشانی تمہاری

ہو غیرون پہ یہہ مہربانی تمہاری — ہے صاحب یہی قدر دانی تمہاری

دلا ہو چکی زندگانی تمہاری — یون ہی ہے اگر ناتوانی تمہاری

شب وصل تقریر سے یہہ غرض ہے — سنون حال اپنا زبانی تمہاری

کرین چشمہ مہر سے کیون نہ چشمک — رسیلین وہ آنکھین ہین جانی تمہاری

ہے کرتی دلون کو غریبون کے ٹکڑے — بنی سبز ہے شیروانی تمہاری

دل مہر گردون بھی کڑتا ہے جیسے — ہے کڑتی غضب آسمانی تمہاری

لکھوائے مقامات شہر خموشان — کہان ہے طلاقت لسانی تمہاری

خودی کو بھی اپنے بہت بھولا ہون لیکن — میرے دل مین ہے یاد جانی تمہاری

فسانہ جو دل کا سنایا تو بولے — نہین کوئی سنتا کہانی تمہاری

نظر دوسرا کوئی آتا نہین ہے — ہے آنکھون مین صورت سہانی تمہاری

فدا ہے دل پیر گردون بھی جس پہ — غضب ہے غضب یہ جوانی تمہاری

خدا کے حوالے ہوا حضرت دل — کروں کب تلک پاسبانی تمہاری

طلب سے نہ باز آوں گا مثل ہوے — سنائینگے یوں لن ترانی تمہاری

جو سینہ میں رہ پیر سے یہہ داغ الفت — میری جان ہے یہہ نشانی تمہاری

مجھے دل نے سونے دیا کب شب ہجر — سحر تک سنائی کہانی تمہاری

یہہ کیا گفتگو ہے ذرا منہ سنبھالو — بس اب بس کرو بد زبانی تمہاری

رہو مہرباں غیر پر تم نہ اتنا — ہے کافی یہی مہربانی تمہاری

ذرا سی میری بات پر روٹھہ بیٹھے — یہہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری

جو تم لفت گوی سے بانی بنے ہو — خدا شاد رکھیگا بانی تمہاری

مقاصد بفضل الٰہی بر آئے
ہوئی **شاد** اب شادمانی تمہاری

غیر ہو برباد کیوں کیسی کہی — تم رہو آباد کیوں کیسی کہی

ہو عدو ناشاد کیوں کیسی کہی — دوست تیرے شاد کیوں کیسی کہی

شاخ گل پر نغمہ زن ہی عندلیب — دام ہی لے صیاد کیوں کیسی کہی

خاک پہ بسمل ہوں تیغ ناز سے — ذبح کر جلاد کیوں کیسی کہی

بہر تسکین دل شیدائے من — کچھہ تو ہو ارشاد کیوں کیسی کہی

دوستی غیرون سے مجھہ سے دشمنی — ہو بُرے آزاد کیون کیسی کہی

قمریون کو تجھہ پر کرونگا نثار — اے مرے شمشاد کیون کیسی کہی

جوش پر وحشت ہی میری فصد لے — شاد ہو فصاد کیون کیسی کہی

باغبان بلبل کی سنکر داستان — غش مین ہی صیاد کیون کیسی کہی

تہا نہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے — تھی ہماری یاد کیون کیسی کہی

غش مین بہی کہولا شکایت سے نہ موہنہ — اے لب فریاد کیون کیسی کہی

ہو جو تم ظالم تو مجھہ مظلوم کو — کیجیے برباد کیون کیسی کہی

ذبح ہوتے ہین قمری کی بات ہی — تیغ سے جلاد کیون کیسی کہی

سرو گر قد کے مقابل ہی ترے — کیجیے آزاد کیون کیسی کہی

میلے ٹھیلے مین اگر جائے حضور — ہو ہماری یاد کیون کیسی کہی

حشر مین منصف لقب ہو جائیگا — سن تو بے فریاد کیون کیسی کہی

اس غزل کو اس زمین مین شاد نے
داد دو داد استاد کیون کیسی کہی

فقط نہ عشق مین صبر و قرار کھو بیٹھے — ذلیل و خوار ہوے اور وقار کھو بیٹھے

علاج زیست ہوا اب انکا مسیح زمان — امید وصل تو امیدوار کھو بیٹھے

بہا کے اشک جدائی میں دیدہ تر سے
ہم اپنے مفت دریا ہوا رکھو بیٹھے

تمہارے غمزہ و ابرو پہ جان و دل دونو
ہم ایک کیا کہ میں لاکھوں ہزار رکھو بیٹھے

بتوں کے دزد نگہ کا نہیں قصور اسمیں
لڑا کے انکھ دل بیقرار رکھو بیٹھے

دیا تھا ہم نے تو دل تمہیں کر دیا واپس
یہہ ما تھ آیا ہوا کیوں شکار رکھو بیٹھے

گیا شباب تغافل میں آگئی پیری
غضب کی بات ہے عہد بہار رکھو بیٹھے

تمہیں کھو کہ برائی کی یا بھلائی کی
تمہارے عشق میں جو یار زار رکھو بیٹھے

بگاڑ ساقی مہوش سے کر کے محفل میں
وقار رہا تھا ہوا کی بادہ خوار رکھو بیٹھے

یہہ ہنگو شاہ عبث تم نے دیدیا دل زار
یہہ کیا امانت پروردگار رکھو بیٹھے

سامنے اون کو بٹھایا چاہیے
آنکھیں حسرت سے لڑایا چاہیے

چشم کے بیمار کو کیا چاہیے
شربت دیدار تھوڑا چاہیے

بڑھ گئی حد سے میری افتاد کی
حسرت دل اور اب کیا چاہیے

دہجیاں کرنیکو اے جوش جنون
پیرہن وحشت کا اچھا چاہیے

پاؤں تو رکھا ہوں راہ عشق میں
ہوگا کیا انجام دیکھا چاہیے

بوالہوس دعوے کرے کیا عشق کا
صدمہ سہنے کا کلیجا چاہیے

کشتۂ گیسو ہوں میری قبر پر
گل کے بدلے کوڑیالا چاہیے

وصل کی اتنی شتابی کس لیے
آدمی کو صبر تھوڑا چاہیے

سوز الفت کی حقیقت اے صنم
عاشقوں کے دل سے پوچھا چاہیے

دل ہے وحشت میں اٹھیو تکیے لیے
جا سے قالین مرگ چھالا چاہیے

ایک بوسہ کے طلب پر بخل کیجیے
حاکموں کا دل تو دریا چاہیے

دل میں ہے گردن کو رکھکر زیر تیغ
شوخیاں قاتل کے دیکھا چاہیے

کاٹئے تیغ حجازی سے گلا
تشنہ لب ہوں آب تھوڑا چاہیے

وصل کا کرتا ہوں جب دم میں سوال
ناز سے کہتے ہیں دیکھا چاہیے

وحشت دل کی ترقی کے لئے
پھر سر زلف چلیپا چاہیے

شاد اپنے نامۂ اعمال کو
آنسوؤں سے آج دھویا چاہیے

ڈرتا ہوں میں گیسوئے رسا سے
اللہ بچائے اس بلا سے

ایمان کی خیر و تندرستی
ہم مانگتے ہیں یہی خدا سے

اے حضرت بت پرستی
کیا بات کروگے تم خدا سے

بیٹھے ہو مثال غنچہ خاموش
مطلب نہیں عرض مدعا سے

رفتار کی ان کے اُف رے تیزی — شوخی ہے نمود نقش پا سے
اچھا نہیں ہوتا اے مسیحا — بیمار محبت اس دوا سے

ہم تو پیچتاب غیر سے شاد
در گذرے ہم آپ کی وفا سے

مجھکو بھی واعظ کا نہیں ڈر تو نہیں ہے — قول اسکا کوئی قول پیمبر تو نہیں ہے
مین جسمین ہوں وہ کوچۂ دلبر تو نہیں ہے — اے شوق میرا ایسا مقدر تو نہیں ہے
کیون رہتی ہی سینہ مین خلش اوسکی ہمیشہ — نوک مژہ یار بھی خنجر تو نہیں ہے
مجروح جو کرتا ہی میری جان و جگر کو — ہر عشوہ تیرا تیغ دو پیکر تو نہیں ہے
کس طرح مین اوس بت کی سہون صدمۂ فرقت — دل میرا ہی یا رب کوئی پتھر تو نہیں ہے
قمری کیطرح سے جو یہ شیدا ہے مرا دل — کچھ یار کا قد نخل صنوبر تو نہیں ہے
ہی میرا دماغ آج جو خوشبو سے معطر — تاثیر سر زلف معنبر تو نہیں ہے
ہی نوح کو طوفان بپا ہونیکا پھر ڈر — جاری میرے انکھوں سے سمندر تو نہیں ہے
عشاق اشارہ ہی سے ہو جاتے ہین کیون قتل — ابرو مہ دلدار کا خنجر تو نہیں ہے
گھبرا کے شب وصل وہ فرماتے ہین ہر بار — اس گھر مین کسیکا کہو کچھ ڈر تو نہیں ہے

اے شاد دہکتی ہے میری آنکھ جو ہر دم

پردہ مین نہان صورت دلبر تو نہین ہے

جب وہ پہلو سے میرے اوٹھکر چلے / حضرت دل بھی خفا ہوکر چلے

انجمن سے جبکہ وہ اوٹھکر چلے / شور اٹھا بزم مین ہم مر چلے

چھین کر دل یون وہ آئی گھر چلے / ناز سے انداز سے تنکر چلے

ہاتھہ خالی کیون نہ جائین قبر مین / ایک دل تھا سو انہین دیکر چلے

تیرے مژگان کے تصور مین مدام / میرے دلمین سیکڑون نشتر چلے

مے کے شیشہ مین نکہ شد و بیہ / جلد ساقی بزم مین ساغر چلے

دہر سے لالہ رخون کے عشق مین / داغ دلپر سیکڑون لیکر چلے

وحشت دل ابرونکی یاد مین / کیا کہون مین دلپہ جو خنجر چلے

اے جنون ہم وادی پرخار مین / دو قدم مجنون سے بھی بڑھکر چلے

کوئی کہدے جاکے اوس دلدار سے / ہم تمنا ہی مین تیرے مر چلے

دیکھکر جمشید کے اوڑ جائین ہوش / جام محفل مین تمہارے گر چلے

کیون نہ پہونچے منزل مقصد کو شاد
آگے آگے جب کوئی رہبر چلے

لے جلد خنجر رگ گلو کی / ہے تجھکو قسم میرے لہو کی

خواہش جو ہوئی اسیر سے طوق کی
تلوار نے لی خبر گلو کی ؛

حیران ہوئے دیکھکر مہ و مہر
تعریف جو کی رخ نکو کی

گھبرانے لگا جو دل ہمارا
تصویر کو تیرے روبرو کی

موسیٰ سے رہی نہ لن ترانی
جسوقت کہ اوسنے گفتگو کی

عریانی تن لباس ہے خوب
حاجت نہین جسکو شست وشو کی

آنکھوں ہی کا پردہ درمیان ہو
کچھ ٹھیک نہین ہے دوبدو کی

گل کو بھی جہان مین آگے گل اندام
حسرت بڑہی تیرے رنگ و بو کی

بہنے لگے اشک چشم تر سے
خواہش جو ہوی مجھے وضو کی

جب صبح کو اسنے مانگی رخصت
دل تہام کے مین نے گفتگو کی

کہنے لگے اپنا منہ تو دیکھو
بوسہ کی جو مین نے آرزو کی

آنسو جو ہمارے اسنے پونچھے
اشکون نے ہمارے آبرو کی

امید نہ تھی فلک سے ایسی
شاید کچھ اوسنے چال چو کی

تھی زیست مین میکشی سے الفت
مٹی ہو لحد مین بھی سبو کی

موسیٰ کی زبان مین آئی لکنت
اوس شوخ سے جبکہ گفتگو کی

مین دیر و حرم مین ڈہونڈ آیا
کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

تا سے فلک نے ستم کیسے کیسے — جدائی عداوت الم کیسے کیسے
رقیبوں نے ڈالی ہے ناحق عداوت — وہ کرتے ہیں تجھ پر کرم کیسے کیسے
کہا جبکہ مرتے ہیں بولا کہ مر جے — کئے اس نے ہم پر ستم کیسے کیسے
لئے تھے جو ایک روز بوسہ تمہارے — کئے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے

جب اے شاد تو نے دل کو مٹایا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

ہوں بے جان مجھے جان کھونا پڑا ہے — اب ایمان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے
تیرے عشق میں یار رسوا ہوا ہوں — مجھے سب سے محجوب ہونا پڑا ہے
محبت کسی سے نہ کرتے تھے ہرگز — ہمیں اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے
مرا یار ہنستا ہے پہلو میں میرے — رقیبوں کی قسمت کا رونا پڑا ہے
چلو سو رہیں رات تھوڑی رہی ہے — اکیلا پلنگ اور بچھونا پڑا ہے

دو بارا انگ ستم دل پہ چھٹ کر
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

جہان مین ہین دیکہو چمن کیسے کیسے
کہلے ہین گل و یاسمن کیسے کیسے

لئے ہم نے بوسے تمہارے جو لب کے
سنائے زبان سے سخن کیسے کیسے

جدائی مین بہی اوس گل باغ دین کے
کہلے ہین گل داغ تن کیسے کیسے

ہے پیری مین باقی نہ حسن جوانی
اجاڑے خزان نے چمن کیسے کیسے

بچاؤن نگیون دلکو گہیرے ہوئے ہین
رہ عشق مین راہزن کیسے کیسے

دکہائی جو اوس شوخ نے آنکہ اپنی
چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے

پیارے تمہاری جدائی مین ہمنے
اٹہائے ہین رنج و محن کیسے کیسے

دئیے ہین خدا نے تیرے گیسو نمین
خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

تجہے شاد دائم مزے لوٹنے کو
خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

روتے روتے ہجر مین دل نے خوشی کا ہیکو تہی
ضعف سے دندان نمایان کہلے ہنسی کا ہیکو تہی

مے کشی اور بادہ خواری کے سوا کیا کام تہا
آفت و رنج و الم جان نے سہی کا ہیکو تہی

خوف فرقت نے کیا تلخ اپنی عیش وصل کو
ہجر مین قسمت بگڑ کر بہر بنی کا ہیکو تہی

رنج فرقت سے ہماری عمر سب روتی کٹی
یا الٰہی دہر مین پیدا خوشی کا ہیکو تہی

باغ تہا مینا تہا جام مے تہا وصل یار تہا
پہر کہو ساقی طبیعت پر غمی کا ہیکو تہی

ہنستے ہنستے کھیل میں مارا جو تیغ ناز سے — قتل تھا منظور میرا دل لگی کاہیکو تھی

بچو وا اپنے سے دو ہوئے جب ہم تو انسے لگے — ایک ہی تھے ہم وہ دونو اور دوئی کاہیکو تھی

غیر کے کہنے سے لڑتے ہو جو مجھ سے بار بار — خو تمہاری اے صنم ایسی کبھی کاہیکو تھی

شاد ہیں جب سے میر محبوب علی شاہ دکن
دولت دنیا کی پھر تمہکو کمی کاہیکو تھی

چاہوں جو حق سے اور جو مانگوں ملا کرے — دل کی مراد میری بر آئے خدا کرے

ساقی ہو مئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے — پہلو میں میرے آپ ہوں وہ دن خدا کرے

واللہ چال انکی قیامت کی چال ہے — مرقد پہ میرے آئیں تو محشر بپا کرے

قسمیں ہزاروں کھائی ہیں وعدونکا کیا ٹھکا — اب کیا امید اس سے جو وعدہ وفا کرے

اچھا نہ ہونگا میں کہ ہوں بیمار ہجر کا — غیر از وصال یار کوئی کیا دوا کرے

جور و جفا بغیر بتوں سے ہے کیا حصول — نادان ہے اس سے جو کہ امید وفا کرے

اقبال و عمر شاہ دکن ہو فزوں مدام — حق سے دعا کرے تو یہ ہر دم دعا کرے

بعد از نماز شاد یہ لازم ہے پیش حق
ہو خاتمہ بخیر یہی التجا کرے

آپ کا انتظار کون کرے — دل کو امیدوار کون کرے

کب تلک انتظار جلد آؤ
اب دنون کا شمار کون کرے

وہ تو بیخود پڑا ہے مست شراب
یار کو ہوشیار کون کرے

غیر پہ ملتفت جو ہو دنرات
تسپہ دل کو نثار کون کرے

صید سے اوس کے ہو گیا آزاد
مرغ دل کا شکار کون کرے

پرورش تجہہ سوا غریبون کی
میرے پروردگار کون کرے

قتل کرکے مکر بہی جاتا ہے
اسکو اب سنگسار کون کرے

بیٹہہ بہلائے عشق مین پہنسکر
دلکو بے اختیار کون کرے

بن گئے دل سے شیدا محبوب
غیر کا روزگار کون کرے

مین ہون عاشق بغیر سر سے شاد
اوس پریرو کو پیار کون کرے

یون ہی میخوار دا گر بادہ پرستی ہوگی
اہل مجلس کو نہ کیون جوشش مستی ہوگی

خاکمین رانِ محبت کا کہون کیا احوال
دیکہلو جا کے وہان خاک برستی ہوگی

تا شتے سیکڑون پہانسی جو چلی جاتے ہین
آخر اونکی کہین تا بتی ہی تو بستی ہوگی

وہ ترا حسن خداداد او زلف پرچین
بند انگیا کی ترے حور ہی کستی ہوگی

دیکہکر ابر وہوا اور گہٹا ساونکی
روح میخوارون کی مرقد مین ترستی ہوگی

زندگی تک ہین مرے عشق کے اور بعد فنا
نہ جنون ہوگا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی

فرقت ہجر مین یا رب جو کوئی جلتا ہے
آگ کیسی دل و سینہ مین پہنچی ہوگی

آجکل خوب ہی ساونکی گھٹا چھائی ہے
پھر شراب اہل طرب کے لئے سستی ہوگی

خود پرستی ہے سزاوار انہین کو اے شاد
جنکی نابود و فنا دہر مین ہستی ہوگی

دل سے یاد رخ نکو نہ گئی
جان بلبل سے گل کی بو نہ گئی

کوچۂ یار کی میرے دل سے
تا دم مرگ آرزو نہ گئی

ہین وہ مے کش ہون میری مٹی سے
مر کے بعد فنا بھی بو نہ گئی

یار کا دل مین اب سراغ ملا
مفت میری یہ جستجو نہ گئی

دل گیا میرا دلربا کے ساتھ
مگر افسوس جان تو نہ گئی

مین تو کیا یار تیرے کوچہ سے
آرزو کی بھی آرزو نہ گئی

روح تن سے گذر گئی لیکن
اب تلک تیری جستجو نہ گئی

عمر پہونچی شباب کو بھی مگر
خو تیری یار حیلہ جو نہ گئی

مجھ سے چھوٹی نہ خوی جامہ دری
زخم سے عادت رفو نہ گئی

ہین وہ ذاکر ہون مرے لب شاد

لعید مرون بھی یا دہو نہ گئی

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہی
ہمارے سے اب بدگمان ہو رہا ہے

خدا جسپہ ہو مہربان اوسکا کیا ہو
عدو گر تو اے آسمان ہو رہا ہی

ذرا مجھکو بتلا دے چرخ ستمگر
ستم ایسا کس پر کہان ہو رہا ہے

خدایا میری داد کیون کر لگو گی
عدو میرا ہر پاسبان ہو رہا ہے

نہ کیون حال میرا کسی پر ہو ظاہر
مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے

عجبون سے کشش ہو رقیبون کو کہو
کہون کیا مین کیا کیا وہان ہو رہا ہے

جو ہے حال میرا سو تیرا وہی ہے
میرا دل ترا راز دن ہو رہا ہی

شب وصل پر خیر سینہ نہین ہی
یہہ چہرہ ترا دُر فشان ہو رہا ہے

نہین خالی تجھہ پر یہہ ظلم و ستم سب
ترا شاد اب امتحان ہو رہا ہے

نیستی میری یہانہی ہستی ہے
خود پرستی بھی حق پرستی ہے

حسب ہی اوس سنگدل کو ہین عاشق
دل طلب گار بت پرستی ہے

کیا ہی اچھی جگہہ ہے ملک عدم
یا کہی خلقت وہان جو بستی ہے

کیا کہون وصف ابروے دلدار
دونون جانب یہہ تیغ کستی ہے

چہیڑتا ہون جو گنج خوبی کو
زلف بن بن کے ناگ ڈستی ہے

دیکھہ کر یہہ تردد و تدبیر
میری تقدیر مجہہ پہ ہنستی ہے

آ خدا کے لئے بت مغرور
میری جان وصل کو ترستی ہے

دیکھہ لو جا کے مرقد عاشق
بیکسی کسقدر برستی ہے

خم کا دستار محتسب سی ہوا
میکشو لو شراب سستی ہے

حیدر آباد کی ہو کیون نہ ثنا
علم و فن کی یہی تو بستی ہے

بیخبر غیر سے جو ہون آ شاد
نے وحدت کی ولیہہ مستی ہے

خوابین عشاق کی آو خدا کیواسطے
اس دل وحشی کو بہلاؤ خدا کیواسطے

مرقد عاشق کو ٹہکرا او خدا کیواسطے
قم باذنی آکے فرماؤ خدا کیواسطے

لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیواسطے
میری جان باہر نکل آؤ خدا کیواسطے

سر نہ دیوار و لسی ٹکراو خدا کیواسطے
شادان باتون سے باز آؤ خدا کیواسطے

وصل کی شب ہی نہ شرماؤ خدا کیواسطے
میری جان آغوش مین آؤ خدا کیواسطے

دل بہت بیتاب ہے گبیراں تسکین کیلئے
بہولی بہولی شکل ہو آ کہاؤ خدا کیواسطے

ہر طرح سے مین سمجہا یا سمجہا ہی نہین
اس دل نادان کو سمجہاؤ خدا کیواسطے

زلفین اولجہین ہین بناؤ آئینہ مین دیکھکر — سر پہ عاشق کے بلا لاؤ خدا کیواسطے

بے تکلف تم لپٹ جاؤ گلی سے وصل مین — میری جان مجہہ سے نہ شرماؤ خدا کیواسطے

دی موذن نے اذان بیوقت ہنگام آجہ — رات باقی ہے نہ گھبراؤ خدا کیواسطے

شاداب دل کا تقاضا ہے یہی صبح و مسا
تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیواسطے

دل کو خواہش تھی جنکی مدت سے — گھر وہ آئین ہین آج قسمت سے

بیٹھے بہلائے دالہ گیسو — دام مین پہنس گئے ہین قسمت سے

اپنی صورت ذری دکہاؤ مجھے — دم نکلتا ہے تیری فرقت سے

آنکھہ ان کی ہے فتنۂ محشر — چال ہم پایہ ہے قیامت سے

ہو جو مقبول مدعا میرا — کچھ نہین دور اوس کی قدرت سے

جب بہی ملتے ہین وہ مجھے چھیڑا — حق تعالے بچائے تہمت سے

ہو گیا ہے خلاف کیون یہ جہہ — تم کو اے جان میری صورت سے

مجھکو پہچانتے نہین کیا آپ — دیکھتے ہو جو چشم حیرت سے

شاد کی ہوگئی دعا مقبول
یا الٰہی تیری عنایت سے

ہلال عید ہی ابرو پہ اس بت کے نہ قربان ہے
تصدق عارض روشن پہ بھی خورشید تابان ہے

فقط زخم جگر ہی غم میں اس بت کے نہ خندان ہے
ہمارا سینۂ پر داغ بھی رشک گلستان ہے

ہمارا سینہ یاد و ذکر لا اللہ سے
نگین دل پہ کندہ نقشۂ مہر سلیمان ہے

کبھی یاد پری رویان سے خالی رہ نہیں سکتا
ہمارا خانۂ دل ہے کہ گلزار پرستان ہے

تمہاری یاد رخ اور یاد گوش و زلف شبگین سے
ہے بلبل مضطر اور خاموش گل سنبل پریشان ہے

ہیں جبتک قید ہستی میں ملے کیا لطف مطلق کا
ہمارا جسم بھی جان کیلئے یوسف کو زندان ہے

ضیا نقشۂ اشعار رنگا رنگ مضمون سے
مرقع خانۂ ارژنگ چین ہر یا کہ دیوان ہے

نہیں کچھ کام ہمکو ہے سے شیخ و برہمن
محبت اس بت کافر کی اپنا عین ایمان ہے

خدا کیواسطے رحم آ بتو احوال عاشق پہ
ستانے کیلئے ہوا سقدر آخر تو انسان ہے

میرے انجاح مقصود کی واسطے حامی
شہ ملک دکن نواب محبوب علیخان ہے

مدینہ رشک جنت ہے کنیزیں حوریں ہیں اسکی
غلام اس شہر کا شاد ہر یک رشک غلمان ہے

وعدہ آنے کا یار کرتا ہے
شادیان انتظار کرتا ہے

ظلم وہ بے شمار کرتا ہے
دل میرا اوس کو پیار کرتا ہے

تیرا جانب از شوق الفت میں
جان جیبہ نثار کرتا ہے

آئیے جلد انتظار بہت — آپ کا جان نثار کرتا ہے

آ گلے سے لپٹ کہ ہو تسکین — دل کو کیوں بیقرار کرتا ہے

تیر مژگان سے وہ کمان ابرو — مرغ دل کو شکار کرتا ہے

دعوے الفت کا کیا جتائیں ہم — وہ تو غیروں کو پیار کرتا ہے

ایک بوسہ کیواسطے ہم کو — روز امیدوار کرتا ہے

واہ کیا ان کے بادخواروں کو — پست زور خمار کرتا ہے

پھر بھی ہے دل بھی ہے جگر بھی ہے — دیکھیں وہ کس پہ وار کرتا ہے

روز پھر گر نصیب ہو نشہ مے — دھوم کیوں بادہ خوار کرتا ہے

پاس بٹھلا کے اپنے غیروں کو — مجھکو محفل میں خوار کرتا ہے

زاہدا کیوں شراب پینے میں — خوف روز شمار کرتا ہے

سب مصیبت گذر گئی ای شاد
رحم اب کردگار کرتا ہے

خمسہ بر غزل قدسی علیہ الرحمۃ

کیا کروں وصف رقم میں تیری عالی نسبی — سند تیرے ای میر ہاشمی و مطلبی

[illegible] الی [illegible] سرتاج نبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کی جو نقاش ازل نے تیری تصویر رقم — ہو گئی سب پہ سبقت تجھے ایشاہ امم

ہے وظیفہ میرا ہر دم یہ زبان سے پیہم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدین بو العجبی

کسنے سمجھا تیرے رتبہ کو جو حق نے سمجھا — بس تیری شان میں لولاک لما ہے آیا

کر سکوں جو تیری توصیف میرا منہ ہے کیا — نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ پہنچا تو فلک پر میرے شاہ لولاک — مرحبا کیا میرے مولا ہے تیری ذات پاک

گھر اٹھے عرش پہ سب جتنے ہیں ارباب سماک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

عاصیوں پر میرے مولا تیری رحمت ہے دوام — پایۂ دین تیرے صدقہ سے ہوا استحکام

ہے مجھے ورد زبان پر یہی صبح و شام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

انس و جن حور و ملک اور جو سارے حشرات — گرمی حشر سے جب شور مچاویں ہیہات

ہاتھ پھیلا کے کہیں گے تجھے انکے صفات — ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

چشم بد دور تیری نظروں میں کیسا ہے اثر
وہی زندہ ہوا جسپر کہ پڑی تیری نظر

روز فردا ہیہ کھینگے تجھے ہر ایک بشر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شرم سے اپنی خطا کے ہے میرا دل برہم
راتدن فکر سے مجھکو ہے بہت رنج و الم

یہی آتا ہے مجھے شعر زبان پر ہر دم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

شاد کی عرض ہے یہہ آپ سے اے میرے نبی
چشم رحمت میرے مولا ہے مجھپر تیری

یہی نکلا کرے ہر وقت زبان سے میری
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

قولہ

ذات پر تیری ہے امت کی شفاعت طلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا کروں حسن کی توصیف ہے اب تیری رقم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

سب خدائی میں ہے بس ایک تو مقبول خدا | نسبتے نیست بذاتت تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہوئی منسوخ جو توریت و انجیل و زبور | ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

وصل حق کے لئے جب تم نے کی سیر افلاک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تیرے اقبال سے جاری ہے یہ فیض اسلام | نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

دل سے مفتون ہوں بندہ ہوں تیرا میں کمتر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہیں پیاسوں کے لئے ابر کرم تیری ذات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہیں سگوں کا تیرے درگاہ کا برتر عالم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

شاد کی آپ سے ہے عرض بقول قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی سپے دربان طلبی

حبذا اے شہ والا حسب مطلبی
سب سے بڑھکر ہے ترا رتبہ عالی نسبی

شان میں تیرے یہ کہتے ہیں نبی اور ولی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا تیری شان عجب ہے میرے شاہ عالم
جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک اک دم

محو دیدار ترا ہو کے کہا یوں پیہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

دست بستہ یہ کہوں گا تجھے روز محشر
ہوں سیہ کار گنہ پہ نہ نگہ میرے کر

میرے مولا ہو میرے شافع روز محشر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تشنگی سے ہیں بہت جان بلب اے نیک صفات
چشمہ فیض سے تیرے ہی پیاسوں کی نجات

بحر الطاف و کرم مرجع کل مظہر ذات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

مرحبا صل علا اے ذات یکتا
وصف تیرا میں لکھوں اے میرے مولا کیا کیا

ہمہ تن شان خدائی کی ہو تجھ سے پیدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ کی احمد نے سیر سبھی افلاک — گھر او سے عرش پہ سب جتنے ہیں ارباب
مرحبا حبذا خوش آمدی شاہ لولاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بہ مقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

کیا لکھوں وصل علی امیر سردار انام — ذات سے تیرے ہے مضبوط بنا اسلام
رشک سے یوں شجر طور بھی جلتا ہے دوام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہے تیری ذات کا سب نشان سبھی جا حضور — پیشتر سب سے ہوا پیدا ترا دہر میں نور
ہے سزاوار تیری شان میں لکھنا یہ ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ایک مدت سے ہے مجھکو مرض ہجر نبی — وصل سے دل ہو مرا شاد یہی ہے مرضی
اسلئے ورد زبان ہے یہی شعر قدسی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرہ قدسی پئے درمان طلبی

کیا کروں وصف تیرا اے شہ والا نسبی — تو ہی والی تو ہی مولیٰ ہے میرا تو ہی نبی
جانتے رتبہ کو تیری ہیں زکی اور غبی — کرتے ہیں حمد و ثنا رات دن اپنا یہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صدقہ تیرے ہے مری جان عزیز آ مولا
تو ہے ماوا میرا اور تو ہی ہے ملجا میرا

دل سے ہوں بندۂ درگاہ مقدس تیرا
بس یہی شعر مبارک ہے وظیفہ میرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذات تیری ہے مجھکو بھی شفاعت کی امید
در سے تیرے میں ہوں اگرچہ ہوں بعید

قبلہ و کعبہ امت ہے ترا باب سعید
واسطے میرے بھی شعر مبارک ہے مفید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیوں نہ مقبول خدا ہو تیری ذات والا
مجھ سے کیا وصف ہو اے سید عالم تیرا

تو ہے مقبول الٰہی تو ہے محبوب خدا
کوئی ہو سکتا نہیں وصف ترا اسکے سوا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زمانہ کا ظہور
تیرے صدقہ سے ہوا پیدا یہ سامان وجود

دو جہان نور مبارک سے ہی تیرے پرنور — ثنا نہیں تیرے پڑھوں کیوں نہ میں شعر ضرور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

تو خدا سے ہے جدا اور نہ خدا تجھ سے جدا — جلوہ گر ہے سبھی آثار میں جلوہ تیرا
گل میں ہی بو میں بھی گلشن میں ہے تیرا نقشا — تو خدائی کا ہے مختار سراوں کیا کیا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روح عالم ہے شہ دین تن بے سایہ تیرا — اس لئے جسم مبارک کو نہیں ہے سایا
تو ہی ہے نور خدا تیری ہے ذاتِ یکتا — کہتے تجھکو ہیں ملک دیکھ کے یوں صل علےٰ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

جسنے دیکھی تیری تصویر مبارک دم بھر — دل و جان سے ہوا شیدا تیرا باسوز و جگر
سوزش نار جہنم سے بچا وہ یکسر — حالت عشق میں پڑھتا ہے یہی شعر اکثر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

حق نے بخشا ہے تجھے جو یہ خطاب احمد
میم کے پردہ میں پوشیدہ ہے یہ نکتہ بعید
پردہ میم اٹھا دو تو رہا نام احد
آگے ہو جائے ادب سے صفت عز صمد

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روز محشر تیری امت پہ کھلی یا شاہ
دل میں باقی نہ رہی کوئی طرح کی اب چاہ
رحم امت پہ کرو مہر خدا شام و پگاہ
بیکسوں کا نہیں اس حشر سوا کوئی پناہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بلایا جو خدا نے تم کو
تا کہ یہ مقصد ہو کہ آپ اپنا بھی رتبہ دیکھو
فرق کو طے کئے اور عرش کا تخت ہو
کیوں نہ پھر پردہ وحدت میں تجلی ظاہر ہو

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پیدا جب ہم کو تمہیں خالق اکبر نے کیا
دین پاک آپ کا سب دینوں پہ ناسخ ٹھہرا
حکم توریت کا انجیل کا منسوخ ہوا
ہر گھڑی کیوں نہ پڑھوں دل سے وظیفہ اسکا

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرض ہے شاد کی یہ آپ سے یا شاہ مدام	ہو وے ایمان پہ میرا خاتمہ نیک انجام
آپ کے درگہ والا کا میں کہلاؤں غلام	شعر قدسی کا رکھوں ورد کے وظیفہ یہ دوام

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مثلث بر غزل وطن

سودا ہے تو ہے دل مائل گیسوئے محمدؐ	ہے پیش نظر تا رنگہ کوئے محمدؐ

ہے آنکھ سے پردہ میں نہاں روئے محمدؐ

مشغوف ہیں کشتہ دل مقبول خدا کے	آئینۂ ارشاد ہیں ارباب صفا کے

منشی جو خدا کی ہے وہی ہے روئے محمدؐ

گو ہیکل بشری یا تکلم سب مقدم	ہر شان بشریت میں ہی پنہاں نور مجسم

عادت جو خدا کی ہے وہی خوئے محمدؐ

گیسو کا تصور جو ہے ذرات خدایا	معراج کی شب کا مجھے ہر پل ہے سمایا

ہر دیدہ میں کھٹکی ہے مرے موئے محمدؐ

سجدہ لیلۃ شادؔ ہے [illegible] ہوں	قبلہ کے طرف سر تو جھکاتا ہوں وطن

آنکھیں پھرے جاتے ہیں تیرے سوا

خمسہ بر غزل وطن

کہوں کیا آپ سی میں آپ کیا ہوں ۔ الگ ہوں سب سے اور سب میں ملا ہوں
میں عبد و رب کے جھگڑے سے جدا ہوں ۔ نہ بندہ ہوں کسیکا نے خدا ہوں
انھیں دو کا مگر میں مدعا ہوں

نہ تھا جب تک کہ میں عاشق کسی کا ۔ خودی کو اپنے خود بھولا ہوا تھا
کہوں کیا میں عجب ہے حال میرا ۔ ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا
میں اپنی شان کا خود آئینا ہوں

کہوں میں حال اپنا آپ سے کیا ۔ دوئی کے وہم میں اب تک چھپا تھا
خدا ہی کو خودی میں اپنے پایا ۔ ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا
میں اپنی شان کا خود آئینہ ہوں

کہیں ظاہر کہیں جا ہوں میں پنہاں ۔ فرشتہ ہوں کہیں جن اور انساں
کہیں ذرہ کہیں ہوں مہر تاباں ۔ نمود ہے نمودی ہے میری شان
کبھے صورت ہوں گاہے آئینہ ہوں

بھرا ہے جوش وحدت سے سفینا ۔ کدورت ہے کسی سے کچھ نہ کینہ

سدا مجھکو مئے الفت ہے پینا ۔ نہ مرنا یاد ہے مجھکو نہ جینا

نبی سیرت نبی صورت نما ہون

کرون مین شاد ہوکر کسکی پوجا ۔ جپون کس نام کا ہر روز مالا

سبھی جا پر عیان ہے جلوہ اُسکا ۔ وطن صاحب کرون کس رخ مین سجدا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہون

رباعیات حمد و نعت

مقدور کہان ہو جو رقم حمد خدا ۔ خالق ہی وہ اور مین ہون اسکا بندہ

ہر چند کہ ہون شاد گنہگار ولے ۔ بخشے گا مجھے حشر مین آقا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھسے شاہا پیدا ۔ کہتے ہین تجھے کہ ہے تو محبوب خدا

ہے شاد کی یہی مراد قلبی ہر دم ۔ ہون دل سے تیرے روضۂ اقدس پہ فدا

رباعی

عاشق ہون دل و جان سے رسول اللہ کا ۔ شیدا ہون دل و جان سے رسول اللہ کا

امید شفاعت نرکھون کیونکر شاد ۔ بندہ ہون دل و جان سے رسول اللہ کا

رباعی

خالق نے جو پیدا کیا حضرت کی ذات ۔ ان کے ہی سبب سے ہوی کل مخلوقات

اے نشاد کچھ اسرار جہاں ہے نادر		بندہ میں نظر آتے ہیں خالق کی صفات
	رباعی	
تا بندہ کہیں جلوہ کعبہ دیکھا		دیکھا ہے کہیں رنگ کلیسا دیکھا
اس چشم حقیقت کے بدولت اے نشاد		ہر جا سے یہ اس شوخ کا جلوا دیکھا
	رباعی	
دل قبلہ نما نور سے بنجائے مرا		ایمان سے بس خاتمہ ہو جائے مرا
یہ حق سے شب و روز دعا ہے نشاد		دم یاد محمد میں نکل جائے مرا
	رباعی	
اے نشاد یہ دنیا ہے مقام غفلت		عقبیٰ کے [illegible] کرو کام [illegible]
جب سر پہ قضا آئی تو پچتاؤ گے		رہ جائیگی بس دل ہی کہ دل میں حسرت
	رباعی	
غفلت کے سوا دہر میں کیا کام کیا		عقبیٰ کا نہ کچھ پاس سر انجام کیا
جب سر پہ قضا پہونچی تو گھبرایا نشاد		[illegible] قبر میں آرام [illegible]
	رباعی	
سینے [illegible] پہلو میں لگا		ہر لطف وصال یار کا حاصل [illegible]

اے شاد نہ کیون ہم سر تسلیم کرون | ہے حال پہ دایم مہر لطف غفار

رباعی

کیون غش نہ کرین دیکھکر تیری تصویر | ہولی ہے نرالی ہے یہہ پیاری تصویر
اے شاد قسم حق کی بیان کرتے ہین | ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر

ایضاً

جسدم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی | پیدا صورت سی حق پرستی ہوگی
جب ساقی کوثر سے ملیگی کوثر | سینون کو دلا جوشش مستی ہوگی

عید آخری چہار شنبہ

آخری چہار شنبہ آیا ہے | جوش دل پر خوشی کا چھایا ہے
گل گلے پوریان اڑاو آج | حق نے یہہ دن تمہین دکھایا ہے

عید دیوالی

اس سال دیوالی عجب دھوم سے آئی | مہتاب کی بھی چھوٹ گئی منہ پہ ہوائی
ہم آج کی شب [illegible] کے چراغون کے مقابل | دیکھین سبھی چھچھوندر کی تماشے لڑائی

قطعہ ہولی

دنیا مین عجب رنگ سے آئی ہولی | ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی

اقسام کے رنگ دیکھنے ظاہر ہیں | کی اپنے فلک پہ بھی رسائی ہولی

رباعی

ذلت ہے بہت دہر میں عزت کم ہے | تکلیف بہت سی ہے فراغت کم ہے
سو بار کیا تجربہ میں نے ای شاد | دنیا میں بہت رنج ہے راحت کم ہے

حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعائیہ در ارسال تحفہ طاؤس مصنوعی بہ گل متہیا وغیرہ پیش نذر

باغبان ازل سے گلشن میں | شاد ہے بلبل چمن کی دعا
باغ شاہ دکن بہ فضل کریم | رہے سرسبز و پھولا پھولا

بیت

ساقی ہے دور جام ہے فصل بہار ہے | سب کچھ ہے آپ ہی کا فقط انتظار ہے

دام ملکہ
خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور بندگان عالی
قصیدہ تہنیت تسمیہ خوانی شاہزادہ بلند اقبال ہمایون فال

مبارک کی ہوئی کیونکر سبا میں بسم اللہ | حریم شاہ میں ہے اہتمام بسم اللہ
ہے شاہزادہ شاہ دکن کی زیب دہن | کلام پاک خدا سے کلام بسم اللہ

پئے مبارک کی جشن تسمیہ خوانی
عجب ہی جشن ہے کہ ہے انتظام بسم اللہ

خوشی زمانہ میں چھائی ہی اسقدر سب کی
ہر ایک زبان پہ ہے ورد و دوام بسم اللہ

ہوا جو اسکے ہی آغاز درس شہزادہ
شروع کار نہ کیوں ہو مقام بسم اللہ

کہ جن نیت سلطان حامی اسلام
ہو دین یا و رہ دنیا کا کام بسم اللہ

ہو کیوں نہ نشۂ عشق محمدی ہی امین
مئے طہور سے مملو ہے جام بسم اللہ

ظہور جشن مبارک ہی امر دیبال
سر کتاب نہ کیوں ہو قیام بسم اللہ

مبارکی ہے کہ ہو شروع شاہ سخن
دعا یہ کیجئے اب اختتام بسم اللہ

ق

بر آئیں شاہ کی یارب مقاصد دارین
بہ فضل رتبۂ فخر تمام بسم اللہ

فزون ہو دولت و اقبال عمر شہزادہ
طفیل مرتبۂ فیض عام بسم اللہ

قصیدہ

شاہ کے سالگرہ لیکے چڑھائی مہندی
گلشن دہر کی ہر آنکھ میں بھائی مہندی

محفل عیش میں ہی رنگ جمائی مہندی
مردم دیدہ کے آنکھوں میں سمائی مہندی

قدم او شہ پا میں خاصہ کا خوشی کی پہنی
پاؤں میں اسنے بھی شاید ہی لگائی مہندی

آمد آمد کی صدا غلغل شادی کی ہے دھوم
باغ دنیا میں ہے کس شان سے آئی مہندی

شہر خرد ہے کہیں پالکی میں پنہاں
دے رہی ہوا شہ رنگ حنائی مہندی

شادی سالگرہ شاہ دکن کی سنکر
خوب نقاش ازل نے ہی بنائی مہندی

دیکھکر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند
کیون نہ قدمونپہ کرے ناصیہ سائی مہندی

ساری خوبان جہان اسپہ فدا ہین ویسے
کیون نہ ہاتھ گل کی کرے دیکھ صفائی مہندی

الفت سالگرہ رکھتی ہے دلمین محکم
کیون نہ غنچونکی کرے عقدہ کشائی مہندی

ہے مخمل کی ہتیلی نے لیا چوم اوسکو
بزم مین شاہ کی جب بسر آئی مہندی

اسکی شوخی کی کہان تک کوئی توصیف کرے
کیون نہ عاشق کی کرے ہوش ربائی مہندی

سرخروئی ہی اسی سے دایم حاصل
قدم شہ سے نہ ہوئیگی جدائی مہندی

عمر بھر کیون نہ رہون شہ کی دعاگو ہین
خضر کے عمر کی دیتی ہے دعائی مہندی

شاد و آباد رہین تا صد و سی سال حضور
شاد نے دلسے دعا دیکے سنائی مہندی

قصیدہ در تہنیت سالگرہ مبارک صاحبزادی صاحبہ حضرت ظل سبحانی مد ظلہ العالی

بلبلونکو گل و گلزار مبارک ہووے
شاہ کو جشن کا دربار مبارک ہووے

فصل نو روز شہا سالگرہ کی شادی
حق سے ہر سال مین ہر بار مبارک ہووے

ہمتو کافر ہین رہ عشق کی سن از ابد
تجھکو سبحہ ہمین زنار مبارک ہووے

سرو قمر کو گلستان کو مبارک ہووے
ہم کو حسن قد دلدار مبارک ہووے

تخت طاؤس کی تخت کو زینت حاصل
رونق تاج گہربار مبارک ہووے

ہو نچھاور کو عطا خلعت جشن تقریب
چشم دشمن میں حسد خار مبارک ہووے

بادۂ و ساغر و ساقی ہو ہمایوں ہمکو
شیخ کو جبۂ و دستار مبارک ہووے

مسکن خلد سیاہ کس ہو [illegible] غلط
ہمکو دہلیز دربار مبارک ہووے

خلعت سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہ سے ہر بار مبارک ہووے

قصیدۂ تہنیت ولادت میر عثمان علیخان بہادر شاہزادۂ والاتبار حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہوا شاہ کے گھر جو شہزادہ پیدا
پریچہرہ گلرو ہوے ولے شیدا

عجب طرح کا دیکھو انداز ہے
کہ مادر پدر کا وہ لخت جگر ہے

یہی شور و غل ہے زمین آسمان میں
نہیں کوئی اوسکا ہمسر ثانی جہان میں

کبھی شمس اوس کے مقابل نہ ہوگا
کرے ہر مہ چاردہ رخ سے پیدا

خوشی سے ہیں [illegible] ملک و کنین
چہکنے لگے عندلیبین چمن مین

جبینہ شاہ ہی خوشی سے اٹھکر
تہین نغمے گھر راگ مالا

امیرون نے گذرانی نذرین خوشی سے
یہی عرض کی دست بستہ سبھون نے

مبارک تجھے شاہ ذیشان مبارک
ہو شہزادہ تجھکو بحق تبارک

سکندر نژاد اور رزداب آر دولت
فلک مرتبت اور حاتم مروت

دعا شاد کی ہے یہی دل سے دایم
الٰہی رہے شاہ و شہزادہ قایم

لکھا شاد نے شاد ہو اور خوشتر
ہے سال تولد زہے نیک اختر
۱۳۰۱

تاریخ ولادت میر فاروق علیخان شاہزادہ والاتبار حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

فضل ایزد سے ہوا شاہ دکن کو فرزند
نیر اوج حشم مہر منیر ذیشان

شاد تاریخ لکھی یون بحساب فصلی
جانجان نور مکان شمع حرم سلطان
۱۲۹۳ف

ہوالرحیم

تاریخ مراجعت سواری بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی از شہر کلکتہ

ہوا شہ کے آنیسے گلشن وطن
خزان مین بہار آئی سوئے چمن

دعا شاد کی ہے قیامت تلک
خدا یار ہے شاہ ملک دکن
۱۳

قطعہ تاریخ منصوب شدن در درگاہ حضرت شیخ فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ المعروف بہ دروازہ بہشتی

زہے حضرتِ ہاشم حسینی	جو مقبولِ در خیر الورا ہے
مزار حضرتِ خاموش پر جب	نصب دروازہ جنت ہوا ہے
وہ بابِ جنت فیض شکر گنج	فضیلت جسکی ثابت برملا ہے
لکھی یوں شاذؔلی تاریخ تعمیر	درِ درگاہ ہر از خدا ہے

قطعہ دعائیہ

در شان اعلحضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہے دعا بلبلِ شیدا کی شاد	شاخ گل پر یہی ہر صبح و شام
گلشن دہر میں شاہا تیرا	گل اقبال شگفتہ ہو مدام

تاریخ شکار کردن شیر حضرت سبحانی بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی و دام ملکہ و دولتہ

تو پران راہ سے واقع ہے جو کچھ فاصلہ پر	ناگہاں شیر ژیان کا ہوا سچا یہ گذر
ظلم کی اوس کے ملی شاہ کو کل یہہ خبر	کہ رعایا کے مویشی کا ہوا حال ابتر

صید کا اوس کے کیا عزم شہ والا نے
اور سواری کا دیا حکم بصد شوکت و فر

ہر طرح صید کا ساماں مہیا کرکے
رونق افروز ہوا شاہ رعایا پرور

قصد اتنے میں وہاں پہنچے بوقت مغرب
رات بہر [illegible] تا بہ سحر

جبکہ شاہین فلک شرق کی جانب چمکا
صید انجم پہ سلطاں ہوا شاہ خاور

جانور سارے شکاری ہوئے مصروف شکار
سب دکہانے لگے صیادی کا اپنے جوہر

رعب شاہین کا جدہر بدبدیہ لیے چھایا
کبک و دراج کے دم جلکے ہوئے خاکستر

باز نے جوش سے کی چالاکی دم بازی سے
پر کبوتر کے ہوئے خوف سے بے پروبر

ہوئی چشم کی اندھیری اودہر آنکھوں سے جدا
وہ لگا گہیرنے اٹھکر جو ادہر اودہر

پڑی اوسکی نظر قہر جو آہو کیطرف
چوکڑی بہولا ہرن ہوش گئے سب کے بسر

ایک چیتے نے ہزاروں کو کئے اس نے شکار
ایک ہی جست میں صد ساٹکڑے چاک جگر

حلقہ کہلتے ہی جو سب چیتے ہوئے تازی یکجا
گور [illegible] ہوش بگر

شہ کی مرضی کے موافق جو ہوئے سارے شکار
[illegible] سواری ہے اقبال اکبر

لوٹے ہو جیت شکاری شہ والا جو سوار
خوف سے کانپ گئے گردوں گرد [illegible] اختر

ہوئے ہمراہ سوار یکے امیر اور وزیر
کیا کہوں وہ تزک و فوج وہ شان افسر

حکما اور اتالیق تھے ہمراہ رکاب
[illegible] تھے ہنر [illegible] ارباب [illegible]

دام اقبالہ

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی

قطعہ تہنیت تقریب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزادی صاحبہ قبلہ دام ظلہما

تاریخ

عمر و اقبال شہ ملک دکن
شاد کر عرض سن فصلی جشن
آیا بسنت اور ہے موسم بہار کا
ہے شاد کی دعا کہ رہے حق تا ابد

رباعی

روز افزون ہو یہ آدل کی دعا
[illegible] چوتھی ہو [illegible] بیٹا
ساقی و جام و بادہ و جلسہ ہو یار کا
اقبال و عمر زیادہ ہے شہریار کا

ایضاً

جشن گرہ سال نیکو فال ہے
گنتی میں ہر ایک دن ہو برس کا شاد

یہ شاہ دکن صاحب اقبال رہے
اور سالگرہ تا صد و سی سال رہے

تاریخ انتقال پر ملال عبد الغنی شاہ صاحب

عالم فانی سے شہ عبد الغنی
لکھدیا یوں شاد نے سال وفات
جہان ست اد [illegible] شاہ عبد الغنی

[illegible]

تار غم و تکیہ رہیں جب چل بسے
ہاے وہ جنید و [illegible] کامل اٹھ گئے
جو کہتا تہا نہیں [illegible]

ہوئی شاد جب فکر سال وفات ۔۔۔ کہا میرے دل نے خدا کے خلیل
۱۳۰۵

تاریخ وفات کیشو پرشاد تخلص حساب فرزند راجہ گردہاری پرشاد بہادر المتخلص باقی

میرا وہ دوست جسکا تخلص حساب تھا ۔۔۔ واویلا کہ راہی ملک عدم ہوا
تاریخ اسکی شاد نے لکھی فی البدیہہ ۔۔۔ باقی کا نور چشم صد افسوس مرگیا
۱۳۰[illegible]

تاریخ وفات سید عبد اللہ حسین شاعر

مر گئے جب سید عبد اللہ حسین ۔۔۔ شاعری کا اب مزا جاتا رہا
از سر افسوس تاریخ وفات ۔۔۔ میں نے لکھی شاعر خوش گو گیا
۱۳۰۴

تاریخ وفات محمد احسین لکھنوی

شاعر تھا محمد احسین نامی ۔۔۔ افسوس وہ مرگیا قضا سے
تاریخ وفات میں نے لکھی ۔۔۔ مشہور سخن ہوا ۔ وبا سے
۱۳۰۵

تاریخ وفات امام الدین صاحب

ہر کسی کی چشم نم اور ہر کوئی آزردہ دل ۔۔۔ منہ سے کہتا ہی کوئی واویلا کوئی چلاتا
کیا رہا اے شاد اب لطف مذاق دل لگی ۔۔۔ وہ امام الدین نصرت زندہ دل جب مرگیا

تمت الکتاب

قطعه تاریخ از نتایج افکار گهربار آبروی منشور و منظوم نثره جبهه منطوق و مفهوم راجه راجایان مهاراجه راجه کشن پرشاد بهادر دام اقباله پیشکار سرکار عالی مصنف این کتاب

دراین زمان که پراگنده بود دیوانم	ز طبع گشت چو شیرازه تنش مجموع
دلم بگفت سنش شاد از سر انصاف	از اهتمام فریدی بشد نکو مطبوع ١٣١

قطعه تاریخ از زیب مسند سخنوری خانواده هنرپروری عالی جناب راجه رام کشن بهادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقباله

گشت چو منظوم نظم تاج شاد	حاسد او را شده رنجور چشم
از خوشی دل پی تاریخ طبع	عیش بگفتم سخن نور چشم ١٣١

قطعه تاریخ از نتیجه طبع بلند فکر آسمان پیوند جناب راجه سیرنگ پرشاد بهادر بهجت

زیب افزای جهان گردید چون این باغ شاد	غنچه دلها عالم از خوشی گل گل شگفت
از پی تاریخ او بهجت ز ردو آفرین	طبع دیوان کشن پرشاد با گردید گفت ١٣١

قطعه تاریخ از سرمایه اعتبار شعر از زمان جناب تهیه پرشاد صاحب ١٣١ فرحت تخلص

چاپ شد دیوان کلام شاد والا نسبت — شاد دل از دیدنش گردید هر فرد شریف

مصرع تاریخ او فرحت رقم بنمود خوش — طبع شد دیوان پاک پیشکار نامور

قطعۂ تاریخ از کلیم دلوه خندانی جناب ٹھاکر پرشاد مسرت تخلص

گشت چون مطبوع دل دیوان شاد — گوئی سبقت از سخندانان ربود

اے مسرت بہر سال انطباع — گفت نامش گلشن فیض وجود

قطعۂ تاریخ از خسرو ملک شیرین زبانی جناب ہیرا لعل صاحب نشاط

نسخ دیوان شاد اندر بود طبع — نشاط الحال چون گردید لوذی

ز شرط جلوه باغ و بهارش — بگفتم سال طبعش باغ صوری

قطعۂ تاریخ از ناظم بے مثال شاعر باکمال جناب بابا مجید پرشاد مہتمم مدرسہ

علاقہ پیشکاری

کلام شاد شد چاپ از فضل حق — که بوده است مطلوب آگاه دل

سخنش خامه عشرت نوش رقم — رقم کرد مرغوب آگاه دل

قطعۂ تاریخ از طبعزاد جناب لچھمن پرشاد بہار

گشت دیوان شاد چون مطبوع — خاطر دوستان چو گل بشگفت

پی تهنیت ادا چه طبع شد — مصرع سال او بہار بگفت

۱۳۰۹

قطعهٔ تاریخ از نتایج افکار گهربار آبروی منثور و منظوم نغز و جیّد منطوق و مفهوم راجه راجایان مهاراجه راجه کشن پرشاد بهادر دام اقباله پیشکار سرکار عالی مصنف این کتاب

در این زمان که پراگنده بود دیوانم	ز طبع گشت چو شیرازه نقش مجموع
دلم بگفت سنش شاد از سر انصاف	از اهتمام فریدی بشد نکو مطبوع

قطعهٔ تاریخ از زیب مسند سخنوری خانوادهٔ هنرپروری آنجناب راجه رام کشن بهادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقباله

گشت چو منظور نظم تاریخ شاد	حاسد او را شده خیره چشم
از خوشی دل پی تاریخ طبع	هاتفش بگفتم سخن نور چشم

قطعهٔ تاریخ از نتیجهٔ طبع بلند فکر آسمان پیوند جناب راجه نرسنگ پرشاد بهادر بهجت

زیب افزای جهان گردید چون این باغ شاد	غنچه‌های عالم از خوشی گل گل شگفت
از پی تاریخ او بهجت ز روی آفرین	طبع دیوان کشن پرشاد یا گردید گفت

قطعهٔ تاریخ از سرمایهٔ اعتبار شعرای زمان جناب [illegible] پرشاد صاحب فرحت تخلص

چاپ شد ایدون کلام شاد والا تبت	شاد دل از دیدنش گردید ہر فرد بشر
مصرع تاریخ او فرحت رقم بنمود خوش	طبع شد دیوان پاک پیشکار نامور ۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از کلیم طور سخندانی جناب ٹھاکر پرشاد مسرت تخلص

گشت چون مطبوع دل دیوان شاد	گوئی سبقت از سخندانان ربود
اے مسرت بہر سال انطباع	گفت نامش گلشن فیض وجود ۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از خسرو ملک شیرین زبانی جناب ہیرالعل صاحب نشاط

رنج دیوان شاد از پئے طبع	نشاط الحال چون گردید لفظی
ز فرط جلوہ باغ و بہارستش	بگفتم سال طبعش باغ معنی ۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از ناظم بے مثال شاعر باکمال جناب امیچند پرشاد مہتمم مدرسہ علاقہ پیشکاری

کلام شد چاپ از فضل حق	کہ بودہ است مطلوب آگاہ دل
سنش خواست عشرت خوش رقم	رقم کرد مرغوب آگاہ دل ۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از طبعزاد جناب لچھمن پرشاد بہار

گشت دیوان شاد چون مطبوع	خاطر دوستان چو گل بشگفت
پئے تصنیف او چہ طبع شد ۱۳۰۹	مصرع سال او بہار بگفت

تقریظ نسخہ باغ شاد چکید قلم بلاغت رقم رشک فردوسی وطوسی روکش انوری وخاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلے مدظلہ صدر مددگار صدر ثبیہ خانہ سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اوسی خالق بے ہمتا کی عطا ہے تو ہمارا دعوے اوس کی ثنا گوئی مین عین خطا ہے اگر اوسکی جانب سے مضامین تازہ دلپذیر القا نہوتے تو ہم اس گوہر نثر کو سلک نظم مین کیونکر پروتے ہمکو اس موقع پر یہہ شعر پڑھنا حسب حال اور اپنے نقص ہرگونہ پر قایل ہونا عین کمال ہے شعر

الٰہی تیری ثنا بس تجھی کو لایق ہے	نہ قابل اسکے کبھی دعوی خلایق ہے

درود نا محدود ورب ودود اس صاحب مقام محمود کو زیبا ہے کہ شان اوس کی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ہے۔

درود جب یہہ خدائے کریم پڑھتا ہو | درود خلق کی پروا بھلا اسے کیا ہو
مگر ہمین ہی یہہ لازم پڑہین درود مدام | کہ وہ درود مبارک ہمارے آوے کام

اللھم صل علے سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر بے بہا سخنوری آشنایان بحر تفکرات شاعری۔ کو مژدہ کہ اندنون سرمایہ فیض

ابدی کشادہ۔ اور گنجینہ فیوض سرمدی آمادہ افادہ ہے۔ بہ خیال
ہرگز نہ لائین کہ شعر و سخن کا حصہ شاعران سلف کے ہی نصیب تھا
یہہ گمان ہرگز نہ کرین کہ القائے مضامین نو انہین سخنوران کہن پر
فضل حبیب تھا ہمین نہین وہ فیضان نامتناہی تا قیامت ساری
اور انہین ارواح مقدسہ کا فیض ابھی تک جاری ہے۔ دلیل مدعی
شاعر بران است ؛ خم و خمخانہ با مہر و نشان ست ؛ شعر گوئی
ہر زمانے مین عطائے رب جلیل ہے۔ جس پر یہہ دیوان شاہد حسن
مصدق دلیل ہے۔ درحقیقت یہہ دیوان عشقیہ نہین آتشکدہ خلیل ہے
اور فی زمانہ بے نظیر و بے عدیل ہے۔ دیوان کیا دیوان خانہ قدرت الہی کا
نمونہ ہے۔ ہر ہر نکتہ اس کا قابل صفات ہرگونہ ہے۔ عروسان الفاظ معنے
محبت کی ادا دکھاتے ہین۔ پیرو گیان مضامین نیرنگی ہائے افلاک کو
دل سے بہلاتے ہین۔ ہر مصرعہ باغ موزونیت کا سرو آزاد ہے۔
ہر فقرہ گلزار حسن کا شمشاد ہے۔ ہر شعر شستہ و فا شعاری مین ممتاز
ہر بیت مین خانہ محبوبیت کے انداز۔ ہر غزل غیرت چشم غزالان
چین و چگل ہے ہر قصیدہ حسرت افزائے صلاحیت طول امل ہے ہر ردیفا

حسد کا قافیہ اس کو دیکھہ کر تنگ ۔ ان مخدرات فصاحت گفتار کو
مشابہت سحبان وایل سے ننگ ہے ۔ ہر مطلع حسن مطلع آفتاب
ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب ۔ ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسون کے
دل مین جاگیر ۔ ہر مستزاد زبان درازان مطاعن کے لئے تنگی شمشیر
مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکہاتے ہین ۔ بیہودہ گو اس کی خجالت
سے اپنے مین آپ کٹ کر دم چراتے ہین ۔ پیچیدگی معنی زلف معشوق کو
دام العشق مین قید کرتے ہین ۔ سلاست مضامین طائر روح شاعران
قدسی کو صید کرتے ہین ۔ رباعیات مین چار عناصر کے ڈہنگ ہر ہین
جن سے دوچار ہونے کی چارہ گری مین پہلوان کے پست ہمت ہین
عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرمایہ ۔ رنگینی گفتار عروس ساز قطعہ مین
کے لئے پر زیب جامہ ہے ۔ ہر خمسہ غیرت پنجہ مہربان ہر مسدس ششدر کی
شش جہت کا سامان ۔ خامہ مدح کے بہ دوچار قدم بڑہتے ہی
ایک قلم ٹوٹ جاتے ہین ۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے پنجہ تحسین
پہنسکر چپکے چپکے چھوٹ جاتے ہین ۔ ہفت آسمان مین ان مسدسات کی
پیچ دقت موہوم ہے ۔ ہر مثمن کے شوق مشاہدہ مین حوران نوجوانکا

ہشت بہشت مین ہجوم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین تنگ
وسعت معنے کے حسن آباد بہ خوبیون کا جنگ ہی۔ یہہ دیوان نہین
آتش کا پرکالہ ہے۔ جسکی حسرت سے روسیاہ داغ لالہ ہی۔ ہر مضمون
گرم گلزار ابراہیم کا خلیل۔ ہر معنی بلیغ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لئے یہہ کلام ناسخ ہے۔
سخنوران سلف کی قدر یاد دلانیکے لئے یہہ گلدستہ جدید محب راسخ ہی
اس کا سودا جس کے سر مین پہر گیا۔ میر کی طرح وہ جادو بیانی کی
حسرت مین مر گیا۔ یہہ کلام ہر چند رندانہ نہین پر سوز و درد سے عالم حکم
شراب کرتا ہی۔ عاشقانہ لطف وہ کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جسارت تیزی
نعرہ حیدری بہر کر حاسدون کو الحفیظ الامان کا ورد سکہاتی ہے
یہہ کلام پر از شاد نتیجہ طبع راجایان راجہ راجہ کشن پرشاد بہادر
آبروئے ہر شاگرد و فخر ہر استاد ہی یہہ مہاراج جناب راجہ
نرسنہہ بہادر پیشکار مرحوم کے فرزند دلبند ہین اور مہاراجہ
جیندولعل متخلص شاد ان کے جگر گوشہ ارجمند ہین۔ جو ہر قدر دانی

و قدر شناسی خاص ان کے خاندان امارت کا طریقہ ہے
گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دودمان وزارت کا وثیقہ
ہے معلی ان کی جتنی تعریف لکھو قلیل ہے۔ پھر کیا حاجت
تقریر طویل ہے۔ صرف چند ابیات پر ہی ختم بیان کیجیے۔ اس کے بعد
قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھکر اشہب قلم کو روک دیجیے۔

نظم

ذی مروت امیر نیک نہاد
راجہ راجگان کشن پرشاد

آن کہ در شعر مقطعش شادست
دل نیکوش فرحت آبادست

در دکن ہست امیر ابن امیر
صاحب عقل و صاحب تدبیر

افتخارے از و امارت را
زد وقارے بدل وزارت را

باذل و عادل و سخی و کریم
عاقل و شاعر و ذکی و فہیم

قطرہ پیش ہمتش دریا
ہیچ جود و فضل و علم و سخا

مہر بیچ سمائے علم و ہنر
در محیط وجود تازہ گہر

معدن لطف مخزن الطاف
مصدر حلم و صاحب انصاف

خادم بادشاہ ملک دکن
بندہ خیر خواہ شاہ زمن

فدوی شاه جہان نثار قدیم
خاص دلبند پیشکار قدیم

خدمتش پیشکاری شاہ ہست
زان فرزند ترکار آگاہ ہست

قدر افزا نسب نجیب و شریف
در ادا ما سن غریب ضعیف

وصف او در بیان نمی گنجد
حلمش اندر زبان نمی گنجد

خامہ را نیست طاقت توصیف
ہست عاجز لب از حد تعریف

ہست عالی و الا مقام سخن
بر دعا ختم کن کلام سخن

در جہان تا کہ ہست شادی و غم
رنج و شادی است تا بدہر بہم

خاطر شاد شاد دایم باد
سینہ دشمنانش پر غم باد

قطعہ تاریخ فارسی

چون ز طبع کلام فرحت بخش
خاطر شاد شد نشاط افزا

اے معلی بمن سن طبعش
گفت دل گلشن بشارت ہا

۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ بزبان اردو

خوشتر و خوش نوشتہ خطش خوش اسلوب خوب خوش
جب دم کلام راجہ بلکہ دو کن چھپا

تاریخ طبع اوسکی معلی نے یون کہی
دیوان شاد صاحب عالی سخن چھپا

۱۳۰۹ھ

ریختہ کلک عنبرین سلک ثانی جریر و فرزدق ثالث
لبید و عمعق نقاب دفینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ
یعرب و بحتری حسان الہند ملک الشعرا ساسان ششم
ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور
نظام خلد اللہ ملکہ

سبحان اللہ شاہد سخن جس کا نظارہ فریب بال شنفتگان حسن معنی کے
لئے برق طور ہے۔ اور شعشعہ حسن ازل آور شعلہ نور جس کی
ہر ادا میں خرام لیلی مضمر جس کا خرام ادا تا فتنہ محشر یہہ وہ
محمل نشین رعنائی ہے کہ اگر لیلی دیکھتی تو مجنون ہو جاتی۔ اور
شیرین مفتون۔ جس کا دلگداز ذوق خلوتیان معنی کے لئے توقیع
نتو مندی۔ اور روان افزا شوق انجمنیان سخن کے لئے منشور
ارجمندی۔ حق تو یہہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہوتا ظہور حدوث
و قدم نہ ہوتا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جسکی بات بات نبات ہے
یہہ وہ ساقی میکدہ معانی ہے۔ کہ طلاقت و ظرافت جس کے دو پیالے ہیں
اور معانی دلپسند جس کے نوالے۔ ایسا سخن جو ہو عمر کیا ست دیوانگی ہے

اور خجستہ رندی و فرزانگی۔ کہین تصوف کا دریا بہتا ہو۔ کہین شریعت کا سفینہ رستا ہو۔ کہین توکل کا پا بابند ہو۔ کہین رضا و تسلیم سے سخن ارجمند ہو۔ کہین لالہ و گل کی تشبیہات کی فکر ہو۔ کہین یاسمین و سنبل کا ذکر ہو۔ کہین چراغ بزم احباب جلتا ہو۔ کہین دور بادۂ ناب چلتا ہو۔ کہین ناقوس اشتیاق بجتا ہو۔ کہین رعد نالہ گرجتا ہو۔ کہین سوز و ساز ناز و نیاز کی انجمن ہو۔ کہین زلف لیلی غالیہ سائی کا سخن ہے کہین دود آہ پہیلا ہو۔ کہین ذکر مجنون و لیلی ہو۔ کہین برق نالہ کڑکتا ہو۔ کہین طائر روح پہڑکتا ہو۔ وہ ہمارے مہاراج درۃ التاج اکلیل ابالیت نیر سپہر جلالت سخنور یگانہ امیر فرزانہ عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے حق تو یون ہے کہ جسقدر دیوان موجود ہین اور آیندہ مدون و مرتب ہون گے۔ ان سب دیوانون کی یہہ جان ہے۔ وہ آفتاب سپہر کمال۔ یہہ اوسی آفتاب کا فروغ بے مثال۔ وہ سرچشمۂ اوج ہو۔ یہہ اوسی چشمہ کی موج۔ وہ سہیل فضائے علا۔ یہہ اوسی سہیل کی فروغ پاش ضیا۔ وہ بزم معانی کی صو

یہہ شمع معانی کی لو۔ وہ لجہ جود۔ یہہ اوسی وجود باجود کی نمود۔ وہ زور قیان امارت کا نوح۔ یہہ مخفلیان درایت کی روح۔ وہ لبسملہ بلاغت۔ یہہ تکملہ فصاحت۔ بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی غاشیہ بردار۔ وہ ماشاء اللہ آفتاب ظہور۔ یہہ چشم بد دور۔ اُسی آفتاب کا نور۔ حق تو یہہ ہے کہ فکر مصنف رضوان ہے۔ اور یہہ تصنیف لطیف ریاض ارم۔ سطور قصور ہین۔ اور مضامین حور۔ بین السطور نہر لبن۔ اور نقاط در عدن۔ یا یون کہئے کہ سخن شیرین ہے۔ اور مصنف فرہاد۔ تیشہ اوسکا اندیشہ۔ اور مضامین جوے شیرین کہ بکام دلہا شیرین باد۔ یا یہہ کہئے کہ سخن بحقیقت ایک طلسم جہان نہان ہے۔ اور مصنف کی فکر روشن لوح طلسم۔ اور تیغ قلم طلسم کشا ہے۔ مرحلہاے طلسم تشبیہات ہین۔ اور عجائبات استعارات مضامین رنگا رنگ اوس طلسم کی فوج۔ عذوبت الفاظ دریا اور معانی خوش گوار اوس دریاے طلسم کی موج۔ خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو متصاعد دیکھون اور اقبال و دولت کو مصاعد پاؤن دیوان کا نظارہ باعث حیرت ہو۔ اور اقبال کی مساعدت موجب مسرت

پہنچا ہاں تک وہ جسے اندازہ والسلام والاکرام عرشی مستہام

عربی

یارب بک احول وبک اجول وبک استنصر وبک استظہر اعظم شانک وارفع مکانک واعلی شانک واسنی کلامک بای لسان احمدک وبای جنان اشکرک فیک یارب وجہی عن کرائب الارض ونوائب السماء فی کل یوم وکل مساء وصل علی سیدنا رسول الثقلین نبیک وحبیبک شفیع الامم وصفیک وآلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ اما بعد فیقول عبد الضعیف اضعف الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ ابوالقاسم محمد الشہیر بفضل رب عرشی المتخلص حنفی المذہب انی رایت دیوانا عجیبا وکلاما غریبا عروس مجلی بانواع الحلی مرآۃ مجلاۃ تنعکس فیہا اشباح حسن البلاغۃ والفصاحۃ والدرایۃ واللطافۃ متانۃ معانیہ کالعروۃ الوثقی لطافۃ مبانیہ کشجرۃ الخلد وملک لا یبلی حاویۃ علی کنایات مستطرفۃ واستعارات مستظرفۃ ومحاسن لطیفۃ ونوادر ظریفۃ مشتملۃ علی فوائد عجیبۃ وفرائد سدیدۃ وفصاحتہا غایۃ وبلاغتہا نہایۃ شاملۃ علی عبارات حسنۃ عذبۃ غیر مرۃ تقنع المبتلی

بفسا والاختلاط لاسیما النسواداء والمرہ

ففی کل لفظ منہ روض من المنے ‏ ‏ وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

یروی بہا کل غلیل ویشفی بہا کل علیل کیف لا وہو من تصنیف بحر الواصل

وحبر الفاصل ذات عقل وافر وادب باہر فیض عالم الایالہ وفیض آیات

الحشمۃ والجلالۃ کامل البشارہ عالم الاشارہ سدۃ السنیۃ ملجاء الکملاء

والشعراء جنابہ العلے کہف الادبا والغربا فرسہ سباق الغایات

حین جولانہ جوادہ جید فی طے المسافۃ ومیدانہ لیث اجم الفصاحۃ

اللسانیہ غیث بساتین البلاغۃ البیانیہ حضرت بہ وصہ مراعی

البنیان حضرت بہ وجوہ مدعی المعانی والبیان الذی ہو ممتاز

بین الاعیان بمزید الفراسۃ والظرافۃ والدرایت والثاقفۃ اعلو

جانہ وسمو امیہ ومنصبہ اشتہر بہ مہاراج راجہ کشن پرشاد بہادر

المتخلص بہ شاد حرسہ اللہ الے یوم التناد وبحرمت النبی والاجاد

وہذا اخر المرام والحمد للہ علے التمام والصلوۃ علے النبی افضل الانبیاء

الکرام وعلے آلہ واصحابہ وذریاتہ الے یوم القیام ـ

فارسی

دراز رب وددو ذرہ ذرہ در اوراق آوردہ و داد وش دادہ
ادراک را در دل و راز را در درون آذردہ آوردن کہ ادراک
راز را از درون دل در راہ و ذردان دادن ای دادار آ
دوران آن داور آزادہ روان را در دور داوری دادار آرام دارہ
و دورہ ارشاد و ورد رغ و دور داول زردہ زدود و دوار و
آوازہ دار ادراک دار و نشان وہ است دادر را و ودای دا
دور و روش را ورم دار دار است دور کو

تاریخ

دیوان مہاراج کہ از مشک نفحات … در طبلہ ہمان کردہ و زند نافہ تاتار
نکرش بہ ہمین ماند کہ از جملہ بجنبش … با فرہ خورشید سہیل است نمودار
این گوہر تابندہ ز صہبای معانی … یک ساغر گردندہ بود از مئی گلنار
معنی است بالفاظ کہ قیمت بہ ہمین … گلگشت بہ بنیان ہست کہ با بر است و بازار
آن ماہ فروزندہ و این حور غزالان … آن مہر درخشندہ و این کبک برفتار
آن را بدو صد کیسہ دل مشتری مانند … این را بدو صد گوہر جانند خریدار
آن در عدن دارد و این گوہر کانی … ان جان عسل باشد و این نخل ثمردار

آن نور شبستان بود این نار بستان — آن باد بہار آمد و این ابر گہربار
آن صولت کوار د و این سطوت رستم — آن شوخ فسونگر بود لعبت سحّار
این نظم عجب نیست کہ از تیغ فصاحت — تسخیر کند مملکت ہند بگفتار
وان ملک مسخر شدہ چون حافظ شیراز — بخشد بلب قند فشان بت عیار
عرشی بزمین کرد خیال من تاریخ — ہاتف ز فلک گفت کہ سرچشمہ گفتار
۱۳۰۵

ولہ

در رہگذر دری دری دری — ہر خار و خسی کہ بود رفتم
تاریخ نوائے این نوآئین — سرچشمہ فن شعر گفتم
۱۳۰۵

چکیدہ قلم بلاغت رقم ناثر بیمثل و شاعر بے بدل رشک سحبتی طوسی مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی سررشتہ دار محکمہ معتمد اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ گلچین اندیشہ از سر در ہوائے سیر چمن گریبان آشود و بہار تازہ رنگین خیالی بہ رخ نگاہ شوق در گلزار جاوید رنگینی کشود۔ اللہ اللہ این گلزاریست پاینکدہ سر جوش امانت کہ موج گلشن رنگ

موج صبا بدماغ رسانی تابِ طوفان رنگینیست، هجوم اشتعال گلشن مانند صهبا
پیالهای بادهٔ ارغوانی بشکست لشکر خمار جلوه زنیست. مانا امروز
روز حوصله آزمائی میکده آشامان ساغر نیست. و اندازه ظرف دریا کشان
کیفیت روحانی لدحریفانی که از خمیازهٔ پیرائی خمار عمر با بوسهٔ لب
ساغر نشکستند و از اوهام دروسا گلین زمانه و خیال عشرت هیچ
طبیعت بستند تعبلا نوشا نوش این بادهٔ مرد افگن رنگ رخ باختند
و از اندیشه سیل خرامی نشه اش لب بام سواران آب از بیخودی
سپر انداختند ندانستند که ساقی دریا دستگاه را با خوش مشربان خویش
التفاتیست که اگر نگاه صد محشر غبار تفرقه انگیز و بر دست فیضش
چشم دوخته اند. و اگر شور هزار قیامت نمک فتنه ریز و از آتش
گرمی خیالش بکباب رسائی ذوق رخ برافروخته اند. یعنی
سرخوش نشهٔ شوکت دماغ کیفیت رسید دولت طغرا منشور
ظهور مظهر اوج خیال مهر کمال شوکت نشان حشمت نشان
اسیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطا و دبیر ظهیر سخن نصیر فن
مربع نشین چار بالش عظمت طراز دبادهٔ امارت گوهر اکلیل

دانشش فیض خاتم بینیش آفتاب اوج اقبال۔ سپہر رفعت کمال
اختر برج تفاخر عالیجناب مہاراج کشن پرشاد بہادر کہ در پیش دور
خمار انگیز جبینش اقبال و کمال ہنر در بالا داشتہ و حریفان
بزم سخن را بجام پیمائی افادت و افاضت خشک لب ناگذاشتہ
کمالش برہان تکمیل نفس انسانی و علم و فضلش دلیل شرف اعیانی
بنوائے حدی خوانیش سرمستی عراقیان قیامت آثار۔ و بصدائے
نورد عجبش از دست افشانی ترکان فتنہ محشر آشکار۔ از ملاحت
گذارش ہندیان کان ملاحت بزخم جگر انپاشتند و از
سرگرمی بیانش عجمیان شعلہ آتشکدہ در سینہ سوختہ کاشتند
ہر حرفش انگاریست سوز انگیز و ہر کلمہ اش شعلہ ایست تجلی خیز
آتش طبع آتش بیانان سرگرمی نداشت کہ بہ مجمر دروں نگار پیش
از عہدہ ہندیش دیدی و شعلہ فکر شعلہ را دم سردے زمانہ آن قدر
نگذاشت کہ از دو عبیر بینش دستگاہ سنبل و ریحان چیدے
از علق آبدارے گوہر الفاظش دل بحر اسیر گرداب پریشانی و از
رشک رسائی زلف مضامینش طبع سودا انیس جنون جولانی

در جریدهٔ هستی زمانه قلم اقصاف تقضا بر صفحهٔ نام ناسخ از پیشتر نفی
انشا دیوانش صنمکده ایست که در سر خلیل جز سودای تجسد
فروشی نمی پیچد و در دل مومن غیر هوائے عشق بتان خیالش
نمی گنجد یا عود هندیست که آمیزش آتشین نگهای پارسی
دستگاه دوبالا نگهت خویش هر گوشه چیده یا رنگین نغمهٔ بلبلی است
با جوش بهار افسون همرنگی خود دمیده یا پری زادیست که شیشهٔ افواج
تا تنگ افسون خوانی هاروت فن زمانه مجلبه آراسته یا خیل غزال
که بهوائے حلقهٔ کمند صیاد وحشیان مضامین جولان شوخی برخاسته
یا آتشکده سرگرمی خیال سمندر شعریست که در دشت آتشکدهٔ عجم
دستگاه خویش چیده است و سرگرمی خیال دیگر گرم افسان را با آتش
پرستی مضمون گرم خود کشیده یا ندشلوشا است که بر دلیح عربیه
عجم و هند ممتزج گردیده بهر دماغ پیدی نازک خیالان بوئے
کیفیت تازه دمیده یا تماشابیست شگرف که بچشم پیمانه دوایر
ساغر کیفیت جنون دوری پیموده و از آبروئے کشیده حروف
جوهر شوخی برق عرض نموده نقطهائے افشانیش بشکست رونق پروین

بهجوم آورده و حروف چشمه وارش بآب رسانی کشتی هلال طوفانی برپا کرده – به تقاضے که صدائے در دلبند است شور قیامت بپنبه سفر اسرافیل است و بجائے که پیام وصل عرضش کمند است بپرید فرخ نویسش جبرئیل – سرخی عنوان گواه خونریزی تیغ نگاه محبوبان. شکن نامه شاهدان شکست عهد خوبان – متانت عبارات آثار ثابت قدمی عشاق – و سیر شم اختلاطے الفاظ و معانی نشان خوشگر مرایا اسباب وفاق – شوخی کلمات نشتر غمزهٔ خوبان سفاک – و صفائی مضامین سادگی حسن پری چهرگان بیباک

زبانیکه از مستی بجوش شند
مئے راجه کشن پرشاد نوشند

[illegible] غزل [illegible] مثالی
فروغ دیده جام مثالی

از این [illegible] آشکار است
که از رنگش نفس موج بهار است

[illegible] کهنه و [illegible] تازه رسیده است
بجام جم فلک رنگش ندیده است

از این مے گر کشد یک جرعه مخمور
انا الحق از لبش جوشد چو منصور

[illegible] اهتزاز ذوق مستی
بود کیفیت آغاز هستی

[illegible] مستی جاوید بالی
نشانمند کمال عشوه شانی

همی بینم جهان ساقی پرست است — بذوقش هر کسے ساغر بدست است

همانا از سخن شد شاد ساقی — معانیش بود صهباے باقی

بیا اے مے پرست بزم گفتار — ستان جام از صراحی مهر بردار

تعالی الله ازین دیوان رنگین — بنظمش دیده شد دامان گلچین

ز ترکیبش عناصر مختلط شد — ز ترغیبش طبایع منبسط شد

ز تسجیعش چو بلبل لب به بندد — بروے باغ امکان گل نخندد

گهر در جیب لفظش پاره سنگ — ز رنگینی معنی لعل بیرنگ

چنان باشد عروضش بر مطالب — نتابد پیش لفظ او کواکب

فصاحت موج بحر گفتگویش — بلاغت جوش اغراق و غلویش

ز تبلیغش خرد آئینه پرداز — بیان در سرمه خوابانید آواز

ز طبعش موج بحر مثنوی زد — که مضمون جوش طوفان نوی زد

قصایدیست معراج کمال است — رسول این شرف اوج خیال است

غزل خیل غزالان را کمند است — رم شوخی معنی پای بند است

چو از مژگان ترکان جست آماج — دل خارا نماند رخنه محتاج

پے سیل خرام نازمستان — ندیده جز دل وحشت پرستان

بهر جا قامت خوبان کشیده است | قیامت هم بدنبالش رسیده است

چو از نوش لب جانان سخن راند | مسیحا را نفس در سینه بنشاند

چو شمع افروخت از دست حنائی | زده آتش بجان پارسائی

چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد | اجل مست آید و از ذوق میرد

اگر هجر است زهر مرگ جوشد | زبان از حرف تلخی می‌فروشد

اگر وصل است از آن بهتر نیست | نفس سرچشمهٔ آب حیات است

عجب کیفیت ناز و نیاز است | نفس گر پیشش محو گداز است

چو این منشور از طغرا است تمام | مطرز شد بحسن جلوهٔ تام

نشاط از کارسازش سینه پرداخت | ز اشراقات بنشاد آئینه پرداخت

١٣٠٩ھ

زینت نامهٔ زمن زبان و ابویوسف دوران منبع معقول و منقول مطلع فروع و اصول فقیه عدیم العدیل ادیب جلیل ازین بنیل جناب مولوی محمد حبیب صاحب فرنگی محلی وکیل درجه اول و مصنف قانون شهادت و قانون حلف و دیگر کتب عربیه سلمه ربه.

الحمد لله الذی وجب وجوده فی الاعیان وامتنع تصوره کل حین

فی الآن تصدیقه مستلزم لفلاح الدارین حکمة قاض بقضایا الثقلین قیاسا

نتج من مقدمات عرفانه ولیس من اصغر ولا اکبر الا انه تحت حکمه

واحسانه والصلوٰة والسلام علے رسولنا الذی انقطع به تسلسل

النبوة ودارت به دورة دائر الهدایت الے یوم النشور فبنانه

سلم العروج الے مدارج الکمال وتقرب حضرت رحمان الغفور بلک

مملکته اسلامنا مالکات رقاب احکامنا کم من اخلاق ردیته وشیم

زذیته به صارت قابلة للتهذیب وکم من رصاص وحدید به عادت

صالحة للتهذیب من الطاعة فکان صدرا فی صدر جنة الفردوس

واهتدت به قبائل غیر متناهیة کالخزرج والاوس وعلے آله واصحابه

الذین بهم استنارت بهم وورعوفان المبد الفیاض وکان لهم اتباع

اوامره ونهیه ولواهیه منتهی الاغراض فاللهم صل وسلم علے

سیدنا ونبینا الهاشمی القرشی ابد الآباد وعلے اتباعه وانصاره

واعمامه الاعلی والی یوم التناد ٥ وبعد فهذا عجب الدیوان

واغرب البیان فصیح سلیس بلیغ نفیس خالی عن الزلات والسقطات

عاری عن التعقید والمغالطات سمعت عن محاسن هذا المنظوم [illegible]

وثناءہا من افواہ الاذکیاء و مدحہا وہو من نتایج الافکار امیر
الاعظم و رئیس الاکرم مخلع بہ تشریف الدولۃ والاقبال ممیز بین
الامثال بالسطوت والجلال کشاف دقایق البدایع و عریف
حقایقہا صراف خزینۃ الصنایع و سفیح مضایقہا انوار سیمائہ
ولیسلۃ علے رزانتہ رائہ و آثار صحتہ فکرہ لایحتہ من وفور
ذکائنہ مخلق بخلق اللہ عز و جل با نواع بر و احسان جامع بین
الصفات الجمال والجلال والشجاعت والفیضان زینۃ المجالس
والمحافل زبدۃ الاقران والاماثل جناب راجہ کشن پرشاد بہادر
پیشکار ادام اللہ اقبالہ و بلغ اللہ الے اثیمناہ و اجلالہ بالعزۃ والعظمت
نافذ القضاء والقدر و خالق اللیل والسحر والحرمتہ افضل الانبیاء
سید البشر و آلہ واصحابہ کالنجوم والدرر مادامت الصفا والکدر۔

ریختۂ خامہ اعجاز ہنگامہ شاعر ظہوری ظہور نظیری نظیر
جناب منشی محمد عبدالقدوس صاحب المتخلص بہ قدسی
شاگرد و برادر کہین ملک الشعراء ساسان ششم ابوالقاسم
مولانا فضل رب صاحب عرشی ظلہ

بنام خداوند آمرزشگر

سپاس یگانه ناما یزدان را که پست و بلند آفرید و نادان و خردمند مهرو شان را لعل شکرخند داد و نونهالان را شاخ برومند. نه آغازش را آغاز - نه انجامش را انجام - بی همه و با همه در همه رخشد و با همه ماند و بی همه باشد مور و مار را روزی داد - و نور و نار را چهره فروزی - خدایا ندانم چونی و بکه مانی. که و کجایی. کرده کردۀ تست نه فرشتگانت شناختند نه پرستگانت - از سر فرازان سر فرازی - و از همه فرازی میکنی هر چه میخواهی - یک را کجکول گدائی بخشی - و یک را اکلیل شاهی چه گویم و کجا جویم حیرانم میدانی هر چه نمیدانم. اگر گوشک سپهر است و گر قندیل ماه و مهر برافرخته و برافروخته تست اگر پرستش کده براهیمی است و گر آذرکده زردهشتی ساخته و سوخته تو همین برادر اموزگارم مولانا عرشی مدظله العالی چنانکه در مثنوی لیلی و مجنون می فرمایند.

ای مهر تو بر بساط غبرا	قندیل فروز ریگ صحرا

از حکم تو گل چراغ بر کف — هم لاله ز مل ایاغ بر کف

بنهه خیمه آسمان کشیدی — بی چوبه و ریسمان کشیدی

گسترده تست خوان دوران — هم مور کشد و هم سلیمان

ای بسمله بدایت کار — ای تکمله نهایت کار

تا بود و نمود و بود از تست — پیدائی هر وجود از تست

در راه تو نطق پا شکسته — هر گام قلم عصا شکسته

هر ذره بمهر تست بیضا — هر قطره به فیض تست دریا

از مهر تو سنگ کان زر شد — قطره بنوال تو گهر شد

مهر کرست چو نور پاشد — صد برق بفرق طور پاشد

گل گوهر شب چراغ گردد — آتش به خلیل باغ گردد

از سیل بدجله ها که جوش است — شور تو بقلزم خروش است

از سوز تو سنگ را به گوهر — صد لعل به آتش است مضمر

دارای درونی و برونی — دانا بدرونی و برونی

کنهت بقلم نوشت نتوان — این ره بقدم نوشت نتوان

دریا به سبو چگونه گنجد — صحرا بکدو چگونه گنجد

رایت شرف آدم زادگان فراز کنگرهٔ عرش افراخته و بناطقه
از انبازان بی نیازم ساخته تا گهرهای سپاس ستار سخن
سفته آید و ناگفته ناگفته. درون به فروغ پاستی مهر سخن خاورستان
و اندیشه بفراوانی نشاء معنی خمستان. هرجا که گل می بالد
بلبل می نالد. سرو سر میکشد. قمری زمزمهای نغمه میکشد
من که بناطقهٔ نادره را سی آب خضر در دهن دارم و چشمه
لب ساغر سخن. چون سخن سنجیده در دوان پالای از نهان خانه
ضمیر سخنوری بخرام طاؤس و رفتار کبک دری بچشم آید ستم است
اگر زبان سخن سرائی بحلقهٔ خامشی نشیند و زبان ستایش نگشاید
دیوان امیر یا امور مهاراج روشن گهر که بخت و اختر پیشکارش
و اقبال و دولت غاشیه بردارش باد به کالبد بیاپ در آید
و قدسی سخن سرا که مشک پنیر قلمش خشن ختن طبلهای مشک
می پاشد خاموش باشد. قلم عنبرین رقم را چه یارا که جان خجسته چهر
در کالبد گفتار رسیده مدح پاکیزه بارندش در رازشگافی و نهان
دریابی بر فراز حصار زمردین نه طارم می رسد برسا

دریابش و فرورش اندیشه سرآمد روزگار - و از حلقه گفتار گستران
ستوده ستوده یادگار راست داراجهانش از گیتی آشوب بپاس داشته
بکام دوگیتش ساند سے بے آمیزش پندار بر دانش پژوهان
روزگار تازه دهش را در باکشه پیشین فرزانگان پاشانی
روزگار آزش بنگرند - همانا بر این فرزانه پیکر بند آفرینها گستراند
نے - سے پندار را چیره دستی بکار رسید - گزشت از پیشینان -
فرازینان هم اگر چنین خجسته گفتارش بشنوند بفراز پایه بودن
دریابش فرودیان از درونی انگیز بگروند کلکش در ریخته - بدیع ترا
از رنگ هائی بیرنگ ریخته - که بجداگانگی روش و تازگی پیراسته و د
شگرفی هستی گستری و پاکیزگی نهاد این نگار بسته به پیشین
بر سر دو مانستی نهاده و خامه شگفتی نگارش در پیکرشان سخن پرداز
فریب تندیسی بر تخته گفتار نگار بسته که دیدن بر نگارش چیره دستی
شاد. خواست داشتش خواستار دل ناشکیبی میسد بدقدسی
بے نوا که گفتارش بپایان رسیده سیراخی بے خواسته از بلبش
سے پیکد بدالایزه ان این نگارین نوردوراد از روزگار که بکران

نو رسید ہمایونی بار و آن فرزانہ یگان امیر روشن روان را
بہ ستداد اقبال ازل آور و کام بخش کامروائی روزگار دارو

چون بہ فرمان راجۂ باذل ‏ طبع گردید نظم پاک جناب

معنی تابناک در الفاظ ‏ نیر است در حجاب سحاب

یا بالفاظ معنی روشن ‏ شاہدے ہست بر کشیدہ نقاب

دید چون روے شاہد معنی ‏ گفت دل از ہذہ العجاب

کاروان فصاحتش وارد ‏ ہست شتر طلبہ تا عنبر ناب

چون برآمد سبیل تصنیفش ‏ زآسمان خیال چون مہتاب

بر ہوا زد ز جوش سر در سر ‏ تاج خود آفتاب عالمتاب

کلک قدسی نوشت تاریخش ‏ سخن شاد گوہر نایاب

۱۳۲۱ھ
ا
۱۳۰۹ھ

ریختہ خامہ عنبرین شمامہ سخنور یگانہ و یگانہ زمانہ جناب
مولوی میر حشمت علی صاحب حیدرآبادی میر منشی محکمہ
ناظم صاحب شہ خانجات ممالک محروسہ سرکار عالی
شاگرد جناب حیدر حسین خانصاحب مرحوم جناب بعلی جناب دام ظلہ

تعریف لکھوں مین کیا خدا کی | اور نعت رسول کبریا کی

ہزار ہا شکر ہے اوس خلاق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا
جلوہ دکھایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ مکرم کا جس نے
ہمکو امتی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
بنایا ہی ہمارے دلوں کو روشنی چراغ ہدایت اور پیروی صحابہ
کرام وائمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جسمونکو بادشاہ اولی الامر
اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فریدون فر خرد پرور
دارا شوکت جمشید حشمت جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے
اوس کا خطاب ونام مبارک نظام الملک آصفجاہ نواب
میر محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

حفظ مین تیری رہی یارب ہمیشہ ملک دکن | میر محبوب علیخان گوہر کان دکن
شمع جود وسخا ہے بادشاہ نامدار | ہے عروج آسمانجاہ دیوان دکن
کیا لکھوں اوصاف انصاف شہ عالیمقام | شیر سے ہمچشم رہتی ہین غزالان دکن
حشمت معمار فلک کو کیون نہ حیرانی ہے | کاخ کسری سے ہے برتر طاق ایوان دکن
مہر تخت سپہر پھولا پھلا ہی اشرفی کے پھول سے | کان زر رکہتا ہی پہلو مین بیابان دکن

کیا تعجب ہے جو وسہو کا خلد کا زاہد کو ہو	کم نہین ہین حور و غلمان سے حسینان دکن
ہے دعا حشمت کی یارب حشر تک تازہ رہے	رونق و سر سبزی گلہائے خندان دکن

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار مین ہمیشہ علم و فضل کا گلشن پر بہار ہے۔ ہر گھڑی علمائے روزگار او شعرائے نامدار حاضر رہتے ہین۔ ادنے ادنے شخص یہان کے اپنے کو فصحاء بلیغ کہتے ہین۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ غایت مشہور ہے جس کی شہرت نزدیک و دور رہی۔ اگرچہ کہ طبقہ اولے مین حضرت نواب مغفرت مآب آصف جاہ بہادر المتخلص شاکر۔ و راجہ راجایان مہاراج چندو لعل شادان و شیخ حفیظ صاحب حفیظ و اخواجہ نصیر صاحب دہلوی کا دکن کے شاعرون مین شہرہ عام تہا۔ اور طبقہ ثانی مین جناب حید رحسین صاحب حیدر اور جناب شمس الدین صاحب فیض گنجور وغیرہ کا نام تہا۔ مگر الحمد للہ فے الحال طبقہ حالیہ مین بہی قدردانی سے ہمارے ظل اللہ کے عہد مین سخن جلوہ دکہلا رہی ہے اور ہر طرف سے صدائے شعر و سخن کان مین آرہی ہے حیدرآباد غیرت ہندوستان ہے

بن گیا ہے بیان کی فصاحت زبانی پر دہلی کا گمان ہو گیا ہے
بیرے سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلدستہ باغ شادکی
سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرماکر داد
سخن دیجئے کہ ہمارے مہاراج تو اس باغ جوانی وگل مراد زندگانی
معدن وجود وسخا مخزن علم وحیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
دودمان راجہ راجایان مہاراج چندو لعل پیشکار خسرو ملک
حیدرآباد امیر ابن امیر راجہ کشن پرشاد بہادر شاد نے کس
روش سے گل مضمون کو باغ سخن مین جلوہ گر فرمایا۔ کہ جسکی
سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے ثمر لطف اٹھایا۔ اگر اوس کی
شادابی پر بہار کو صبا و ناسخ ملاحظہ کرتے دامن نظارہ کو گوہر
لطافت سے بھرتے۔ اور خواجہ حیدر علی آتش اس گلزار
خلیل کے وصف مین گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
سودائی بنکر سوز دل کا صدمہ دل پر سہتے۔ اس کلام کی
تعریف مین زبان لال ہے اور اس کی وصف مین نقص اپنا
ظاہر کرنا عین کمال ہے لہذا اوس کے وصف مین توصیف سے

گذرتا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھکر ختم کلام کرتا ہون۔

ہوا جب طبع یہہ گلدستہ شاد	بطرز عمدہ باشان بلاغت
کہی حشمت نے یوں تاریخ اوسکی	چہپا دیوان شاد اہل فصاحت

قطعہ تاریخ از کشن لعل جیو منبسہ داماد جناب راجہ گردہاری پرشاد بہادر

باقی تخلص

دیوان شاد طبع لشد خوش درین زمان	باقی ہمیشہ باد ورآفاق نام شاد
از صدق دل بجست کشن لعل سال او	ملہم زغیب گفت پذیرا کلام شاد

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیردار

وارث۔ صدر ناظم دفتر مہائی چہرہ جناب بایگاہ نواب

شمس الامرا امیر اکبر خورشید جاہ بہادر مد ظلہ العالی

چہپ گیا دیوان کشن پرشاد کا	اب مہیا ہوگیا سامان شاد
سن کو وارث جگہہ ملتی نہین	پہر گیا ہے علیش سے سامان شاد
جس کی ہے تاریخ مین بہی نو علیش	شاد ہون مین دیکہہ کے دیوان شاد
۳۹۵	۱۳۰۹

الیضا

طبع دیوان شاد شد وارث — بدل آمد نشاط رفت ملال

من چو دیدم کلام آن روشن — نور چشم سخن نوشتم سال

۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خورد محمد شکور صاحب مرحوم شاگرد جناب حشمت صاحب حیدرآبادی

اندرین اثنا چو شد مطبوع طبع — این کلام خوشتر از فرمان شاد

گفت سال انطباع او شکور — شد رشید طبع دل دیوان شاد

۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از نتیجہ فکر شاعر بے بدل جناب محمد امیر حمزہ صاحب امیر مددگار میر منشی محکمہ ناظم صاحب آئینہ خانجات

کیجئے سیر باغ شاد کی خوب — نہیں ممکن کہ ایسا دیوان ہو

بنگیا صورت بہار سے سال — یار در شاد کا گلستان ہو

۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از مولوی محمد عبداللہ صاحب داروغہ آئینہ خانہ پیشکار سرکار عالی

چون انتخاب زیبا بشنیدہ ز طبعم — از سیر باغ حسنش مانند گل شگفتم

تاریخ انطباعش او عبد از مسرت — دیوان شاد گشتہ مطبوع طبع گفتم

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از طبع زاد از جناب محمد حسن علی صاحب منشی محکمہ صدر تعلقہ داری علاقہ پیشکاری

شد طبع چو دیوان مہاراجہ بہادر — گویم اگرش انوری و ہر نیر بیسد
از بہر سنش خامہ من احسن اعلے — اشعار شکر ریز بشد طبع رقم زد
۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مددگار جناب حکیم الحکما مولانا شمس الدین خان بہادر

بفضل خداوند ایزد تعالے — چو شد طبع دیوان آقای نعمت
ز فرط خوشی سال او عرض کردم — سن الطبع عشر گلستان مشیمت
۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از جناب محمد حسین صاحب شاد رقم خوشنویس علاقہ پیشکار سرکار عالی

از عنایات کریم کارساز بے نیاز — منطبع شد چون کلام راجہ عالیجناب
ای حسین از بہر سال و سر غیب گفت — خوش بگو گردیدہ ایں [illegible]
۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از جناب لعل او بار صاحب آزاد علاقہ داب پیشکاری

چاپ چون گردید زیبا باغ شاد — چشم را از دیدنش شد فرد ناز
عرض کرد آزاد خوش دل سال او — طبع شد دیوان شاد سرفراز
۱۳۰۹

قطعۂ تاریخ از بلبل شاخسار سخندانی مولوی محمد عبد المنان صاحب صیغہ دار عدالت محکمہ ناظم صاحب خارج

راجہ عالی گہر راجہ کشن پرشاد شاد — داد حکم طبع این دیوان فرحت اقتباس

ای محمد مصرعہ تاریخ طبعش عرض کن — شاد ایجان شد کلام شاد مطبوع اناس

۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ از یکتا زعرصہ سخنوری مولوی محمد عبد اللہ صاحب عرف تاج الدین صاحب قاضی زادہ تعلقہ پاتہری ضلع پربہنی

طبع شد دیوان شاد از فضل داور کریم — زین نوید فرحت افزا گشت خوش اہل سخن

گفت فاروقی بسال الطباعش این چنین — نسخۂ زیبا شدہ مطبوع اہل زمن

۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ از طوطی شکرستان معنی پروری جناب میر تراب علی صاحب زور صیغہ دار محاسبی خزانہ عامرہ سرکار عالی

اطہر یا مہو ہین ایک شاعر میرے احباب سے — ہے محبت پر مجھے اون سے ہو کامل اعتقاد

ایک بیک آکر انہون نے یون کہا اصرار سے — چاہتا ہون شاعری کی مین مقرر تجھسے داد

ذی کمال و پیشکار حیدر آباد دکن — تاج فرق شاعری و زیب تخت کیقباد

آج وہ چہپوا رہی ہین دیوان اپنا یادگار — تو بھی لکھ تقریظ اچھی تا رہے دنیا مین یاد

مین نے کچھ لکہی نہین تقریظ تھی مہلت جو کم — ہے فقط موزون طبیعت مین نہین ہون اوستاد

طبع کی زیور سے جب آراستہ پیراستہ — ہو گیا روشن کلام راجہ عالی نژاد
زور نے لکھی ہے کیا تاریخ مطبع جہاں — چھپ گیا اب واہ دیوان کشن پرشاد شاد
۱۳۰۹

نتیجۂ فکر جناب سیتل پرشاد صاحب خرم تلمیذ جناب [illegible] صاحب جوہر

عجب میر سخن راجہ کشن پرشاد ہیں یکتا — بفضل حق و داور ہیں خوش گفتار [illegible]
لکھی خرم نے یہ تیاری دیوان کی تاریخ — ہوا دیوان نادر شاد کا تیار [illegible]
۱۳۰۹

ولہ

جب چھپا دیوان راجہ کشن پرشاد کا — ہو گئے انجم نثار اور مہر یکتا یا آسمان
خوب خرم نے لکھی خوش ہو کے تاریخ طبع — کیا چھپا دیوان شاد میر شعرائے جہان
۱۳۰۹

از طبع زاد جناب محمد تاج الدین صاحب منصبدار

شد چو مطبوع زمان از فضل حق — خوش کلام شاد والا مرتبت
از پے تاریخ او با صد خوشی — تاج گفتم بوستان معرفت
۱۳۰۹

از طبع زاد جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر مددگار محافظ دفتر خزانہ عامرہ و خلف الصدق شاعر نازک خیال مولانا افسر صاحب مرحوم حیدرآبادی

جب کہ راجہ کشن پرشاد نے — جب کہ چھپوایا کلام طبع زاد
اطہر مداح نے لکھا یہ سال — واہ فرخ چھپ گیا دیوان شاد
۱۳۰۹

تقریظ

نتیجہ قلم مشکین رقم نازش ہمتال شاعر اعجاز خیال نظیری
انور فرزانہ رشک فخر پیشینیان جناب مولوی
محمد شفیع الدین صاحب افریدی مہتمم کتابخانہ پیشکاری
قاضی زادہ و محتسب زادہ تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی
ملہمہ برادر زادہ و تلمیذ رشید سخنور خاقانی دوران
انوری کش ظہوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی
صدر مددگار رشتہ خانہ سرکار عالی

بنام یزدان

یارب ساغر مرد افگن کدام میکدہ بگردش آمدہ کہ زمین سخن
یکرہ چشم ترک میفروش است ۔ وانجمنیان قلمرو ظہور نشاء ہستی
یکقلم بادہ نوش یکے را پائے شکیب و توان امستی میلغزد
ودیگرے را دست از تندی صہبا چون عضو مرتعش میلرزد ۔ اینہا
گرمی رفتاری طاوس کلک فتنہ خرام در خیابان معنی آفرینی وبدلہ
نگاری است ایشان شایدیست کہ نظر فریب حسن ازل آوردہ

فره فروغ قدسی جمالیست که دیده حسن پرستان معنی را
از دیدن گلچین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
جادو نیاهش که فسون بابلیان بکرشمه چشم نیم بازش طرف
نمی شود پلنگ بربریست که در نیستان خفته و بجون گرمی جلالت
صدره درس عتاب بشیر گردن گفته تا طره بدین فروزش
حسن زاهد فریب و شاهدی بدین فره فروغ از حجله ضمیر نهانخانه
خاطر کسے بدر نیامده کلک لاابالی پوسے رقیبانے دقت آفرین
هنوز بستایش حسن خود سوزش بجنبش در نیامده که صد هزار
برق ایمن بهر پیغوله نه آن مانه ریخته که تا صور دمیدن
اسرافیل از کالبد بیهشی در قالب هوش آید و باده پندار
هستی و راندام شان بجوش نداند که آن شاهد ناهید پرستار
بدین رعنائے کیست و آن برق ایمن بدین فروزش پیوست
بدانکه آن مرقعه دانش و اثر رنگ خرد آموزی اشارتست
بدیوان جناب شاد که در زبان ریخته سخن افروخته و برق
حیرتش [illegible]

از پریزادان معنی که در نقاب الفاظ بر رو نمائی معانی بر سر دوش
کشیده بدین زیبائی زیبای انجمن فروزند - و دیده بصیرت دوزند
اگر تیغ خسرو و جام جم را در قلمرو آشکار پرستان بچشم
سر ندیده باشی این گنج بادآورد را بدیده دل بنگر که از زمین تا
آسمان آشکار بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
بنگری - و ارم را چون مشتاقان جمال یار در گشاده یابی و آب کوثر
بساغر فتاده عرشیان را بدان فره ازل آورد که هم شنوی
به تسبیح دارائی زمین و آسمان زمزمه پرداز بینی و سید الانبیاء
خاتم المرسلین را بر صفه قاب قوسین فراز مسند انس با شفیقه خویش
در راز و نیاز - آن مایه فکر فلک پوئی که درین کشور سخن بسحر آمد
و بسیر کوشک و شارستان نظر میگشاید بی آمیزه گمان میداند
که این گفتار بگفتار آدمی ماند - این نامه آسمانی است که بدین فرخ
گهر و خشنودی سخن از فراز عرش معلی فرود آمده که صد سده برنهاد
باکش از بلند نا شان سپهر منبرنس ورود آمده - ناز هم بر روزگار
خود در سایه بخت رسائی جهانیان و تیره خاک باشان و کلن ملائک آمنو طن

که این چنین سخن بلند تر از کاخ حصار اخضر و این پایه روشن گهر
سخنور گرامی نژاد و مهاراجه نامور تارک امارت را افسر و عروس
دولت را زیور شمع و چراغ شبستان داوری نو بهار چمنستان
سروری بهر روزگار ما باشد و چنین قدسی نهاد و سپهر بلند رتبت
عهدا از آسمان رفعت فرود آید اگر لوای بلند آوازگی افراشتن
خواهم و سر پیر سخنوریش را پایه فراز فرق طوبی نهم و آب خضر
بظلمات جحیم و دانش معلم اول ارسطوی الهی و زبان سخن
سرای رو کش ظهوری و طغرا مولانا عبدی مد ظله دام گیرم
و اسرافیل صد هزار سال از صور دمیدن باز ایستد و رفیعات
فریدی اندرین نورد روزگار از فره فرهنگ و فروزش نظم
و پهنای خیال و توانای فکر و گرانبهای استقلال و پاکیزگی گوهر
و دوشیزگی سخن و سازگاری اختر و پرده کشائی قلم و نادره زائی
اندیشه علوی خرام آن یگانه فرزانه بسلک نگارش کشد و از
نهانخانه ضمیر پاک دل و از انامل بخامه و از خامه بنامه سپارد از
دریا قطره و از خرمن دانه خبر داشته باشد نهانها نشاندن

دگلستانی نامیدن و اقطرهٔ آب بے دریاے بجوش آوردن
آموزگارانه فطرت را گوش تابی دادن است و اساس شوخ
چشمی ده. زمین سخن نهادن - یارب این دیوان را بدیوانکدهٔ
قبول و اجابت کده انجمن آرایان معنی پیرا پذیرا فرما - و این
نگارش نوردنامه نگار را بوالاے منشور رحمت و توقیع کرم
پایه ای پسند پیشکاری جلوه فرما کن ع این دعا از من و از خلق خدا آمین باد

قطعهٔ تاریخ

آسمان هست این کتاب سیّ و آیات ها — هست مهر و ماه و پروین ما بیا الفاظ و حروف
بد فروغ آفتاب نظم پاکش در بیان — همچو مهر گنبد گردنده باشد در کسوف
از فروغش هاله رم و دار را ماند زمین — و از شمیمش طبلهٔ عطار را ماند الوف
از رفیعا فریدی سال طبعش شد عیان — چاپ شد دیوان شاد از لطف و از روف

۱۳ ۰ ۴

وله

طبع فرمود چو دیوان شگرف　　آن مہاراجہ امیر الامرا

گفت ہاتف بہ فریدی سالش　　راحت جان حزین شعرا

۱۳۰۹

تمت

اعلان

الحمد للہ کہ باغ شادمن نتائج افکار

شاعر نازک خیال شیرین مقال مہاراجہ کشن پرشاد شاد

بکمال حسن وخوبی بزیور طبع سے آراستہ وپیراستہ کرکے معزز قدردانون کی نذر کرنے کیلئے

ملاحظہ مین لایا جاتا ہی جسقدر نسخے درکار ہون ہمارے پاس سے طلب فرمائے

جائین مگر کوئی صاحب اس کے طبع کا قصد بلا حصول اجازت جناب مصنف

نہ فرمائین ورنہ بیفائدہ فائدہ کے عوض مین حسب قانون

سرکار نقصان اٹھانا پڑیگا

المشتہر

محمد رفیع الدین فریدی

تعلقدار پیشکاری